گرل گائڈنگ

یعنی

لیڈی بیڈن پاول کی کتاب "آفیشل ہینڈبک" کا خلاصہ



۱۰۰ ۱۹۱ا کا ک لئے

گرل گائڈنگ

یعنی

لارڈ بیڈن پاول کی کتاب "آفیشل ہینڈ بک" کا ملخص ترجمہ

جو

گرل گائڈز ایسوسی ایشن کی فرمائش کے مطابق

ہندوستانی لڑکیوں کے لئے

عالیجناب میجر سی۔ اے۔ بائل صاحب بہادر۔ ڈی۔ ایس۔ او

ایڈوائزر ان لینگویجز۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ شملہ

کی نگرانی میں ترجمہ ہو کر



سنہ ۱۹۳۲ء میں

آرمی پریس شملہ میں چھپا

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
گرل گائڈنگ کیا ہے ؟	۱
گائڈ کی قسم	۳
گائڈ کے قانون	۴
پہلا باب	
گرل گائڈ کِس کو کہتے ہیں ؟	۵
گائڈ لڑکیاں کیا کام کرتی ہیں ؟	۶
تمہارا نام گائڈ کیوں ہے ؟	۷
تیاّر رہو	۱۰
تم گائڈوں میں کِس طرح شامل ہو سکتی ہو ؟	۱۰
گائڈ کے عُہدے	۱۲
ٹنڈرفُٹ کس طرح بن سکتی ہو ؟	۱۲
ٹنڈرفٹ بیج بروچ	۱۳
گائڈ کے قانون (مفصّل طور پر)	۱۴
گائڈ کی قسم (” ”)	۱۸
خدائی فوج کی پلٹنیں	۱۸
تم ستارہ کِس طرح ہو سکتی ہو ؟	۱۹

مضمون	صفحہ
بادشاہ، ملک اور سلطنت کی طرف سے عائد ہونے والے فرض	۲۰
گائڈ کا سیلوٹ	۲۱
وڈ کرافٹ کے نشان	۲۳
سگنل	۲۴
ہمارا جھنڈا	۲۷
یونین جیک بنانے کی مشق	۲۹
جھنڈا اُڑانے کی مشق	۳۰
گانٹھیں (تصویریں)	۳۲
پٹرول	۳۴
خاص نشانات	۳۵
بھرتی کی رسم	۳۷

دوسرا باب

مضمون	صفحہ
"سیکنڈ کلاس" کا امتحان	۴۰
"فرسٹ ایڈ" (معمولی قسم کے زخم وغیرہ کا علاج)	۴۳
تندرستی کے قاعدے	۴۹
قدرت کی پہچان اور جانوروں کا علم	۵۶
قدرت	۵۸
آبادی میں قدرت کی کاریگری کو دیکھنا	۶۸

صفحہ	مضمون
۷۰	ہندوستان کے پرندوں کا دوسرے ملکوں کو آنا جانا۔
۷۵	دبے پاؤں چلنا . . . .
۷۷	کھوج لینا . . . .
۸۶	دبے پاؤں کے کھیل . . . .
۹۰	گانٹھیں (استعمال) . . . .
۹۱	آگ کس طرح جلانی چاہئے؟ . . . . . .
۹۳	بستر کس طرح کھولنا اور بچھانا چاہیئے؟ . . .
۹۶	گائڈنگ کا لطف . . . .
	تیسرا باب
۹۷	"فرسٹ کلاس" کا امتحان . . . .
۹۹	کچا نقشہ . . . .
۱۰۳	گرین فسٹ کلاس . . . .
۱۰۴	گرل گائڈنگ کب سے شروع ہوا اور کس لئے شروع کیا گیا . . . .
۱۱۵	اونچائیاں، فاصلے وغیرہ جانچنا۔ . . . .
۱۱۹	سمتیں اور رُخ . . . .
۱۲۲	کمپاس کے بغیر نارتھ معلوم کرنا . . . . .
۱۲۶	گھڑی کے بغیر وقت معلوم کرنا . . . .
۱۳۳	وہ سیونگ بینک میں ایک روپیہ رکھتی ہو . . . .

صفحہ	مضمون
۱۳۴	ٹنڈرفٹ کو کس طرح سکھلائی دی جاتی ہے
۱۳۵	پیسنے کا کام
۱۳۶	تیرنا
۱۳۷	فرسٹ ایڈ (ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھنے کی ترکیب وغیرہ)
۱۴۳	کیمپ ڈالنا
۱۴۹	گھاس کے بکس میں کھانا پکانا
۱۴۹	بکس بنانے کی ترکیب
۱۵۰	بکس کے استعمال کرنے کا طریقہ
۱۵۱	طرح طرح کے کھانے پکانے میں جتنا جتنا وقت لگتا ہے
۱۵۲	آگ لگ جائے یا کسی کے چوٹ وغیرہ آجائے تو کیا کرنا چاہیے؟
۱۵۵	ڈوبتے ہوئے آدمیوں کی جانیں بچانا
۱۵۹	جادتے
۱۶۰	قدرتی چیزیں (پودے، درخت اور جانور)
۱۶۸	قدرتی رنگ
۱۷۰	ہندوستانی عام پرندے
۱۷۴	زہریلے سانپ
۱۷۶	سیاروں کی دنیا
۱۷۹	جسمانی ورزشیں
۱۸۴	دنیا بھر کا جھنڈا



گرل گائڈنگ کیا ہے ؟

گرل گائڈنگ کے دو معنے ہیں - کچھ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب صرف کھیل کود ہے - اور کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لڑکیوں کو سیدھے راستے پر ڈالتا ہے - ہمارا مطلب اس سے یہ ہے کہ ضرورت پڑے تو ماں باپ - اُستاد اور مُلک کے وفادار لوگ اس کی بدولت لڑکیوں میں ایسی لیاقت پیدا کریں کہ وہ اُنہیں مدد دے سکیں -

'گائڈ ٹریننگ' سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ چاہے کچھ ہو ہماری لڑکیاں ایسے کاموں میں لگی رہیں جو اُنہیں خوش اور تندرست رکھیں اور سکول کے باہر انہیں وہ چار باتیں بتائی جائیں جو اُن کے لئے بہت ضروری ہیں

۱ - مزاج ڈھب پر لانا اور سمجھ بڑھانا - ہم یہ چیزیں یوں پیدا کرتے ہیں کہ لڑکیوں کو کھیل کھلانے میں کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھتے ہیں اور ترقی دینے کے لئے اُن کا امتحان لیتے ہیں -

۲ - ہنر اور دستکاری - اس کام کو سکھانے کے لئے ہم لائق لڑکیوں کو 'بیج' دیتے ہیں -

۳ - تندرستی اور صفائی - یہ باتیں ہم کھیلوں اور ورزشوں کے ذریعہ پیدا کرتے ہیں -

۴ - دوسروں کی خدمت کرنا اور اُن کا ساتھ دینا - یہ باتیں

ہم اِس طرح سکھاتے ہیں کہ باقاعدہ عام لوگوں کی خدمت کراتے ہیں - یہاں میں یہ بتا دوں کہ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں جو ہم اُن کو سکھاتے ہیں - بلکہ یہ ایسی باتیں ہیں جو وہ خود بخود سیکھ جاتی ہیں- ہمارے سکھانے کا طریقہ ہی ایسا ہے +

گائڈ کے چار درجے ہیں :-

سات سے گیارہ سال کی لڑکیاں 'بلیوبرڈ' کہلاتی ہیں -

گیارہ سے سولہ سال تک کی لڑکیاں 'گائڈ' کہلاتی ہیں -

سولہ سال سے زیادہ عمر کی لڑکیاں 'رینجر' کہلاتی ہیں- اور

اٹھارہ سے لیکر اکاسٹھ سال تک کی عورتیں 'گائڈر' ہو سکتی ہیں +

گائڈرز کو ہم 'آفیسرز' بھی کہہ سکتے ہیں - مگر ان کو ایسا ہی سمجھو جیسے بڑی بہنیں لڑکیوں میں کھیل کُود کر اپنی جوانی کو تازہ کرنا چاہتی ہیں -اِن کو اُن 'آفیسروں' کی طرح نہ سمجھو جو لڑکیوں کو حکم دیتی اور ڈانٹتی رہتی ہیں - ہر ایک درجے میں تعلیم کا کام اُنہی چار اصولوں پر چلتا ہے جو اوپر بتائے گئے ہیں - ہاں یہ بات ہوتی ہے کہ جُوں جُوں درجے بڑھتے جاتے ہیں - تعلیم میں لڑکیوں کا خیال رکھا جاتا ہے +

ہم نے دیکھا ہے کہ ہماری تجویز ہر جگہ پُوری اُترتی ہے - چاہے لیڈر اناڑی ہی ہوں اور لڑکی کسی مُلک کی بھی ہو - چاہے وہ شہر کی ہوں یا گاؤں کی +

اِس کتاب میں موٹے موٹے اصول بتائے گئے ہیں اور ساتھ ہی

گائڈز کے لئے کچھ تھوڑی سی مثالیں بھی دی گئی ہیں - ان اصولوں کے کو سامنے رکھ کر گائڈز اور اصول خود بنائینگی - خود اصول بناتے وقت اُن کو اپنی لڑکیوں کی چال ڈھال اور آس پاس کی چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے +

چاہے کچھ ہو 'پروگرام' ایسا بنانا چاہیئے جو 'اسکول' کے 'پروگرام' سے ذرا بھی ملتا جلتا نہ ہو - اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہمارے 'پروگرام' کو نئی بات سمجھ کر لڑکیاں زیادہ دلچسپی لیں +

کتاب اس قدر آسان لکھی گئی ہے کہ لڑکیاں خود پڑھ سکیں - اس کتاب کے ساتھ ساتھ گائڈ کو جماعت کے قاعدے کی کتاب بھی ضرور پڑھنی چاہیئے - جہاں کہیں ان دونوں کتابوں میں فرق ہو وہاں اُس کتاب کو ٹھیک مانو - کیونکہ وہ کتاب آئے دن ٹھیک ہوتی رہتی ہے - یہاں جو کچھ میں گائڈز کو بتا سکتا ہوں وہ یہی ہے کہ اصول کار (مَوٹو) نہ بھولو یعنی "کام کرتے وقت مسکراتی جاؤ" +

دستخط

رابرٹ بیڈن پاول
گرل گائڈ ہیڈکوارٹرز
۲۵-بکنگھم پیلس روڈ
لندن - ایس - ڈبلیو - آئی

مورخہ جون ۱۹۲۱ء

گائڈ کی قسم

میں اپنے ایمان کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں کہ میں :-
خدا - بادشاہ سلامت اور اپنے ملک کی طرف سے جو فرائض مجھ پر عائد ہوتے ہیں اُن کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کرونگی۔
دوسرے لوگوں کی ہمیشہ مدد کروں گی -
گائڈ کے قانون پر پوری طرح چلوں گی ✦

گائڈ کے قانون

(۱) گائڈ کے ایمان پر ہمیشہ بھروسہ کرنا چاہیئے -
(۲) گائڈ وفادار ہوتی ہے -
(۳) گائڈ کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کی مدد کرے اور اُن کے لئے فائدہ مند ہو -
(۴) گائڈ سب لوگوں کی دوست اور ہر دوسری گائڈ کی بہن ہے -
(۵) گائڈ تمیز دار اور نیک دل ہوتی ہے۔
(۶) گائڈ جانوروں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے -
(۷) گائڈ حکموں کو مانتی ہے۔
(۸) گائڈ اپنی ہر تکلیف کے وقت گاتی اور مسکراتی رہتی ہے -
(۹) گائڈ فضول خرچ نہیں ہوتی -
(۱۰) گائڈ کی باتیں، خیال اور کام سچے اور پاک ہوتے ہیں ✦

پہلا باب

گرل گائڈ کس کو کہتے ہیں؟

"گائڈ" بڑی زندہ دل لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جو اپنی زندگی ہمیشہ مزے سے گذارتی ہیں۔ اِن کی جماعت ایک قسم کا بہن چارا ہے، جس کی ہر لڑکی دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتی ہے +

آج کل اِن لڑکیوں کی تعداد کوئی دس لاکھ کے قریب ہے۔ ان کے سپرد چاہے کوئی کام کیا جائے وہ اسے کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ ہندوستان میں ان کی وردی خاکی۔ گہری نیلی اور سفید ہوتی ہے جس پر "گائڈ" کے بلّے لگے رہتے ہیں +

یہ "گائڈ" لڑکیاں ہماری سلطنت میں ہر جگہ موجود ہیں، یعنی۔ جزائر برطانیہ۔ "کینیڈا"۔ "آسٹریلیا"۔ "مغربی۔ مشرقی اور جنوبی افریقہ۔ نیوزیلینڈ"۔ "فاک لینڈ کے جزائر"۔ "ویسٹ انڈیز" اور ہندوستان میں +

اِن ملکوں کے علاوہ یہ لڑکیاں سلطنت سے باہر بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً "یورپ" کے اکثر ملکوں۔ امریکہ۔ چین اور جاپان میں۔ اصل یہ ہے کہ "گائڈ" لڑکیاں دُنیا کے ہر حصّے میں موجود ہیں اور وہ ہر وقت ہر ایسا کام کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جس سے اُن کے پڑوسیوں اور اُن کے ملک یا خود دُنیا کو فائدہ پہنچے +

ہم اِس کتاب میں جہاں تک ہو سکیگا مختصر طور پر یہ بتائینگے کہ تم گائڈ کس طرح بن سکتی ہو۔ اور اس کام کے لائق بننے کے

لئے تم کو کیا کیا کرنا چاہیئے - لیکن یہ ہم تم کو بتائے دیتے ہیں کہ اس کام میں تم ہمیشہ ہنستی ہی رہوگی اور اس کا پُورا پُورا لُطف اُٹھاؤگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ 'گائڈ' بن جانے کے بعد ہنسی اور لُطف اُٹھائے بغیر رہ ہی نہ سکوگی۔

'گائڈ' لڑکیاں کیا کام کرتی ہیں؟

'گائڈ' کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ روز مرّہ کی چھوٹی سے چھوٹی باتوں سے لیکر مُشکل سے مُشکل باتوں تک ہر موقع پر دوسرے لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو - تم کو سوچنا چاہیئے کہ اِس کام میں کِس کِس قِسم کی باتیں پیش آسکتی ہیں اور اُن سے نبٹنے کے لئے تم کو کیا کیا کرنا ہوگا - اگر تم ایسا کروگی تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ کیا کیا کرنا ہے۔

تمہارا نام 'گائڈ' کیوں ہے؟

ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر سپاہیوں کی ایک مشہور پلٹن ہے جو 'گائڈس' کہلاتی ہے - ان 'گائڈوں' کا فرض ہے کہ دشمن کے قبیلوں کے چھاپوں کو ہٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور اُن کو ہندوستان کے میدانوں میں آنے سے روکیں - اُن کو ہر قِسم کی لڑائی کے لئے تیّار رہنا پڑتا ہے - وہ کبھی سوار ہو کر لڑتے ہیں - کبھی پیدل اور کبھی پہاڑوں میں جنگ کرتے ہیں - اکثر اُن کو انجنیروں کا کام بھی کرنا ہوتا ہے - مثلاً دریاؤں کو پیدل پار کرنا پڑتا ہے - پُل بنانے پڑتے ہیں

وغیرہ وغیرہ۔ اِن 'گائڈوں' میں ایسے آدمی رکھنے پڑتے ہیں جو بڑے ہوشیار۔ بہادر اور سخت کام کرنے والے ہوں۔ اور سردی ہو یا گرمی ہر وقت دشمن سے لڑنے اور میدان میں کام کرنے کے لئے تیّار رہیں۔ اِتنا ہی نہیں بلکہ اگر ضرورت پڑے تو ہندوستان بھر میں امن قائم رکھنے کے لئے دشمن کے ہر حملے کو روکتے ہُوئے اپنی جانیں تک دے دیں۔ پس یہی لوگ ہیں جو سچ مچ کام کرنے والے اور مُلک کے وفادار ہیں۔

'یورپ' میں جب لوگ 'گائڈ' کا ذکر کرتے ہیں تو سُننے والا یہ سمجھتا ہے کہ 'سوئیٹزرلینڈ' یا دوسرے پہاڑی علاقوں کے اُن لوگوں کا ذکر ہے جو مسافروں کو راستہ وغیرہ بتانے کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہادر ہوتے ہیں۔ اور راستے کی مُشکلوں کو آسان بنا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ اُن کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اُن کے بہت کام آتے ہیں۔ یہ سانس کے پکے۔ ہاتھ پاؤں کے مضبوط اور بدن کے تگڑے ہوتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جن کی وجہ سے بڑے بڑے مشکل راستوں اور علاقوں میں آسانی سے گزر سکتے ہیں۔ یہ 'گائڈ' بڑے ہی کام کے آدمی ہوتے ہیں لیکن اگر اُن سے کہا جائے کہ جتنا راستہ وہ پہاڑوں میں طے کرتے ہیں اتنا ہی صاف میدانوں میں طے کریں تو وہ اس کو پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ اس میں اُن کے لئے دلچسپی کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ نہ وہ ایسی جگہوں میں اِتنے بڑے بڑے کارنامے دِکھا سکتے ہیں جتنے کہ اُن علاقوں میں جہاں زمین ٹوٹی پھوٹی اور پہاڑی ہو۔ آسان راستوں پر چلنے میں اُنہیں لُطف ہی نہیں آتا۔ اُن کو تو زندگی کا مزا ہی اس میں مِلتا

ہے کہ مشکلوں، خطروں اور جو باتیں ظاہر میں ناممکن معلوم ہوتی ہوں اُن کا مقابلہ کریں۔ اور آخر میں پہاڑ کی اُس چوٹی پر پہنچنے کا راستہ ڈھونڈ نکالیں جس پر پہنچنا چاہتے ہیں ؎

اب میرا خیال ہے کہ بالکل یہی حالت آج کل بہت سی لڑکیوں کی ہے۔ وہ نہیں چاہتیں کہ گھروں میں بیکار پڑی رہیں۔ اُن کا ہر ایک کام کوئی اور کردیا کرے اور وہ آرام سے وقت گذاریں۔ یا میدانوں میں اِدھر اُدھر ٹہلتی پھریں۔ بلکہ وہ اصل میں اپنے آپ کو زیادہ کارآمد ثابت کرنے کی خواہش رکھتی ہیں اور دُنیا کو دِکھانا چاہتی ہیں کہ وہ بھی دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہیں۔ اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اگر ضرورت پڑے تو وہ بھی دوسروں کے لئے اپنی جانیں اسی طرح دے سکتی ہیں جس طرح شمال مغربی سرحد کے "گائڈ"۔ وہ چاہتی ہیں کہ زندگی میں جن مشکل باتوں کا سامنا ہو اُن کا خود مقابلہ کریں۔ پہاڑوں، تکلیفوں اور خطروں میں سے گزریں۔ اِس کے علاوہ وہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ اگر کسی آدمی کو تکلیف میں دیکھیں تو اُس کو بھی اس سے بچنے میں مدد دیں۔ یہ لڑکیاں جب "تکلیفوں کا مقابلہ کرکے اُن کو دُور کردیتی ہیں تو سچ مچ بہت ہی خوش ہوتی ہیں اور اپنے آپ کو کامیاب سمجھتی ہیں۔ وہ جب خود کامیاب ہوتی ہیں یا کسی دوسرے شخص کو کامیاب بنادیتی ہیں تو وہ اس پر بہت خوش ہوتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو پہاڑی علاقوں کے "گائڈ" کی طرح یہ لڑکیاں بھی کرنا چاہتی ہیں ؎

ایک بات یہ بھی ہے کہ جب کوئی عورت بڑے بڑے کام کرتی ہے تو دُنیا کے دوسرے لوگوں کی نظریں اُس کی طرف اُٹھ جاتی ہیں۔ اِن لوگوں میں مرد اور عورتیں سب ہی شامل ہوتے ہیں اور ہر شخص اس کی بات مانتا ہے اور اس کی مثال پر چلنے کے لئے تیاّر رہتا ہے۔ اِسی طرح وہ عورت ان سب کی 'گائڈ' بن جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ اب اگر اس کے اپنے بال بچےّ موجود ہوں یا وہ اور بچوّں کی اُستانی بن جائے تو بھی وہ ان کی بڑی اچھی 'گائڈ' بن سکتی ہے ۔

جس طرح چوراہے یا راستے پر لگا ہُوا تختہ راستہ چلنے والوں کو بتاتا ہے کہ "داہینے کو مڑو اور سیدھے چلے جاؤ" وغیرہ وغیرہ بالکل یہی حالت 'گائڈ' لڑکیوں کی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کا نام 'گائڈ' رکھا گیا ہے۔ 'گائڈ' لڑکیوں کو چونکہ بہت سے کھیلوں اور فائدہ مند کاموں کی مشق کرائی جاتی ہے اِس لئے وہ بہت سی ایسی باتیں سیکھ جاتی ہیں۔ جن سے خود اُن کی زندگی بھی اچھی طرح گزر سکتی ہے اور وہ دوسروں کو بھی اچھی طرح زندگی گزارنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ اُن کو کیمپ ڈالنے سگنل دینے ۔ بچوّں کی پرورش کرنے ۔ زخمیوں وغیرہ کو فرسٹ ایڈ دینے ، کیمپ میں کھانا پکانے ، اور ایسے ہی اور کاموں کی برابر مشق کرائی جاتی ہے ۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر میں وہ بڑی مضبوط ، سمجھدار عورتیں بن جاتی ہیں اور دوسروں کو بھی ان سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ ان کاموں کی وجہ سے ان کا بدن بھی طاقتور ہو جاتا ہے اور دِل اور دماغ بھی ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سب کی سب بہنوں کی طرح مل جُل بڑی ہنسی خوشی سے اپنا وقت گذارتی ہیں ۔

تیّار رہو!

"گائڈ" لڑکیوں کا اصُول جس کے مطابق وہ کام کرتی ہیں، "تیّار رہو" ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر چاہے کوئی کام آپڑے وہ اُسے کرنے کے لئے ہر وقت تیّار رہتی ہیں۔ اِس کے علاوہ چونکہ اُن کو پہلے سے مشق کرائی جاتی ہے اِس لئے وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے یا کوئی خاص کام کرنے کا حکم مِل جائے تو اُن کو کیا کیا کرنا پڑے گا۔ بڑی ضرورتوں کے وقت عورتوں نے بڑے بڑے شاندار کام کئے ہیں لیکن ایسا ہی کام اور بھی ہزاروں عورتیں کر سکتی تھیں، اگر وہ اُنہیں کرنے کے لئے پہلے سے تیّار ہوتیں۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا تھا جب کہ اسکول اور گھر کے معمولی کاموں کے علاوہ اُن کو اور کچھ فائدہ مند باتیں بھی سکھا دی جاتیں۔ یہی مفید باتیں ہیں جو یہ 'گائڈ' لڑکیاں اپنے کھیلوں وغیرہ میں سیکھتی رہتی ہیں۔ یہ کھیل اُن کو اِسی لئے کھلائے جاتے ہیں کہ جو کچھ انہیں اسکول میں سکھایا جاتا ہے اُس کے علاوہ اور فائدہ مند باتیں بھی سیکھ جائیں۔

تم گائڈوں میں کس طرح شامل ہو سکتی ہو؟

پہلے اپنے نزدیک کی کسی 'کمپنی' میں بھرتی ہو کر ان کے کسی 'پٹرول' کی ممبر بن جاؤ۔ ہر 'پٹرول' میں چھ سے آٹھ لڑکیاں ہوتی ہیں اور اُن کے اوپر ایک 'پٹرول' لیڈر کام کرتی ہے۔ ہر ایک

'پٹرول' کا نام کسی پھول یا پرندے کے نام پر رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے جھنڈے پر اسی پھول یا پرندے کی تصویر کڑھی ہوتی ہے۔ 'پٹرول' کام کرنے یا کھیلنے والوں کی ایک 'ٹیم' ہوتی ہے۔ ہر ایک 'پٹرول' اپنی کمپنی میں سب سے اچھا بننے کی کوشش کرتی ہے۔ یا کم سے کم اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتی ہے ﴿

اگر تمہارے نزدیک کوئی کمپنی نہ ہو تو تم 'لون گائڈ' بن سکتی ہو۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ تم 'گائڈ' کے قانون کو ماننے کا وعدہ کر لو اور تمام پریکٹس وغیرہ خود کیا کرو۔ اس طرح تم 'گائڈ' کی وردی بھی پہن سکو گی اور اُن کے بِلّے وغیرہ بھی حاصل کر سکو گی ﴿

'لون گائڈ' بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اِس بات کی رپورٹ کرکے اپنا نام رجسٹر میں درج کرا لو۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اگر تمہیں اپنے گاؤں وغیرہ کے نزدیک کسی 'گائڈ' افسر کا پتہ نہ لگے تو یہ معلوم کرو کہ تمہارے صُوبے میں 'گائڈ' کی سکرٹیری کہاں رہتی ہے۔ یہ پراونشل سکرٹیری کہلاتی ہے۔ تم 'گائڈ' بننے کے لئے اُس کو درخواست دو اور اپنا نام، پتہ وغیرہ لکھ دو۔ 'پراونشل سکرٹیری' تمہاری بابت اس کمشنر یا سکرٹیری کو لکھ دے گی جو تمہارے گاؤں کے سب سے نزدیک ہوگی۔ اَب یہ کمشنر یا سکرٹیری تمہارا نام رجسٹر میں لکھ لیگی اور تمہیں مدد دے گی ﴿

'گائڈ' کے عہدے

سب سے پہلے تم رنگروٹ بھرتی ہوگی اور جب تک 'ٹنڈر فٹ' کا امتحان پاس نہ کرلوگی رنگروٹ ہی رہو گی۔ یہ امتحان پاس کرلینے کے بعد تم اِن عہدوں تک ترقی کر سکو گی :-

'سیکنڈ کلاس گائڈ'۔

'فرسٹ کلاس گائڈ'۔

'پٹرول سکنڈ' ۔

'پٹرول لیڈر'۔

'رینجر'

ٹنڈر فٹ کس طرح بن سکتی ہو؟

'ٹنڈر فٹ' بننے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں :-

'گائڈ' کا قانون سیکھو ۔

'گائڈ' بننے کا وعدہ کرو ۔

'سلیوٹ' کرنا اور 'اُڈ کریفٹ' کے نشان سیکھو ۔

یہ سمجھنے لگو کہ 'یونین جیک' کس طرح بنتا ہے اور کس طرح اُڑایا جاتا ہے ۔

اِس قابل ہو جاؤ کہ نیچے دی ہوئی گانٹھیں باندھ سکو اور یہ جان لو کہ وہ کس کس کام میں آتی ہیں :-

'ریف نوٹ'۔ 'شیٹ بنڈ'۔ 'کلو ہچ'۔ 'بولائن'

'فیشر مینس نوٹ' 'شیپ شینک' اس کے علاوہ رستے کے سروں کو بٹنے کا طریقہ بھی جاننا چاہئے۔

تمہاری حاضری ایک مہینے کی ہو۔

دیکھنے میں یہ کام بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا سیکھنا بہت آسان ہے۔ آئندہ چند صفحوں میں ہم یہ بتائینگے کہ تم ان سب کاموں کو آسانی کے ساتھ کس طرح سیکھ سکتی ہو۔

جب تم کو یہ سب کام کرنے آ جائیں گے تو تم رنگروٹ نہیں رہو گی۔ بلکہ 'ٹنڈر فٹ' بنا دی جاؤگی اور بلے وغیرہ بھی حاصل کر سکوگی۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے 'فرسٹ کلاس گائڈ' بن جاؤ گی ۔

'ٹنڈر فٹ بیج بروچ'

'گائڈ' کا بلا تین پتیوں والا ہوتا ہے۔ یہ تینوں پتیاں انھی تین باتوں کے وعدے کو ظاہر کرتی ہے جو 'گائڈ' بھرتی ہوتے وقت کرتی ہے۔ گائڈ لڑکیاں تین انگلیوں سے سلیوٹ کرتی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ 'ٹنڈرفٹ بیج' کے لگانے کی ٹھیک جگہ وہاں ہے، جہاں ساڑی کی پن لگائی جاتی ہے۔ صرف یہی بلا ہے جس کو 'گائڈ' وردی بغیر بھی پہن سکتی ہے۔ کوئی 'گائڈر' یا 'گائڈ' اس بلے کو اس وقت تک نہیں پہن سکتی جب تک کہ وہ کسی ایکٹو کمپنی کی ممبر نہ بن جائے یا 'لون گائڈ' نہ ہو جائے ۔

گائڈ کے قانون

(۱) گائڈ کے ایمان پر ہمیشہ بھروسہ کرنا چاہیئے

اگر کوئی گائڈ کہے، "مجھے اپنے ایمان کی قسم ہے کہ یہ بات یوں ہے"۔ تو یُوں سمجھنا چاہیئے کہ سچ مُچ وہ بات یوں ہی ہے کیونکہ اس نے بہت ہی بڑی قسم کھائی ہے۔ اسی طرح اگر ایک کپتان کسی گائڈ سے کہے کہ "مجھے تمہارے ایمان پر بھروسہ ہے کہ تم یہ کام کردو گی" تو گائڈ کو وہ کام کرنے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دینا چاہیئے۔ اور چاہے اُس کو راستے میں کیسی ہی رکاوٹیں پڑیں وہ کسی بات کی بھی پرواہ نہ کرے۔

اگر کوئی گائڈ جھوٹ بول کر اپنے ایمان کو گنوا دے۔ یا جو کام اس کے ایمان کا واسطہ دے کر اس کے سپرد کیا جائے اُسے ٹھیک ٹھیک نہ کرے تو اُس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کا "گائڈ بیج" اس سے لے لیا جائیگا۔ جس کو وہ پھر کبھی نہ پہن سکے گی۔

(۲) گائڈ وفادار ہوتی ہے۔

گائڈ اپنے بادشاہ، اپنے ملک، اپنی گائڈر اور پٹرول لیڈر، اپنے ماں باپ، اپنے دوستوں اور جن کے پاس وہ نوکر ہے ان سب لوگوں کی وفادار ہوتی ہے۔ وہ ہر مصیبت اور آرام میں اُن کا ساتھ دیتی ہے اور اُن کے دشمنوں اور اُن کو بُرا کہنے والوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ لیکن وہ خود ایسے آدمیوں کی بُرائی کبھی نہیں کرتی۔

(۳) "گائڈ" کا فرض ہے کہ دوسروں کے کام آئے اور انکی مدد کرے۔

سب سے پہلے وہ اپنا فرض پورا کرتی ہے چاہے اس کے لئے اسے اپنی خوشی اور آرام کو چھوڑنا پڑے یا اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنا پڑے اگر دو کام سامنے ہوں اور وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کون سا کام کرنا چاہیئے۔ تو اُسے اپنے دِل میں سوال کرنا چاہیئے کہ "میرا فرض کیا ہے" "یعنی ان دونوں کاموں میں سے کون سا کام دوسرے لوگوں کے لئے اچھا ہے"۔ پھر اِس سوال کا جو کچھ جواب مِلے وُہی کرے۔ اس کو چاہیئے کہ لوگوں کی جان بچانے اور زخمیوں وغیرہ کو مدد دینے کے لئے ہر وقت تیّار رہے۔ اُس کو لازم ہے کہ دن میں کم سے کم ایک دفعہ کسی آدمی کے ساتھ بھلائی ضرور کرے۔

(۴) "گائڈ" سب لوگوں کی دوست اور ہر دوسری "گائڈ" کی بہن ہے۔ چاہے وہ دوسری "گائڈ" کسی قسم کے لوگوں میں سے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی "گائڈ" کسی دوسری "گائڈ" سے مِلے تو چاہے نہ بھی جانتی ہو وہ اُس سے بات چیت کرسکتی ہے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے اُس کو مدد دے سکتی ہے۔ مثلاً وہ اس کے کام کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ کھانا کھلا سکتی ہے۔ یا جہاں تک اپنا بس چلے اُس کی کسی دوسری ضرورت کو پورا کرسکتی ہے ٭

"گائڈ" کو مغرور ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ مغرور وہ ہوتا ہے جو اپنے سے غریب آدمیوں سے اِس لئے نفرت کرے کہ وہ غریب ہیں اور اپنے سے امیر آدمیوں سے اس لئے

چلے کہ وہ اسیر ہیں۔ 'گائڈ' اس 'ننھے کِم' کی مانند ہے جو "تمام دُنیا کا دوست تھا"۔ اور جس کا بیان 'کپلنگ' کی کتاب میں ہے ‌‌‌ٔ

(۵) 'گائڈ' تمیزدار اور دِل کی نیک ہوتی ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر شخص کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتی ہے۔ خاصکر بڈّھوں۔ اپاہجوں اور لنگڑے لُولوں کے ساتھ۔ اس کے ساتھ ہی اگر وہ کسی شخص کی کچھ مدد کرے یا اُس کے ساتھ نرمی سے سلوک کرے تو اُس کو کوئی انعام نہیں لینا چاہیئے ‌‌‌ٔ

(۶) 'گائڈ' جانوروں پر مہربانی کرتی ہے

اس کو چاہیئے کہ جہاں تک اس کا بس چلے جانوروں کو تکلیف سے بچائے اور بلا ضرورت کسی جانور کو یہاں تک کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے کیڑے کو بھی جان سے نہ مارے ‌‌‌ٔ

(۷) 'گائڈ' حکموں کو مانتی ہے۔

'گائڈ' اپنے ماں باپ۔ 'پٹرول لیڈر' یا 'گائڈر' کے حکموں کو بغیر کسی چُون وچرا کے مان لیتی ہے۔ اگر اس کو کوئی ایسا حکم مِلے جسے وہ پسند نہ کرتی ہو تو بھی وہی کرتی ہے جو ایسے موقع پر ایک سپاہی یا ملّاح کرتا ہے۔ یعنی چونکہ وہ اِس کا فرض ہے اِس لئے وہ اس پر پُوری طرح چلتی ہے۔ جب وہ اس حکم کو پُورا کر چکے تو اس کے خلاف جو کچھ کہنا ہو کہہ سکتی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ حکم مِلتے ہی اس کو مان لے۔ اس کو 'ڈسپلن' کہتے ہیں ‌‌‌ٔ

(۸) 'گائڈ' ہر تکلیف کے وقت گاتی اور مُسکراتی رہتی ہے۔

جب 'گائڈ' کو کوئی حکم ملے تو اُسے چاہیئے کہ نہایت خوشی سے

اُس کو مانے۔ بے پرواہی اور بے دلی کے ساتھ نہیں -اور اگر وہ اُس حکم کو پسند نہ کرتی ہو تب بھی گا گا کر عمل کرتی رہے۔

اگر اُسے کوئی تکلیف یا دُکھ ہو اور وہ مُسکراتی رہے تو وہ دُکھ فوراً دُور ہو جائیگا -کسی نے سچ کہا ہے "مصیبت کو ہنس ہنس کر سہنا چاہئے"

'گائڈ' لڑکیاں مصیبت کے وقت نہ تو بُڑبُڑاتی ہیں اور نہ ایک دوسرے کے سامنے چیختی چلاتی ہیں۔ نہ اگر انہیں کوئی چڑہائے تو خود ناک بھوں چڑہاتی ہیں۔

'گائڈ' چلتے پھرتے ہمیشہ گاتی اور مُسکراتی رہتی ہے اس سے خود اس کا دل بھی خوش رہتا ہے اور دوسروں کا بھی -خطرے کے وقت وہ ضرور ایسا ہی کرتی ہے۔ اِس طرح تکلیف ہو یا آرام اس کے لئے دونوں برابر ہیں

(۹) گائڈ فضول خرچی نہیں کرتی۔

یعنی جہاں تک ہو سکتا ہے وہ ایک ایک پیسہ بچاتی اور اُس کو 'بنک' میں جمع کرتی رہتی ہے، تاکہ بیکاری کے وقت کام آئے۔ اور اُس کا بوجھ دوسروں پر نہ پڑے۔ یا جب کسی کو ضرورت ہو اُس روپے سے وہ اس کی مدد کر سکے۔

(۱۰) 'گائڈ' کے لفظ، خیال اور کام سب سچے اور پاک صاف ہوتے ہیں۔

'گائڈ' نہ تو خود فضول اور خراب باتیں کرتی ہے نہ دوسروں کی فضول اور خراب باتوں کو سنتی ہے۔ وہ خود بھی پاک رہتی ہے اور اپنا دل بھی پاک صاف رکھتی ہے اور شریف عورتوں کی طرح زندگی بسر کرتی ہے۔

گائڈ کی قسم

مَیں اپنے ایمان سے وعدہ کرتی ہوں کہ :-

(۱) خدا ، بادشاہ سلامت اور اپنے مُلک کی طرف سے جو کام مجھ پر پڑتے ہیں اُن کو پُورا کرنے کی پُوری پوری کوشش کرونگی ۔

(۲) دوسرے لوگوں کی ہمیشہ مدد کروں گی ۔

(۳) گائڈ کے قانون پر پُوری طرح چلوں گی ۔

خدا کی طرف سے گائڈ پر یہ فرض عائد ہوتے ہیں :-

(اوّل) خدا پر پُورا پُورا بھروسہ رکھنا ۔

(دوم) دوسرے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا ۔

خدائی فوج کی پلٹنیں

دُنیا میں بہت سے مذہبوں کے لوگ ہیں مثلاً عیسائی ، ہندو ، یہودی مُسلمان وغیرہ - لیکن یہ سب خدا کی عبادت ضرور کرتے ہیں خواہ عبادت کا طریقہ کچھ ہی ہو - اِس لئے جب تم کسی ایسی لڑکی سے ملو جس کا مذہب تمہارے مذہب سے الگ ہو تو تم اُس کے ساتھ بُرا سلوک ہرگز نہ کرو - بلکہ یہ خیال کرو کہ تمہاری طرح وہ بھی خدا کو مانتی ہے -

جب تم خدا کے لئے کوئی کام کر رہی ہو تو ہمیشہ اُس کا شکر ادا کرو - جب کبھی تم کسی بات یا کسی اچھے کھیل کا لطف اُٹھاؤ ، یا کوئی

اچھا کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو اس کا شکر ضرور ادا کرو خواہ دو ایک لفظوں ہی میں ہو - اور اسی طرح شکر کرو جس طرح کھانا کھانے کے بعد کرتی ہو - اسی طرح دوسرے لوگوں کے لئے دُعا کرنا بھی بڑی اچھی بات ہے - مثلاً جب تم کوئی ریل گاڑی روانہ ہوتے دیکھو تو خُدا سے دعا کرو کہ جتنے لوگ اس میں بیٹھے ہیں ان سب پر وہ اپنی مہربانی کرے

نوٹ - جب تم انسان کے لئے کوئی کام کر رہی ہو تو آدمیوں کی مدد کرو اور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ - اگر کوئی شخص تم پر مہربانی کرے تو ہمیشہ اس کا شکریہ ادا کرو اور احتیاط کے ساتھ یہ بات اس پر ظاہر کر دو کہ تم اُس کی شکر گذار ہو +

تم ستارہ کس طرح بن سکتی ہو؟

یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص تمہیں کوئی چیز دے، تو جب تک تم اُس کا شکریہ نہ ادا کرو گی وہ چیز تمہاری نہیں ہو سکتی - جب تک تم دُنیا میں زندہ رہو کوئی ایسا بھلائی کا کام کرنے کی کوشش کرتی رہو، جس سے مرنے کے بعد تمہارا نام باقی رہ جائے - ایک کتاب لکھنے والا لکھتا ہے "میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ جب سُورج چُھپ جاتا ہے، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑے کالے کمبل نے دُنیا کو ڈھانک لیا ہے - اور آسمان کی روشنی اس تک نہیں پہنچ سکتی - مگر یہ چھوٹے چھوٹے ستارے جو چمکتے ہیں وہ گویا سُوراخ ہیں جو نیک کام کرنے والے لوگوں نے اس کمبل میں کر دئے ہیں - سب ستارے ایک ہی جیسے نہیں ہیں، ان میں سے کچھ بڑے ہیں اور کچھ چھوٹے - اسی

طرح کچھ آدمیوں نے بڑے بڑے نیک کام اور کچھ آدمیوں نے ویسے ہی چھوٹے کام کئے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو بہشت میں جانے سے پہلے یہ لوگ اپنے نیک کاموں سے اس کمبل میں سوراخ کر گئے ہیں۔ اس لئے تم بھی کوشش کرو اور مرنے سے پہلے کوئی نیک کام کرکے اپنے حصے کا سوراخ اس کمبل میں بناتی جاؤ۔ نیک ہونا بھی اگرچہ اچھی بات ہے لیکن کوئی نیک کام کرنا اس سے کہیں بہتر ہے ٭

بادشاہ، ملک اور سلطنت کی طرف سے عائد ہونے والے فرض

آج کل ہم لوگ سلطنتِ برطانیہ میں ایک بڑے کنبے یا قوم کی ایک ملی جلی سلطنت کی مانند ہیں جس میں اتنے ملک ہیں :۔

برطانیہ
افریقہ
آسٹریلیا
کینیڈا
ہندستان
نیوزیلینڈ

ہماری سلطنت لکڑیوں کے ایک ایسے گٹھے کی طرح ہے جس کی ایک ایک لکڑی اگر الگ الگ توڑی جائے تو آسانی سے ٹوٹ سکتی ہے لیکن اگر سب لکڑیاں ملکی محبت کی رسی سے کس کر بندھی ہوں تو کسی طرح بھی نہیں ٹوٹ سکتیں ٭

مُلکی محبّت کی یہ رسی گویا ہمارے بادشاہ سلامت ہیں جنہوں نے ہم کو اکٹھی باندھ رکھا ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک شخص مرد ہو یا عورت اِس بات کی کوشش کرتا رہیگا کہ جو کچھ ہمارا ملک یا ہمارے بادشاہ سلامت چاہتے ہیں اُس کو پُورا کرنے میں پُوری کوشش کریں۔ اس وقت تک ہماری قوم طاقتور، خوش اور پھولتی پھلتی رہے گی ۔

'گائڈ' کا 'سیلوٹ'

سیدھا ہاتھ کندھے تک اِس طرح اُٹھاؤ کہ ہتھیلی سامنے کو، انگوٹھا چھنگلیا کے ناخن پر ٹِکا ہُوا اور باقی تینوں اُنگلیاں اوپر کو سیدھی رہیں۔ یہی 'گائڈ' کا سیلُوٹ ہے ۔

جب ہاتھ کندھے کے برابر اونچا اُٹھایا جائے تو اُس کو ہاف سیلُوٹ کہتے ہیں اور جب ٹوپی تک اُٹھایا جائے تو وہ فُل سیلوٹ کہلاتا ہے۔ جو 'گائڈ' ہندوستانی وردی پہنتی ہیں وہ فُل سیلوٹ' کے لئے ماتھے تک ہاتھ اُٹھائیں یعنی ہاتھ کو صفائی کے ساتھ آگے اور اوپر اُٹھا کر بغیر جھٹکا وغیرہ دیئے ماتھے تک لے جائیں ۔

تینوں سیدھی اُنگلیاں جو 'گائڈ' کے 'بیج' میں پتّیوں کی طرح اوپر کو اُٹھی رہتی ہیں وہ اُس کو اپنے وعدے کی یہ تینوں باتیں یاد دلاتی رہتی ہیں کہ :-

۱ - مَیں خُدا اور بادشاہ سلامت کی طرف سے عائد ہونے والے کاموں کو پُوری کوشش سے ادا کروں گی ۔

۲ - میں دوسرے لوگوں کی ہمیشہ مدد کروں گی ۔
۳ - 'گائڈ' کے قانون پر پوری طرح چلوں گی ۔

جب ایک 'گائڈ' کسی دوسری گائڈ کو دن میں پہلی دفعہ ملے تو چاہیے وہ اُسے جانتی ہو یا نہ جانتی ہو - اُسے چاہیئے کہ اشارے اور 'ہاف سیلوٹ' سے سیلوٹ کرے ۔ 'گائڈ' وردی پہنے ہوئے ہو تو بھی یہ 'سیلوٹ' کر سکتی ہے اور سادے کپڑے پہنے ہوئے ہو تب بھی ۔ 'گائڈ' جب وردی پہنے ہوئے ہو تو اپنی گائڈر یا 'پیٹرول لیڈر' کو 'فل سیلوٹ' کرے ۔

جب 'یونین جیک' کا جھنڈا یا رجمنٹ کے نشان اُڑائے جائیں یا باجے میں "گارڈ سیو دی کنگ" (خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے) کا گیت بجایا جائے تب بھی 'گائڈ' لڑکیاں 'فل سیلوٹ' کریں ۔

'کمپنی' یا 'پیٹرول' کے 'فارمیشن' میں مارچ کرتے ہوئے 'گائڈ' لڑکیاں ہاتھ سے سیلوٹ نہیں کرتیں - اگر کوئی 'کمپنی' یا 'پیٹرول' کسی دوسری 'کمپنی' یا کسی بڑے 'گائڈ' کے پاس سے گذر رہی ہو تو صرف اس کی 'گائڈر' یا 'پیٹرول لیڈر' ہی ہاتھ سے 'سیلوٹ' کرے ، اور ساتھ ہی "آئز راٹ" یا "آئز لفٹ" (دائیں یا بائیں طرف نظر گھماؤ) ، جیسا موقع ہو ویسا حکم دے - اِس حکم پر ہر ایک 'گائڈ' اپنا سر تیزی سے اُسی طرف موڑے اور جب تک "آئز فرنٹ" کا حکم نہ ملے سر کو اُسی طرف رکھے ۔

'سیلوٹ' کرتے وقت تیزی اور صفائی سے کام کرنا اور تمام

موقعوں کی نسبت زیادہ ضروری ہے، ورنہ تمہارا سیلوٹ بہت ہی بھدا اور بُرا معلوم ہوگا ؛

جب ایک 'گائڈ' دوسری 'گائڈ' یا 'بلیو برڈ' یا 'بوائے اسکوٹ' سے ہاتھ ملاتی ہے تو وہ بایاں ہاتھ ملاتی ہے، یہ اُن کے بھن چارے کا ایک خُفیہ نشان ہے ؛

وُڈ کرافٹ کے نشان

جس سڑک پر جانا ہو اُس کے داہنی طرف راستے کے قریب اسکوٹ زمین یا کسی دیوار وغیرہ پر یہ نشان لگا دیتی ہے ؛

میں اس راستے سے گئی ....

میں اس راستے سے گئی (پتھروں کا نشان بنا ہوا) ......

میں گھر واپس گئی ....

تیر کی طرف کو دس قدم پر ایک چِٹھی چھپائی ہے ... 10

اس راستے سے نہ جانا ....

رات کے وقت پتھر یا ایسی لکڑیاں جن پر گھاس لپٹی ہوئی ہو راستے پر ڈال دینی چاہئے - لیکن ان سب کی شکل ایک سی ہو، تاکہ ہاتھ سے پہچان لی جائیں ؛

سِگنل

جب ’گائڈر‘ اپنی ’گائڈوں‘ کو اکٹھا کرنی چاہتی ہے تو وہ سیٹی بجاتی ہے۔ سیٹی کی آواز سُن کر وہ سب دوڑ کر اس کے پاس آجاتی ہیں۔

سیٹی کے سِگنل یہ ہیں :-

سِگنل	مطلب
۱۔ سیٹی کی چھوٹی سی آواز	”ہی“ اٹینشن یعنی اٹینشن کے پوزیشن پر آجاؤ۔
۲۔ سیٹی کی ایک لمبی آواز	”ہالٹ“ یعنی ٹھہر جاؤ۔ میرے دوسرے سِگنل کو دیکھو۔ بالکل نہ ہلو جُلو۔
۳۔ سیٹی کی لمبی اور دھیمی آواز کئی دفعہ	چلی جاؤ اور آگے بڑھ جاؤ ”اِکسٹینڈ“۔ تتر بتر ہو جاؤ

سگنل	مطلب
۴- سیٹی - چھوٹی اور تیز۔ آوازیں کئی دفعہ	ریلی دوڑ آؤ۔ اکٹھی ہو جاؤ **فال اِن**
۵- سیٹی کی ایک چھوٹی اور اس کے بعد ایک لمبی آواز کئی دفعہ	الارم یعنی خطرہ ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ تیار رہو اپنی مقررہ جگہ پر "گارڈ" کو بھیج دو۔
۶- سیٹی کی تین چھوٹی آوازیں اور اُن کے بعد ایک لمبی آواز یہ سگنل گائڈ پیٹرول لیڈر کو بلانے کے لئے استعمال کرتی ہے۔	لیڈر یہاں آجائیں۔

سیٹی سے چاہے جو سگنل دیا جائے، اُس کو ماننے کے لئے جس قدر تیز تم چل سکو اُسی قدر تیزی سے دوڑ کر فوراً آجاؤ اور اُسی وقت جو کچھ بھی کام تم کر رہی ہو اُس کو یونہی چھوڑ دو۔

ہاتھ کے اشارے :-

اگر ضرورت ہو تو یہی اشارے پیٹرول لیڈر اپنی پیٹرول کی جھنڈیوں سے بھی دے سکتی ہیں :-

سگنل	مطلب
مُنہ کے سامنے داہنے بائیں کو ہاتھ کئی دفعہ ہلانا	نہیں، کچھ پرواہ نہیں
ہاتھ یا جھنڈی سیدھی اوپر اُٹھانا اور بہت آہستہ آہستہ داہنے بائیں کو ہاتھ کی پوری لمبائی تک ہلانا۔	اِکسٹینڈ اور آگے جاؤ تتر بتر ہو جاؤ
ہاتھ یا جھنڈی سیدھی اوپر اُٹھا کر داہنی بائیں طرف ہاتھ کی پوری لمبائی تک جلدی جلدی کئی دفعہ ہلانا۔	اکٹھی ہو جاؤ ریلی کرو یہاں آؤ
ہاتھ یا جھنڈی سے کسی خاص طرف اشارہ کرنا	اس طرف جاؤ
جھنڈی کو یا مُٹھی باندھ کر تیزی سے اوپر لے جانا اور نیچے لانا اور کئی دفعہ ایسا کرنا۔	بھاگ جاؤ
ہاتھ یا جھنڈی کو سر کے اوپر سیدھا اُٹھانا	ہالٹ۔ ٹھہرو

جب کوئی لیڈر کسی "گائڈ" کو جو کچھ فاصلے پر ہو چلا چلا کر کوئی حکم یا پیغام دے رہی ہو تو گائڈ کو چاہیئے کہ ہر دفعہ سُننے کے بعد اپنا ہاتھ اوپر اُٹھائے اور اُسے سر کی سیدھ میں رکھے، لیکن جب وہ نہ سُن سکے تو چپکی کھڑی رہے اور کوئی اشارہ نہ کرے۔ اس پر لیڈر یا تو اس بات کو اور زیادہ زور سے دُہرائے یا ہاتھ سے گائڈ کو اور نزدیک آنے کا اشارہ کرے۔

ہمارا جھنڈا

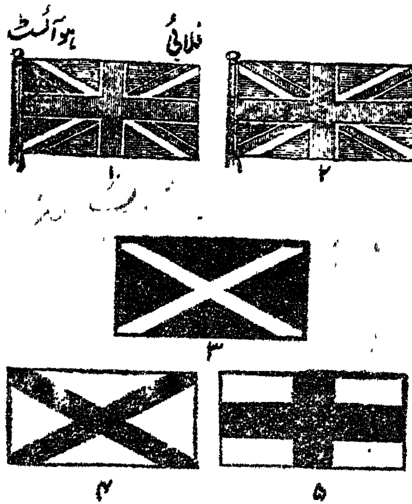
سلطنت برطانیہ کے ہر باشندے کو اختیار ہے کہ وہ "یونین جیک" اُڑا سکے۔

رائل اسٹینڈرڈ جس پر انگلینڈ کا شیر، آئرلینڈ کا بربط اور اسکاٹ لینڈ کا شیر ہوتا ہے صرف بادشاہ سلامت یا ملکہ معظمہ کی موجودگی میں اُڑایا جاتا ہے۔

یونین جیک برٹش امپائر کا قومی جھنڈا ہے۔ یہ سینٹ جارج کے جھنڈے سے بنایا گیا ہے، جس میں سفید زمین پر ایک لال صلیب ہوتی ہے (۵)۔ ۱۶۰۶ء میں شاہ جیمز اوّل نے اس میں اسکاٹ لینڈ کے جھنڈے کا نشان بھی شامل کردیا۔ اسکاٹ لینڈ کا جھنڈا نیلے رنگ کا تھا جس پر سینٹ انڈریوز کی ترچھی صلیب بنی ہوئی تھی (۳) یعنی کونے سے کونے تک۔ ۱۸۰۱ء میں اسی جھنڈے میں آئرلینڈ کے سینٹ پیٹرک کا جھنڈا بھی ملا دیا گیا۔ اِس جھنڈے میں سفید زمین پر ایک لال رنگ کی ترچھی صلیب ہوتی تھی (۴)

اس طرح تینوں جھنڈے مل کر یونین جیک جھنڈا بن گیا جو انگلینڈ، آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ تینوں کے اتحاد کو ظاہر کرتا ہے لیکن اس کو لگانے کا ٹھیک اور غلط طریقہ ہوتا ہے جو تم سب کو جاننا اور سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر لوگ اس کو اُلٹا لگاتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ تم مصیبت میں ہو۔ لیکن لوگ بیشتر غلطی سے یا ناسمجھی

سے کرتے ہیں۔ جھنڈے کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے ہر لال ترچھے بازو میں دو آڑی سفید پٹیاں ہوتی ہیں جن میں ایک پتلی ہوتی ہے اور ایک چوڑی۔ اب یاد رکھو کہ سیدھا جھنڈا لگایا جائے تو یہ چوڑی سفید پٹی ڈنڈے کے نزدیک والے سرے (ہوائسٹ) میں اوپر کو اور دوسرے سرے (فلائی) میں نیچے کو رہنی چاہیئے۔ جھنڈے کا جو سرا ڈنڈے کی طرف رہتا ہے اُسے ہوائسٹ کہتے ہیں اور دوسرے کھلے ہوئے سرے کو 'فلائی'۔ (تصویر دیکھو)



اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ چوڑی سفید پٹی سینٹ انڈریوز کی ترچھی صلیب ہے اور پتلی سفید پٹی اصل میں 'سینٹ پیٹرک' کی لال ترچھی صلیب کے نیچے کی سفید زمین۔ چونکہ اسکاٹ لینڈ برطانیہ کے ساتھ پہلے ملا اس لئے سینٹ انڈریوز کی صلیب

جھنڈے کے ہوالسٹ (جو آگے چلنے والوں کی نشانی ہے) کے اوپر رکھی گئی - اور آئرلینڈ کی کراس فلائی کے اوپر کی طرف ۔

اگر جھنڈا اُلٹا لگایا جائے تو یہ پریشانی کی علامت سمجھی جاتی ہے - اگر جھنڈا ڈنڈے کی پوری اونچائی پر نہ ہو بلکہ آدھی اونچائی پر چڑھا ہوا ہو تو یہ رنج کی نشانی ہے ۔

۲۴ر مئی کو ملکہ وکٹوریہ پیدا ہوئی تھیں - یہی دن "امپائر ڈے" کہلاتا ہے - اِس دِن ہم سب اپنے جھنڈے چڑھاتے ہیں اور سلطنت کی عزت میں ان کو 'سیلوٹ' کرتے ہیں ۔

چونکہ یہی دِن "گرل گائڈز ڈے" بھی ہے اِس لئے گائڈ لڑکیاں اس کی بہت عزت کرتی ہیں -



یونین جیک بنانے کی مشق

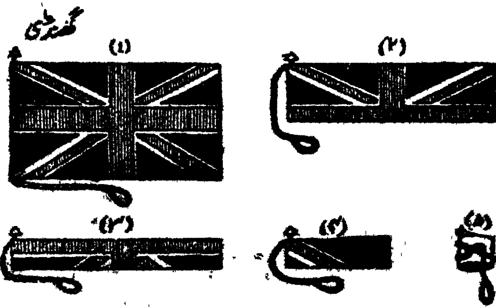
یونین جیک بنانے کے لئے نیلے کپڑے کا ایک ٹکڑا اور "سینٹ انڈریوز" 'سینٹ پیٹرک' اور 'سینٹ جارج' کی صلیبیں اوپر دیئے ہوئے نمونوں کے مطابق کاٹ لو - ہر ٹکڑے کو بنانے اور اُس کی جگہ میں لگانے کا کام ایک ایک پیٹرول اپنے ذمے لیلے -

جھنڈا بنانے کا کام پوری 'پریڈ' کے سامنے ایک رسم کے طور

پر کیا جا سکتا ہے۔ پہلے نیلے کپڑے کو نیچے بچھاؤ (یہ سمندر کو ظاہر کرتا ہے) اس کے اوپر سینٹ انڈریوز، سینٹ پیٹرک اور سینٹ جارج کی صلیبیں اسی طرح لگاؤ جیسی کہ لگائی جاتی ہیں +

جھنڈا اُڑانے کی مشق

یہ مشق ایک گھنڈی ٹکے اور ایک ڈوری سے کرائی جاسکتی ہے۔ لڑکیوں کو بتاؤ کہ جب موسم خراب ہو یعنی ہوا اور بارش زور کی ہو تو یہ رسی ہوالسٹ پر کس قدر ڈھیلی لگانی چاہئے تاکہ جھنڈے کے کپڑے وغیرہ کو نقصان نہ پہنچے۔ صرف بتا دینا ہی کافی نہیں بلکہ خود اپنے ہاتھ سے ڈھیلی لگا کر دکھاؤ۔ اُن کو یہ بھی بتاؤ کہ جھنڈے کو کس طرح لپیٹتے ہیں اور کس طرح ڈنڈے کی چوٹی تک پہنچاتے ہیں اور پھر وہاں کس طرح باندھتے ہیں تاکہ ضرورت ہو تو آسانی سے کھل سکے +



کس طرح جھنڈے کو لپیٹتے اور اُتارتے ہیں +

جب تم یونین جیک بنانا چاہو تو یہ ناپ یاد رکھو :-

یونین جیک اور اس کی صلیبوں کی ٹھیک لمبائی چوڑائی۔

اس کی چوڑائی لمبائی سے آدھی ہوتی ہے ۔ لال صلیب اور سفید زمین دونوں کُل جھنڈے کی چوڑائی کا تیسرا حصہ ہوتے ہیں ۔ سینٹ جارج کا سُرخ نشان جھنڈے کی چوڑائی کا پانچواں حصہ ہوتا ہے ۔ سینٹ انڈریوز کی سفید صلیب جھنڈے کی چوڑائی کا پانچواں حصہ ہوتی ہے ۔ سینٹ انڈریوز اور سینٹ پیٹرک کی ملی ہُوئی صلیب میں سے چھٹا حصہ سفید حاشیہ گھیرے رکھتا ہے ۔ سُرخ نشان جھنڈے پر اس طرح ہونے چاہئیں کہ اگر ایک لکیر سنٹر میں سے ہوتی ہُوئی جائے تو جھنڈے کے کونے کو چھوئے ۔ جو یونین جیک امپیریل ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے دیا جاتا ہے وہ ۶ فٹ لمبا اور ۳ فٹ چوڑا ہوتا ہے ×



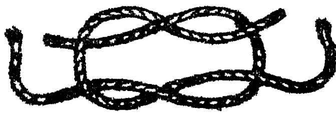
گانٹھیں

ٹنڈرفٹ بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم کو نیچے کی گانٹھوں میں سے چار گانٹھیں لگانی آتی ہوں :-

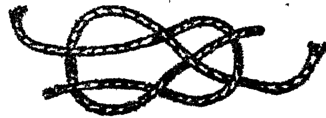
(۱) ریف نوٹ (۲) شیٹ بنڈ (۳) بولائن (۴) کلووہچ۔ (۵) تشرمینز نوٹ (۶) شیپ شینک۔

تصویریں

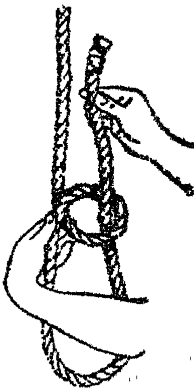
ریف نوٹ (۱)



شیٹ بنڈ (۲)



بولائن (۳)



۳ a



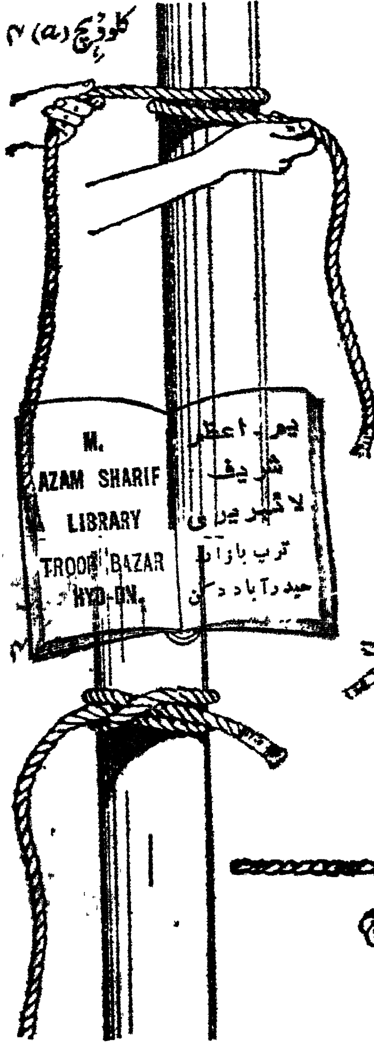
۳ b



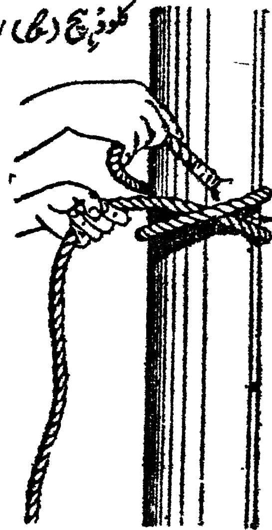
۳ c

تصویریں

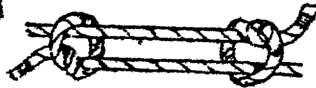
کلوو ہچ (a) ۴



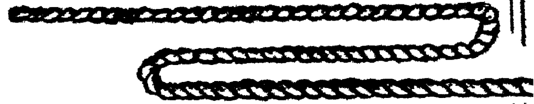
کلوو ہچ (b) ۴



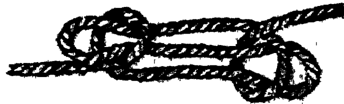
فشر مینز نوٹ ۔ ۵



شیپ شینک (a) ۶



شیپ شینک (b) ۶



پٹرول

جب تم کسی کمپنی میں بھرتی ہوتی ہو تو اُس کے کسی پٹرول کی ممبر بن جاتی ہو۔

پٹرول میں چھ یا آٹھ گائیڈ ہوتی ہیں جو بہنوں کی طرح مِل کر کام کرتی ہیں۔ یہ سب ایک لڑکی کے ماتحت ہوتی ہیں، جو پٹرول لیڈر کہلاتی ہے۔

ایک لڑکی پٹرول لیڈر کی مددگار ہوتی ہے اور سکنڈ کہلاتی ہے۔ تمام گائیڈ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پٹرول لیڈر اور سکنڈ کا حکم مانیں۔

جب گائیڈ شروع ہی شروع میں بنائی گئی تھیں تو پٹرول کے نام صرف پھولوں پر رکھے جاتے تھے۔ مگر بعد میں بہت سی ایسی لڑکیاں آئیں جن کا خیال تھا کہ پھول اگرچہ خوبصورت چیز ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے لیکن یہ بہت دن تک نہیں رہتا اور جیسا کہ ایک امریکہ والے نے کہا ہے۔ "نہ تو اپنی جگہ سے کہیں جا سکتا ہے نہ کوئی کام کر سکتا ہے"۔ اس لئے اُنہوں نے چاہا کہ ان کا نشان کوئی ایسی چیز ہو جو کچھ زیادہ کام کرنے والی چیز ہو۔ اسی واسطے اب ہر ایک پٹرول اپنا نام چاہے تو پرندوں پر رکھ سکتی ہے چاہے کسی پھول پر۔

ہر ایک پٹرول لیڈر کے پاس ایک جھنڈا ہوتا ہے جو ایک ۶ فٹ لمبی لکڑی پر لگا رہتا ہے اور اس کے آگے والی نوک کے سامنے کا حصّہ ۱۰ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اس کے

دونوں طرف اس پیٹرول کا نشان جو کپڑے پر بنا ہوتا ہے سِلا رہتا ہے یا یہ کاڑھا جا سکتا ہے۔

پیٹرول کی ہر گائڈ کے کندھے پر اپنے پیٹرول کا نشان شولڈر نوٹ کے طور پر لگا رہتا ہے اور اس کی بائیں جیب کے اوپر کے حصے پر اس کے نشان کا بیج سلا رہتا ہے۔

ہر ایک گائڈ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیٹرول کے نام نشان کا پورا حال جانتی ہو۔ اگر یہ نشان پھول ہو تو گائڈ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی شکل کیسی ہوتی ہے۔ یہ کس موسم میں کھِلتا ہے اور کہاں کھِلتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو گائڈ اُس کو خود بھی بو سکتی ہو۔ اگر یہ نشان پرندہ ہے تو گائڈ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی شکل کیسی ہے اور اُس کی بولی کیا ہے۔ گائڈ کو معلوم ہو کہ اس کا گھونسلا کہاں رہتا ہے۔ اس کے انڈے کس رنگ کے ہوتے ہیں اور وہ پرندہ کون سے موسم میں دوسرے ملکوں میں چلا جاتا ہے یا وہاں سے آجاتا ہے۔

خاص نشانات

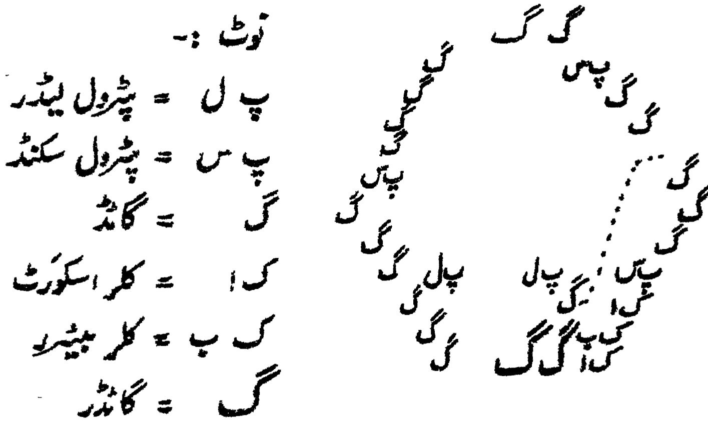
پرندہ	شولڈر نوٹ
بُلبل	فاختئی اور لال
رام چڑیا	نیلا
مینا	کھُورا اور سفید

شولڈر نوٹ	پرندہ
سنہری اور کالا	اوری اولے
نیلا اور ہرا	طوطا
ہرا اور سنہری	ہُدہُد (کھُٹ بڑھئی)
کالا اور بھُورا	چڑیا
گہرا نیلا اور سفید	ابابیل
کالا اور سفید	نیل کنٹھ
ہرا اور بھُورا	مکھی خورا
قرمزی اور کالا	شکر خورا
شولڈر نوٹ	**پھُول**
گلابی اور ہرا	کنول (کمل)
سفید اور نیلا	چنبیلی
نارنجی اور ہرا	گیندا
پیلا اور لال	کنیر
رائل بلیو	کارن فلاور
سیاہی مائل بھُورا اور پیلا	سُورج مکھی
شولڈر نوٹ	**درخت**
ہرا اور بھُورا	تاڑ
سفید اور ہرا	نیم
پیلا اور ہرا	ایبرنن
آتشی اور ہرا	گولڈمہاو
لال اور ہرا	پچو فلاور

بھرتی کی رسم

جب کوئی لڑکی گائڈ بھرتی ہو تو یہ رسم منائی جاتی ہے :-
کمپنی نعل بنا کر (ہارس شو فارمیشن) کھڑی ہوتی ہے اور اگلے خالی حصّے میں گائڈر کھڑی ہوتی ہیں۔

تصویر



نوٹ :-

پ ل	=	پٹرول لیڈر
پ س	=	پٹرول سکنڈ
گ	=	گائڈ
ک ا	=	کلر اسکورٹ
ک ب	=	کلر بیئرر
گ	=	گائڈر

رنگروٹ اپنی پٹرول کے ساتھ ہوتی ہے۔ جھنڈا اگر موجود ہو تو گائڈر کی دہنی طرف ہارس شو کے سرے پر رہتا ہے۔ اگر کمپنی یا ریاست کا جھنڈا ہو تو وہ گائڈر کی بائیں طرف ہونا چاہئے۔

کپتان حکم دیتی ہے کہ آگے بڑھو تو اس پر پٹرول لیڈر رنگروٹ کو بیچ میں لاتی ہے۔ کمشنر یا کپتان کو سیلوٹ کرتی ہے اور کہتی ہے "کمشنر یا کپتان صاحب میں .... کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ اس نے ٹنڈر فٹ کا امتحان پاس کر لیا ہے اور گائڈ بھرتی ہونا چاہتی ہے"۔ اس کے بعد

وہ ایک قدم پیچھے ہٹتی ہے - مگر رنگروٹ کپتان کے سامنے ہی کھڑی رہتی ہے کپتان رنگروٹ سے پُوچھتی ہے "- تم جانتی ہو تمہارا ایمان کیا چیز ہے" -

رنگروٹ "- ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ اوروں کو یقین کر لینا چاہئے کہ مَیں سچّی اور دیانتدار ہوں" (یا یہی بات کسی اور طرح کہتی ہے -

کپتان - "تم گائڈ کا قانون جانتی ہو" ؟

رنگروٹ -" ہاں "-

کپتان "- کیا مَیں یقین کر لوں کہ تم اپنا ایمان رکھتے ہوئے جو باتیں تم پر خدا کی طرف سے بادشاہ کی طرف سے اور اپنے ملک کی طرف سے فرض ہیں انہیں پُورا کروگی - ہر وقت دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہوگی اور گائڈ کے قانون کو مانتی رہوگی" -

رنگروٹ - (ہاف سیلوٹ پر کھڑی ہوتی ہے اور سب پکّی گائڈ بھی ایسا ہی کرتی ہیں) "- مَیں اپنے ایمان کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں کہ مَیں وہ باتیں جو خدا کی طرف سے ، بادشاہ کی طرف سے اور میرے مُلک کی طرف سے مجھ پر فرض ہیں پُورا کرونگی - مَیں ہر وقت اوروں کی مدد کے لئے تیار رہونگی اور گائڈ کے قانون کو مانونگی" ؛

کپتان "- مَیں تمہارے ایمان پر بھروسہ کرتی ہوں اور تمہارے وعدے کا اعتبار کرتی ہوں"

(کپتان بیج لگاتی ہے)

"اب تم گائیڈ کے بڑے بہن چارے میں آگئی ہو"

کپتان ۔"اپنے جھنڈے کو سیلوٹ کرو"

(گائیڈ جھنڈے کی طرف مُنہ کرتی ہے)

کپتان ۔ گائیڈ و۔مَیں گائیڈ .... کو تمہارے سامنے پیش کرتی ہوں کمپنی سیلوٹ ۔

(رنگروٹ بائیں کو مُڑتی ہے یعنی ہارس شو کے اندر کی طرف مُنہ کرتی ہے) ۔

کپتان (رنگروٹ سے)

(رنگروٹ اپنی لیڈر کے ساتھ اپنے پٹرول کو واپس چلی جاتی ہے)



دوسرا باب

"سیکنڈ کلاس" کا امتحان

۱۔ عام سمجھ کی باتیں :۔

"ٹنڈر فٹ" کے امتحان پاس کئے ہوئے ہو۔

"گائڈ" کے قانون کو اور زیادہ پڑھ لیا ہو۔

تین ہندوستان کے بہادر مردوں یا بہادر عورتوں کی کہانیاں جانتی ہو۔

یہ جانتی ہو کہ دو سال سے پانچ سال تک کے بچے کو :۔

۱۔ اس کے اپنے ضلع میں جاڑے ہوں تو کیا پہناتے ہیں، اور گرمیاں ہوں تو کیا ؟

۲۔ اُسے کیا کھلاتے ہیں اور اس کے کھانے کی چیزیں کس طرح پکاتے ہیں۔

۳۔ اس کے کپڑے کس طرح دھوتے ہیں اور خود اسے کس طرح نہلاتے دھلاتے ہیں۔

۴۔ بچے کے آس پاس کی چیزیں کس طرح صاف رکھتے ہیں۔اور

۵۔ بچے کو آرام کس طرح پہنچاتے ہیں اور اس کے ہاتھ پاؤں کھولنے کے لئے کیا کیا کرتے ہیں ؟

چھ پرندوں، پودوں یا جانوروں یا کیڑے مکوڑوں کو خود دیکھا ہو اور یہ جانتی ہو کہ وہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں کس طرح پلتے ہیں، اور کیا کرتے ہیں ؟

'اسٹاک' اور 'ٹریک' کرنا جانتی ہو۔

۲ - ہاتھ کا کام :-

نیچے لکھی ہوئی گانٹھوں میں سے سات گانٹھیں باندھنا جانتی ہو۔
'ریف نوٹ' - 'شیٹ بنڈ' - 'کلو ہچ' - 'ٹمبر ہچ' - 'بولائن' - 'شیپ شینک' - 'فشر مینز نوٹ' - 'راؤنڈ ٹرن' اور دو ہاف ہچ اور 'اسکوائر لشنگ'

ایندھن اکٹھا کرکے آگ (اگر ہو سکے تو کھلے میدان میں) جلانا جانتی ہو۔ اُسے دو ہی دیاسلائیاں ملیں گی۔

بستر کھول کر بچھانا یا چارپائیاں بچھانی اور بستر صاف رکھنا اُسے آتا ہو۔

۳ - تندرستی

سیدھی ہو کر چل سکتی ہو یا دوڑ سکتی ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اُس کے چلنے یا بھاگنے سے اتنا ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ اُس نے ترقی کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔

ایک 'میل' (اسکاؤٹ کے قدم سے) یعنی باری باری بیس قدم دوڑ لینا اور بیس قدم چل لینا۔ بارہ 'منٹ' میں دوڑ لیتی ہو یا لگاتار رسی کو پچھلی طرف گھماتے ہوئے تیس مرتبہ اس پر سے پھاند سکتی ہو (وہ لڑکیاں جو کمزوری کے سبب سے یہ کام نہ کر سکتی ہو ان سے یہ کام نہ کرایا جائے)۔

۴ - خدمت

'گائڈ' یہ جانتی ہو کہ چھوٹے موٹے زخموں کا علاج کیا ہے۔ خون کس

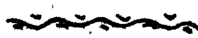
طرح بند کیا جاتا ہے (صرف گدّی اور پٹی لگا کر) - اگر کسی کا دَم گھُٹ رہا ہو تو کیا کرنا چاہیئے - اگر آنکھ میں کچھ پڑ جائے تو کس طرح نکالنا چاہیئے - اور ٹخنے میں موچ آ جائے تو پٹی کیونکر باندھنی چاہیئے ۔

تندرستی کے قاعدے جانتی ہو -

نیلے رنگ کا (۱۰ انچ لمبا ۸ انچ چوڑا) جھولا بنانا جانتی ہو -

بہادروں کی کہانیاں :- ہندوستانی لڑکیاں بہادر مردوں اور بہادر عورتوں کی کہانیاں بڑی دلچسپی سے سُنتی ہیں، اُن کے ماں باپ اُنہیں یہ کہانیاں بار بار سُناتے رہتے ہیں - اور یُوں کئی "گائڈ" کو یہ کہانیاں پہلے ہی سے یاد ہوتی ہیں - "گائڈر" کو یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ "گائڈ" لڑکیاں ان کہانیوں سے کچھ سیکھتی بھی ہیں یا نہیں، یعنی ان کہانیوں میں کوئی ایسی بات ہے یا نہیں جس سے ان کے سوچنے کی طاقت بڑھے اور وہ نیک کاموں کے فائدے سمجھنے لگیں - انہیں کہانیاں سُناؤ اور ان سے کہو کہ وہ تمہارے سامنے ناٹک کے طور پر انہیں وہی کچھ کر کے دکھائیں - پہلے پہل تو وہ کچھ شرمائیں گی مگر بہت جلدی دلچسپی لینے لگ جائیں گی -

کچھ لوگ اِس کھوج میں رہتے ہیں کہ بہادروں کی زندگی میں سے کوئی بات ایسی مِل جائے جو "گائڈ" کے قانون کے مطلب کو سمجھاتی ہو - اِس طرح ہم قصّے کہانیوں سے "گائڈ" کے قانون کی بڑی بڑی باتوں کے سمجھنے میں مدد لے سکتے ہیں ۔



فرسٹ ایڈ

'فرسٹ ایڈ' اور 'ایمبولینس' کا کام 'گائڈ' کی 'ٹریننگ' کا بہت بڑا حصّہ ہے۔ جب تک کوئی لڑکی اِس مضمون کو اچھی طرح نہ جانتی ہو اور جب کسی کو اچانک چھوٹی موٹی چوٹ وغیرہ لگ جائے تو اس کا علاج نہ کر سکتی ہو تو اُسے اپنے آپ کو پکّی 'گائڈ' نہ سمجھنا چاہئے۔ اسے یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ جب وہ یہ کام سیکھ لے تو ڈاکٹر نہیں بن جاتی۔ اور جہاں کہیں چوٹ معمولی نہ ہو تو فوراً ڈاکٹر کو بُلانا چاہئے۔ 'ڈاکٹر' کے آنے تک اُسے نہایت ٹھنڈے دل سے اپنا 'فرسٹ ایڈ' کا سیکھا ہُوا سبق کام میں لانا چاہئے۔ ممکن ہے کہ اس کے یُوں کرنے سے کسی کی جاتی ہُوئی جان بچ جائے۔

یہ بہت ہی اچھا ہوگا کہ ہر ایک 'گائڈ' اپنے گھر میں ایک 'فرسٹ ایڈ بکس' ہر وقت تیّار رکھے۔ نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے۔ فرسٹ ایڈ بکس میں یہ چیزیں ہونی چاہئیں:۔ 'لنٹ' پٹی۔ صاف دھجّی۔ 'آئیڈین'۔ 'پرمگنٹ آف پوٹاش'۔ نمک۔ 'بوراسک پاؤڈر'۔ 'آئل کونین' 'کاسٹر آئل'۔

۱۔ <u>معمولی زخموں کا علاج</u>:۔ زخم یا رگڑ کو اور کچھ کرنے سے پہلے صاف کر لینا چاہئے اور ہمیشہ صاف رکھنا چاہئے۔ 'بوراسک ایڈ' معمولی نمک کونڈی فلوئڈ یا ملٹن کو پانی میں ملا کر اس سے زخم دھونا چاہئے۔ دونوں چیزوں کے دو دو چھوٹے چمچے پانی کے بڑے پیالے میں ملانے چاہئیں۔ پانی ٹھنڈا ہو یا گرم اس میں کچھ حرج نہیں۔ ہاں یہ دیکھ لینا چاہئے

کہ پانی کہاں کا ہے۔ کسی جوہڑ وغیرہ کا تو نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو تو اُسے پہلے اُبال لینا چاہئے۔ اِس دوا کو 'لنٹ' کے ٹکڑے، 'کاٹن اول' یا ململ وغیرہ سے لگانا چاہئے۔ کھُلے مُنہ کے زخم پر رنگدار کپڑا ہرگز نہ لگایا جائے

جب زخم اچھی طرح دُھل جائے تو اُس پر 'بوراسک ایسڈ' کی پٹّی لگانی چاہئے۔ یہ نہ ہو تو 'بوراسک' کے مرہم میں بھیگا ہُوا لنٹ لگا دو اور اس پر خُوب کَس کر پٹّی باندھو۔ زخم کا ایک اور بہت ہی سہل علاج ہے اور وہ یہ ہے کہ پٹّی لگانے سے پہلے اس پر ٹنکچر آف آئیڈن لگا دو ٭

نوٹ:۔ جب کوئی 'گائڈر' کسی کے زخم کی مرہم پٹّی کر رہی ہو تو اُسے چاہئے کہ زخم پر خوب ٹنکچر آف آئیڈن لگا دے۔ اِس سے جلن تو ضرور ہوتی ہے مگر کوئی زہر اثر نہیں کر سکتا (کلب' کے کمرے میں اس علاج کی مشق یُوں کرائی جائے جیسے کہ اُس وقت یہ کام سچ مچ ہو رہا ہے۔ مشق میں پانی کا اُبالنا۔ دھجّی کا اُبالنا اور ہاتھوں کا دھونا سب کچھ آنا چاہئے) ٭

۲۔ <u>خون بند کرنا</u>:۔ علاج شروع کرنے سے پہلے بیمار کو لِٹا دو اور اس پر 'ڈگٹل پریشر' ڈالو یعنی اگر زخم میں کوئی چُبھنے والی چیز نہ ہو تو زخم کو اُنگلیوں یا انگوٹھے سے دباؤ۔ پھر زخم پر ایک صاف گدّی رکھو۔ گدّی اونچی نیچی نہ ہو سکتی ہو۔ 'لنٹ' میں ایک چھوٹا سا گول پتھر یا کوئی اور سخت چیز لپیٹ کر زخم کے اوپر رکھ دو۔ پھر اس پر ایک تکونی پٹّی کس کر باندھ دو۔ اِس بات کا خیال رہے کہ پتھر وغیرہ جو کچھ رکھا ہو کھُردرا نہ ہو۔ اگر ضرورت ہو تو زخم کے اوپر ایک اور پٹّی کس کر باندھ دو۔

کسنے کے لئے یوں کرو کہ 'پنسل' یا کوئی لکڑی کا ٹکڑا پٹی میں ڈال کر اُسے بل دو یہاں تک کہ خُون بند ہو جائے ؛

ضروری 'نوٹ' :- جب خُون بند ہو جائے تو پٹی ایک دَم نہیں کھولنی چاہئے - بلکہ تھوڑی تھوڑی تین تین یا پانچ پانچ 'منٹ' کے بعد ڈھیلی کرنی چاہئے - ہاں اگر خون بہنے لگے تو پھر کس دینی چاہئے ؛

جب خون بند ہو چکے تو جس طرح پہلے بتایا گیا ہے اسی طرح زخم پر صاف 'لنٹ' کی پٹی لگا دو ؛

خون بند کرنے کے لئے گُنگنا پانی ڈالنا بےفائدہ ہے - پانی یا تو اتنا گرم ہونا چاہئے جس سے زیادہ بیمار نہ سہار سکے یا بہت ہی ٹھنڈا

جب خون بند ہو چکے تو تکلیف کا علاج کرو - تکلیف کا علاج یہ ہے اُسے گھبرانے نہ دو - آرام سے بستر پر لٹائے رکھو اور بالکل ہلنے جُلنے نہ دو - اُسے گرم رکھو اور کمبل میں لپٹائے رکھو - اگر ضرورت ہو تو گرم پانی کی بوتل اس کے تلووں ، بغلوں اور پہلوؤں میں رکھو - جب خون بند ہو چکے تو تیز 'کافی' یا کوئی اور ایسی چیز اُسے دی جا سکتی ہے مگر خون بہہ رہا ہو تو کوئی ایسی چیز نہیں دینی چاہئے ؛

۳ - دَم گھُٹنے کا علاج - دَم دو طرح سے گھُٹتا ہے :-

(الف) کوئی معمولی سی چیز گلے میں پھنس جائے -

(ب) کوئی سخت چیز مثلاً گوشت کا ٹکڑا گلے میں پھنس کر ہَوا کی نالی کا راستہ روک دے - اس میں بڑا ڈر ہوتا ہے ؛

(الف) روٹی کے بڑے بڑے نوالے دو - پانی گھونٹ گھونٹ کرکے پلاؤ یا کندھوں کے درمیان تھپکی دو - زور سے مُکا وغیرہ مت مارو -

اگر گلے میں مچھلی کا چھوٹا سا کانٹا اٹک جائے تو ہر دس دس منٹ بعد
سرکے کا ایک چمچہ دو - بیمار اُسے چسکی لگا کر پیئے - سرکہ گلے کے اندر کی
کھال کو سکیڑتا ہے اور یوں کانٹا نکل جاتا ہے - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا
ہے کہ پانی کے ساتھ ہی کانٹا نیچے اُتر جاتا ہے ۔

جب کانٹا بڑا ہو اور گلے میں آر پار اٹک جائے تو اُسے بالکل
نہ چھیڑو - ڈاکٹر کو بلاؤ - اگر تم اُسے چھیڑو گی تو ممکن ہے کہ کانٹے کا
نوکدار سرا گلے میں اور دھنس جائے ۔

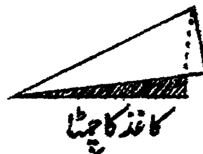
(ب) سخت چیز گلے میں پھنسی ہو تو اُس کا علاج یہ ہے کہ اُسے
فوراً گلے سے نکالا جائے - کلمہ کی اُنگلی گلے میں ڈالو، پھنسی ہوئی چیز
کو انگلی پر چڑھا کر باہر نکال لو یا نیچے دھکیل دو - یہ نہ ہو تو زبان
کی جڑ کو دباتے جاؤ یہاں تک کہ مریض قے کر دے ۔

۴- <u>آنکھ میں کچھ پڑ جانا</u> :- مریض کو آنکھ نہ ملنے دو -
اِس سے جلن اور سوجن پیدا ہو گی اور پڑی ہوئی چیز کا نکالنا اور
زیادہ مشکل ہو جائے گا - اگر وہ چیز نچلے پپوٹے میں ہو تو پپوٹے کو جتنا
کھینچ سکتی ہو کھینچو اور رومال کا کونا بھگو کر آہستہ سے صاف کر دو -
رومال نہ ہو تو تصویر کے 'برش' یا پَر سے صاف کرو - اگر وہ چیز اوپر
والے پپوٹے میں ہو تو پپوٹے کو اوپر اٹھاؤ ، اور نیچے پپوٹے کو اوپر
سرکا کر اس کے اندر گھسا دو - ایک اور طریقہ ہے جس کی مشق ہر ایک
'گائڈ' کو کرنی چاہیئے - اور وہ یہ ہے کہ مریض کو بٹھا دو خود اُس کے
پیچھے کھڑی ہو جاؤ ، اُس کا سر اپنی چھاتی پر جھکاؤ - 'کارڈ'، دیاسلائی
یا کوئی اور چپٹی چیز اوپر والے پپوٹے کے اوپر کے حصّے پر رکھ کر

اس پر اپنا انگوٹھا رکھو - پھر پپوٹے کا کنارہ پکڑ کر اُسے اپنی طرف اُلٹاؤ، یہ کر چکو تو ہولے سے وہ چیز پر یا بھیگے ہُوئے رومال سے ہٹا دو اور پھر پپوٹے کو سیدھا کر دو ۔

اگر آنکھ سُوجی ہُوئی ہو تو اُسے ہلکی گُنگنی چائے سے دھوؤ - اگر وہ چیز آنکھ میں جم ہی گئی ہو تو نچلے پپوٹے میں تھوڑا سا تیل ڈالو (زیتون کا یا ارنڈی کا)، آنکھ بند کر دو اور نرم بھیگی ہوئی گدّی رکھ کر اس پر پٹّی باندھ دو - یہ کر چکو تو "ڈاکٹر" کو بلاؤ -

آنکھ میں سے پھنسی ہوئی چیز نکالنے کے لئے چمٹی کس طرح بناتے ہیں:۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا لیکر اس کی دو تہیں کرو اور اس کو تیس ڈگری



کاغذ کا چمٹا

کے "اینگل" پر موڑو اور جہاں سے موڑا ہے وہاں سے چاقو سے کاٹ دو - اب جو نوک نکلی ہو اُسے تھوڑا سا بھگو لو، اب اس بھیگی ہوئی نوک کو سیدھا رکھ کر مریض کی آنکھ کے ڈھیلے پر رکھو - اِس طرح کرنے سے یہ چیز کاغذ کی نوک پر چمٹ جائیگی - عام طور پر ایک ہی دفعہ ایسا کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۵ - موچ کھایا ہُوا ٹخنہ:۔ اگر گھر سے باہر موچ آ جائے تو جُوتا نہ اُتارو اور اس پر خوب کس کر پٹّی باندھو - پٹّی کی لپیٹیں پاس پاس ہوں پٹّی اگر خوب کسی ہوئی ہو تو ٹخنے کو برابر سہارا رکھتی ہے - پٹّی کو

کسنے کے لئے باندھنے کے بعد بھگو دو -

جب گھر پہنچو تو جُوتا اُتار دو اور پاؤں پر ٹھنڈا برف کا پانی ڈالو۔ پانی موچ پر زور سے پڑے۔اِس کا مطلب یہ ہے کہ اونچائی سے پڑے۔ پاؤں تسلے میں رکھو اور جگ کو اونچا کر کے پانی کی دھار پاؤں پر ڈالو۔ پٹّی کس کر باندھو۔ اگر ٹخنے میں موچ آئی ہو تو پاؤں اونچا رکھو۔ اگر کلائی میں موچ آئی ہو تو بانہہ گلے میں لٹکا لو۔ موچوں کا علاج ویسے ہی ہونا چاہئے جیسے ہڈّی ٹوٹنے کا۔ اگر سوجن یا درد زیادہ ہو تو 'ڈاکٹر' کو بُلانا چاہئے۔

۲۔ کھال کا زیادہ جل جانا:۔جب کسی سے بدن بہت زیادہ جل جائے تو 'لنٹ' کی لمبی لمبی دھجیاں جلے ہُوئے حصّے پر لگانی چاہئیں اس سے زخم کو کھول کر دھونے میں بڑی آسانی ہوتی ہے اور مریض کے زیادہ درد بھی نہیں ہوتا۔ یہ کیوں؟ یہ اِس لئے کہ ایک وقت میں صرف ایک دھجّی ہٹائی جائیگی اور زخم سارے کا سارا ایک وقت میں نہ کھُلے گا۔

چونکہ جلے ہُوئے حصّے کی گرمی پٹّی کو بہت جلدی سکھا دیتی ہے اِسلئے سُوکھتے ہی پٹّی کو بدل دینا چاہئے۔ اگر پٹّی زخم کے ساتھ چپک جائے تو 'بیکنگ سوڈا' میں پانی مِلا کر اس سے اُسے گیلا کرو اور آہستہ آہستہ اُتارو۔ ایک دَم ہی اُتار لینے کی کوشش نہ کرو۔

جب پٹّی زخم پر جم ہی جائے تو الگ کرنے کی کوشش ہی نہ کرو۔ یوں کرو کہ جو حصّہ چپکا ہُوا ہے اُسے چپکا رہنے دو اور اردگرد کی پٹّی قینچی سے کاٹ لو۔

جب بہت زیادہ جل گیا ہو تو اِس طرح علاج کرو جس طرح خون نکلنے کے بیان میں تکلیف دُور کرنے کے لئے بتایا گیا ہے۔

تندرستی کے قاعدے

'گائڈر' جب اپنی 'گائڈ' کو تندرستی کے قاعدے سکھا رہی ہو تو اُسے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مَیں صرف تندرستی کے قاعدے سکھا رہی ہوں ۔ اِن قاعدوں کے ساتھ ساتھ وہ گائڈوں کو یہ بھی سکھاتی ہے کہ تم کیا ہو ۔ تم میں کیا بُرائی ہے اور اپنے آپ پر کِس طرح قابو پا سکتی ہو۔ وہ اپنے گائڈوں سے کہے کہ ہمارے جسم ہمارے نہیں ہیں بلکہ ہمیں اِس لئے دئے گئے ہیں کہ ہم اِن کی دیکھ بھال کریں اور ان سے فائدہ اُٹھائیں ۔ جسم ایک قسم کا انعام ہے جو بہت ہی خوبصورت اور بہت ہی پیارا ہے ۔ اگر ہمارے جسم میں کوئی گڑبڑ ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم سے بھول ہوئی ۔ ہمارے جسم ہی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ہم اپنے آپ کو ظاہر کر سکتے ہیں ۔ لوگ ہم کو پہچان سکتے ہیں ۔ ہم کام کر سکتے ہیں اور خدمت کر سکتے ہیں ۔ ہم لڑکیاں ہیں ۔ ہمیں اپنے جسم ٹھیک اور تندرست رکھنے چاہئیں نہ جانیں ہم کب بچوں کی مائیں بن جائیں ۔

تندرستی کے ۶ قاعدے ہیں ۔ چھ کے چھ ایک دم ہی نہیں سکھا دینے چاہئیں ۔ بلکہ ایک ایک کر کے سکھانے چاہئیں ۔ ہر ایک قاعدہ کسی دلچسپ صورت میں اور پوری پوری طرح سمجھانا چاہئے ۔ ایک قاعدے کو جتنا لمبا کھینچوگی اور جتنی زیادہ مثالیں دوگی اتنا ہی زیادہ لڑکیوں کے دلوں میں بیٹھتا جائیگا ۔ 'گائڈر' کا سب سے بڑا مطلب یہ ہے کہ اس کی گائڈیں تندرستی کے قاعدوں پر چلیں ۔ تندرستی کے قاعدے کو توڑ کر اس کی بُرائیاں بتانا اور اس پر چل کر اس کے فائدے بتانا ایک ایسا طریقہ ہے

جس سے ان قاعدوں کو توڑنے کی بُرائیاں اور ان پر چلنے کے فائدے ان کے دِلوں میں اچھی طرح بیٹھ سکتے ہیں +

۱- تازہ ہوا- تازہ ہوا بڑے فائدے کی چیز ہے- بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی- تازہ ہوا اپنے گھر کے کونے کونے میں آنے دو- جو کمرا تمہارے استعمال میں نہ ہو اُسے بند ہی نہ رکھو- تم نے جوہڑ تو دیکھا ہوگا- تازہ پانی اس میں نہیں آتا اس پر کائی جمی ہوتی ہے- مَرے ہوئے کیڑے مکوڑے تیرتے ہوتے ہیں- کیا تم اس میں کبھی نہاؤ گی؟ نہیں ہرگز نہیں- لیکن یاد رکھو کہ گھر کی بند ہوا اس سے بھی زیادہ بُری ہے- یہ اور بات ہے کہ اس کی نقصان پہنچانے والی چیزیں نظر نہیں آتیں- مگر یہ مت بھولو کہ یہ چیزیں ناسمجھوں کی تاک میں گھات لگائے بیٹھی رہتی ہیں- بیماری کے کیڑے- زہریلی ہوائیں- چیتیاں- کیڑے مکوڑے- خاک دُھول- یہ سب چیزیں بند ہوا میں موجود ہوتی ہیں- یہ تو تم چاہتی نہیں کہ ایسے پانی میں نہاؤ جس میں اور بھی نہا چکے ہوں- مگر جس ہوا میں اَور لوگ سانس لے چکے ہوں اُس میں سانس لینا اور بھی بُری بات ہے- یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی راستے سے ہوا آئے بھی اور جائے بھی- پانی کو دیکھ لو پانی بھی ایک وقت میں ایک رستے سے آ جا نہیں سکتا- تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمہارے کمرے میں دو راستے ہونے چاہئیں- ایک کھُلی کھڑکی جس سے ہوا آئے اور ایک چمنی والی انگیٹھی جس سے خراب ہوا باہر نکل جائے- جہاں انگیٹھی نہ ہو تو ایک کھڑکی اوپر کی کھُلی ہونی چاہئے اور ایک نیچے کی- بڑے شہروں میں رات

کی ہَوا دِن کی ہَوا سے زیادہ صاف ہوتی ہے - تم شہر میں یا گاؤں میں اِس بات کا دھیان رکھو کہ تمہارے سونے کے کمرے کی کھڑکی کھُلی رہے۔ زندگی کا زیادہ حصّہ بستر پر گذرتا ہے - اِس لئے یہ بہت ضروری بات ہے کہ رات کے وقت تمہیں تازہ ہَوا مِلے - جو گائڈیں مُنہ لپیٹ کر سوتی ہیں وہ گندی ہَوا میں سانس لیتی ہیں ⁜

۲ - **صفائی**۔ صفائی کا قاعدہ تین حصّوں میں بانٹا جاتا ہے:-

(الف) جسم کی صفائی -

(ب) آس پاس کی چیزوں کا صاف ہونا -

(ج) خیالوں کی صفائی -

(الف) گائڈیں ہر روز نہائیں اور اپنے جسم کے حصّوں کو دھوئیں۔ جتنی جلدی ممکن ہو پہلے کپڑے اُتار کر دوسرے پہن لیں - جو کپڑے دِن کو پہن کر پھرو اُنہی میں سو رہنا تندرستی کے لئے اچھا نہیں - گائڈوں کو اپنے ناخن صاف رکھنے چاہئیں اور کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے چاہئیں - اُنہیں اپنے دانتوں کا بڑا دھیان چاہئے اور اگر ہو سکے تو ہر کھانے کے بعد صاف کرنے چاہئیں - اگر ہمارے دانت صاف رہیں تو یہ کبھی خراب نہ ہونگے - بالوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے - بال دُھلے ہُوئے رہیں اور اُنہیں اچھی طرح 'بُرش' کیا جائے - اگر ہفتے میں ایک آدھ دفعہ تیز دانتوں کی کنگھی بالوں میں کرو تو سر میں خشکی بھی نہ ہوگی ⁜

(ب) آس پاس کی چیزوں کا صاف ہونا:- ہر ایک گائڈ کو دیکھنا چاہئے کہ اس کا گھر خوب صاف رہے کوڑا کرکٹ مکان کے باہر نہیں پھینکنا چاہئے - اور روٹی کے ٹکڑے کہیں ایک جگہ ڈالنے چاہئیں -

کوڑے کرکٹ سے مکھیاں اور کیڑے مکوڑے پلتے ہیں۔ اور مکھیوں اور کیڑوں مکوڑوں سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی بیماریاں (مثلاً چیچک، ہیضہ، محرقہ بخار، بچوں کے دست) اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ یہاں کوڑا کرکٹ بہت ہوتا ہے اور کھانے کی چیزیں صاف نہیں ہوتیں۔ بند پانی میں مچھر پیدا ہوتے ہیں اور مچھروں سے موسمی بخار پھیلتا ہے۔ "گائڈیں" اگر اپنے گھر کی صفائی کا خیال رکھیں تو سمجھو کہ گھر کے لوگوں کو بیماری سے بچاتی ہیں۔ سب چیزوں سے زیادہ ضروری چیز بستر ہے۔ اس کی صفائی کا بڑا خیال رکھنا چاہئے ٭

(ج) خیالوں کی صفائی ۔گندی باتیں کرنے سے۔ گندی تصویریں دیکھنے سے۔ گندی کتابیں پڑھنے سے اور "سینما" میں گندی تصویریں دیکھنے سے انسان کے خیال میں بُری بُری باتیں آنے لگتی ہیں۔ اگر ہم ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارا جسم پاک ہے اور گندی ہنسی مذاق کی باتیں نہ سُنیں تو ہم اپنے خیالوں کو بہت کچھ صاف رکھ سکتے ہیں۔ دُنیا میں بہت سی خوبصورت چیزیں ہیں "گائڈ" انہیں چیزوں پر دھیان دے، انہی کی بابت باتیں کرے۔ بس یہی ہے گائڈوں کا دسواں قانون ٭

۳ ۔ کھیل کود: جسم کو ایک کل سمجھو۔ اس کل کو ٹھیک رکھنا ہو تو کھیلو کودو۔ تم نے وہ جوگی دیکھا ہوگا جو اپنا ایک بازو اوپر کو اٹھائے رکھتا ہے۔ وہ اُس بازو سے کام نہیں لیتا۔ ہوتے ہوتے وہ بالکل نکما ہو جاتا ہے۔ ہمیں ہر روز اپنے جسم سے کام لینا چاہئے۔ اور کام کیا؟ یہی چلنا پھرنا کھیلنا کُودنا۔ ہم میں سے کئی ایک لڑکیاں ایسے کاموں میں اتنی لگی رہتی ہیں کہ اُنہیں ہاتھ پاؤں نہیں ہلانے پڑتے۔ ان

کے لئے کھیل بنائے گئے ہیں۔ جو ورزش ہم "سکینڈ کلاس ٹسٹ" میں سیکھتے ہیں وہ ہماری تندرستی کے لئے بڑی کام کی چیز ہے۔ ہاں شرط یہ ہے کہ ہم وہ ورزش روز کرتے رہیں۔ پیٹ کی ورزش مثلاً "نیز ڈیپ بینڈنگ" اور "ہائی نی بینڈنگ" قبض کو روکتی ہیں۔ لیکن اگر گائڈیں خوب مضبوط بننا چاہیں تو انہیں ورزش کے گھنٹے کو بیکار نہیں جانے دینا چاہیے۔ وہ دو چار باتیں جو گائڈیں سر نیچے ڈال کر کتابوں سے حاصل کرتی ہیں اُن سے یہ بات بہت زیادہ ضروری ہے اور یہی ان کی آنے والی زندگی میں کام بھی دیگی۔ اِس بات کا خیال رکھو کہ گائڈیں 'اسکول' کے دنوں میں ورزش کرنے کی عادت ڈال لیں ✽

۴۔ آرام :۔ گائڈوں کو بتاؤ کہ سونا کیوں ضروری ہے۔ دماغ اور جسم کو آرام پہنچانا کیوں ضروری ہے۔ گائڈوں کو بتاؤ کہ ہمارا جسم بہت سے چھوٹے چھوٹے خانوں (سِلس) سے مل کر بنا ہے جو برابر ٹوٹتے رہتے ہیں لیکن سونے میں کم ٹوٹتے ہیں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آج کل انسان کے رگ پٹھے اِس لئے زیادہ کمزور ہوتے ہیں کہ سونے کا وقت کم ملتا ہے۔ ہم اس لئے سوتے ہیں کہ صبح اُٹھ کر آج سے بہتر کام کریں۔ ننھی بچیوں کو بہت دیر سونا چاہیئے اور بڑی عمر کی لڑکیوں کو رات میں نو دس گھنٹے سونا چاہیئے، اور نوجوان لڑکیوں کو کم سے کم سات آٹھ گھنٹے ✽

۵۔ کھانا :۔ کھانا سادہ اور اچھا ہونا چاہیئے۔ گائڈوں کو بتاؤ کہ وہ چیزیں جن سے بدن خوب پھولے پھلے نیچے لکھی ہوئی چار چیزوں میں سے ہوتی ہیں :۔

(الف) ایسی چیزیں جن میں 'کاربن' اور 'ہائیڈروجن' ہو یعنی وہ چیزیں جن میں شکر اور نشاستہ ہوتا ہے۔ مثلاً چاول - آلو - شکر۔

(ب) چکنائی والی چیزیں - مثلاً ناریل ، رائی کا تیل ، ملائی ، گھی مکھن +

(ج) وہ چیزیں جن میں 'پروٹین' ہوتی ہے - مثلاً گوشت ، انڈے ، مٹر کے ساتھ مچھلی ، پھلیاں ، دالیں وغیرہ وغیرہ۔

(د) ایسی چیزیں جن میں معدنیات ملی ہوئی ہوں - مثلاً نمک کا پانی ، ہری ترکاریاں ، پھل (مثلاً لیموں) -

'وٹیمن' ہمیں کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں اور ہمارے جسم کو خوب موٹا تازہ کرتے ہیں - یہ نیچے لکھی ہوئی چیزوں میں پائے جاتے ہیں :-

دودھ ، جانوروں کی چربی ، تیل ، پودوں کے ہرے پتے اور وہ پھل جن میں تیزاب ہوتا ہے - مثلاً لیموں اور ٹماٹر اور لہسن اور پیاز۔

چاہے چاول کھا کھا کر پیٹ کتنا ہی بھر لو مگر یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہم نے اصلی کھانا کھا لیا۔

ہندوستانی کھانوں میں عام طور پر 'پروٹین' کم ہوتی ہے - اس لئے دال یا مٹر کھا لینا چاہئے ، کیونکہ اِن چیزوں میں 'پروٹین' پائی جاتی ہے۔ دودھ بچوں کے لئے ہر طرح سے اچھی چیز ہے۔

پینے سے پہلے پانی کو اُبال لینا بہت اچھا ہے - اگر پانی پندرہ منٹ تک اُبلتا رہے تو اس کے سب کیڑے مر جاتے ہیں +

دودھ کو ہمیشہ اُبال لینا چاہئے اور اُبال کر ڈھانپ دینا چاہئے ،

کیونکہ یہ بڑی جلدی کیڑوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ آٹے، اناج، چاول وغیرہ کو ایسی جگہ رکھنا چاہئے جہاں چوہے وغیرہ نہ پہنچ سکیں اور اگر چوہے نظر آئیں تو اُنہیں پکڑنے کے لئے پنجرے لگا دو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چوہوں ہی کے ذریعہ طاعون پھیلتا ہے ۔

۶ - روز کی عادتیں :- اگر ہم نے اپنی عادتیں پکی کر لی ہوں تو ہماری صحت پر بڑا اچھا اثر پڑتا ہے۔ ٹھیک وقت پر اُٹھنا، ٹھیک وقت پر سو جانا۔ ہر روز ایک جیسا کام، کپڑے پہننا، دانتوں کا خیال رکھنا، بالوں میں کنگھی کرنا، ناخن صاف رکھنا، ٹھیک وقت پر کھانا کھانا۔ اپنے بدن سے گندگی وغیرہ نکالنا، یہ سب بڑی ضروری باتیں ہیں۔ ہمارے ہاتھ پاؤں، ہماری آنکھوں اور ہمارے دماغ کے لئے آرام جتنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارے ہاضمے کے لئے بھی ضروری ہے ۔

یہ اچھا نہیں کہ بچہ جس وقت روئے اُسے دودھ دے دیا۔ اُسے وقت پر دودھ دینا چاہئے۔ دو کھانوں کے درمیان پان یا چنے چبانا یا مٹھائی کھانا اچھی بات نہیں۔ صاف پانی جتنا جی چاہے پیو اور جہاں تک ہو سکے بنی بنائی دواؤں سے بچو ۔

۷ - کپڑے :- کپڑوں کا صاف ہونا نہایت ضروری ہے۔ گندے کپڑوں سے ہر قسم کی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ سب سے نیچے جو کپڑا پہنو اُس کا زیادہ خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کمر میں کس کر پیٹی باندھنا بہت بُری بات ہے ۔

قدرت کی پہچان اور جانوروں کا علم

قدرت کو پہچاننا ہو تو ہمیں چاہیئے کہ قدرت کی بنائی ہُوئی چیزوں کو غور سے دیکھتے رہیں۔ صرف کتابیں پڑھ لینے سے قدرت کو نہیں پہچان سکتے۔ اگر خود قدرت کی بنائی ہُوئی چیزوں کو دیکھوگی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم قدرت کو سامنے رکھ کر اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔ چاہے رات ہو یا دِن، تاروں بھری رات میں تاروں کو دیکھو کس شکل کے ہیں اور کتنی دُور دُور پھیلے ہُوئے ہیں۔ کتاب میں تم پڑھتی ہو کہ ہمارا سُورج اِس دُنیا کی طرح کئی اور دُنیاؤں کو جو آسمان پر اس کے گرد ہیں روشنی اور گرمی پہنچاتا ہے۔ انگلی ہاتھ میں لیکر اپنے بازو کو پھیلاؤ اور دیکھو کہ تمہاری اِس انگلی نے کوئی دو سو سیاروں اور ان کے اِردگرد کے ستاروں کو چُھپا دیا ہے۔ اس سے تمہیں پتہ چلے گا کہ آسمان کتنا بڑا ہے اور یہاں اگر تمہارے دِل میں خیال پیدا ہوگا کہ وہ خدا کتنا بڑا ہوگا جس نے اتنی بڑی چیز بنائی ہے۔

جب تم کیمپ میں ہو تو تمہارے اِردگرد بہت قسم کے پودے ہوتے ہیں۔ وہاں تم ان کو قدرتی حالات میں دیکھ سکتی ہو۔ یعنی کیسے اُگتے ہیں اور کیسے دکھائی دیتے ہیں۔ ان پودوں کی تصویریں دیکھ لینے یا اُنہیں سُوکھے ہُوئے دیکھ لینے سے کچھ مطلب نہیں نکلتا۔

تمہارے آس پاس پرندے، جانور اور کیڑے مکوڑے بھی ہیں۔ اُنہیں دیکھو جُوں جُوں اُنہیں پہچانتی جاؤگی ان سے تمہاری محبت بڑھتی جائیگی اور تم اُن میں دلچسپی لینے لگوگی۔ جب تمہیں ان سے دلچسپی

پیدا ہو جائے تو تمہارے ہاتھ سے اُنہیں دکھ کیسے پہنچ سکتا ہے۔ پھر تم کسی پرندے کا گھونسلہ نہیں اُتاروگی۔ کسی جانور کو دِق نہیں کروگی۔ اور جب تمہیں یہ معلوم ہو جائیگا کہ اس کی زندگی کیسی ہے اور اس کی غذائیں کیا ہیں تو تم کسی کیڑے کو نہیں ماروگی۔ یہ باتیں تمہیں گائڈوں کے اس قانون کی پابندی سکھائینگی جس کا مطلب جانوروں کے ساتھ مہربانی کرنا ہے +

نوٹ ۱:۔ "کیمپ" کی زندگی میں تمہارے سامنے کئی ایک مشکلیں ہونگی اور تم جان جاؤگی کہ ان پر فتح کس طرح پائی جاسکتی ہے کہ انہیں ہنس کر ٹال دیا جائے۔ وہاں تم ایسے لوگوں میں ہوگی جن سے تمہاری جان پہچان نہیں۔ وہاں تم کو پیار اور محبت سے رہنا چاہئے اور ہر وقت دوسروں کی مدد کرنی چاہئے۔ غُصّے میں نہیں آنا چاہئے اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ "خدمت کروگی تو خدمت کراؤگی"۔ یہ نہ کیا تو "کیمپ" کی زندگی جنجال بن جائیگی +

نوٹ۔ ۲:۔ تم اگر قاعدوں پر چلوگی یعنی تمیز سے بات کروگی، دوسروں کی مدد کروگی اور اُن کے ساتھ پیار سے پیش آؤگی تو یہ سمجھو کہ تم اوروں تک "گائڈوں" کے قانون پہنچا رہی ہو۔ یہ بات بھی یاد رکھو کہ جس جگہ سے جو چیز اُٹھاؤ۔ پھر وہیں لاکر رکھ دو۔ اپنا "کِٹ"، خیمہ اور زمین جہاں تک ہو سکے صاف رکھو۔ نہیں تو گندی لڑکی کہلاؤگی۔ گندی چیزوں سے مکھیاں اور بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں +

بچے ہوئے کھانے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِدھر اُدھر نہ پھینکو۔

اگر پھینکوگی تو ایک تو صفائی نہ رہیگی اور دوسرے چیزیں بیکار جائینگی اِس سنبھال کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بہت تھوڑے پیسوں میں کیمپ میں رہ سکوگی، اور جتنے تھوڑے بہت پیسے تمہیں ملیں گے ان سے خوب لطف اُٹھاؤگی - خدا کی دی ہوئی کھلی اور تازہ ہوا میں رہوگی تو تمہارے خیال بھی اس ہوا کی طرح پاک رہیں گے - کیمپ میں رہنے کے بعد تم 'گائڈوں کے ہر قانون پر پہلے سے زیادہ اچھی طرح پر چلوگی ٭



قدرت

کچھ زندہ چیزوں کو چاہے جانور ہوں یا پودے تم خود اچھی طرح دیکھو اور بتاؤ کہ وہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں اور کیا کیا کرتے ہیں ٭

'گائڈ' اپنی آس پاس کی چیزوں کو ہر وقت دیکھتی رہتی ہے - نہایت صبر سے اسے دیکھتے بھی رہنا چاہئے - کیونکہ قدرت اپنی باتیں ایک دم ہی نہیں بتا دیا کرتی - جب قدرت تمہارے کان میں چپکے چپکے اپنی باتیں کہنا شروع کر دیتی ہے تو پھر ان عجیب باتوں کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہونے میں آتا - تم قدرت کے پاس جاؤ سنی سُنائی باتوں سے کیا فائدہ؟ جنگلوں اور کھلے میدانوں کے بارے میں اور لوگ جو کچھ تم سے کہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس میں کوئی مزے کی بات بھی نہیں ہوتی - تم خود جا کر دیکھوگی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ دیکھنے اور سُننے میں کتنا فرق ہے - میری تمہیں یہی نصیحت

ہے کہ ابھی سے اس کام کے لئے تیار ہو جاؤ اور باہر کھلے میدان میں جا کر قدرت کو جس قدر پہچان سکتی ہو پہچان لو - اگر تم ٹھیک راستے پر پڑ گئیں تو تمہارا قدم آگے کو بڑھتا ہی چلا جائے گا - پہلے اُن پرندوں، پودوں اور جانوروں کو چنو جن کے لئے کہیں دُور نہ جانا پڑتا ہو - ان کا بیان کتابوں میں نہ پڑھو بلکہ خود اپنی آنکھوں سے اُنہیں دیکھو اور ان کا حال معلوم کرو - نیچے ہم کچھ ایسی باتیں لکھتے ہیں جن سے تمہیں قدرت کے پہچاننے میں بہت مدد ملیگی - ہاں یہاں تمہیں ایک اور بات بتا دوں - تم ایک کاپی بنا لو اور اُس میں جو کچھ دیکھو لکھتی جاؤ اور تصویریں بناتی جاؤ - جب تم "سکنڈ کلاس ٹسٹ" پاس کر لوگی تو "نیچر ٹسٹ بیج" پانے میں بہت آسانی ہوگی - خیر میں تمہیں قُدرت کی پہچان کے بارے میں کچھ باتیں بتاتی ہوں - یہ بڑی کام کی باتیں ہیں :-

پرندے کی زندگی بیان کرو تو اس میں ان چیزوں کا بیان ہو:-

۱- گھونسلہ پرندے کا پہلا گھر -

۲- وہ انڈا جس میں سے یہ نکلا ہے -

۳- اس کے پر -

۴- اس کی عام خوراک -

۵- اس کی عادتیں یعنی کہاں رہتا ہے - کیا سارا سال ہمارے ہاں رہتا ہے یا کسی ٹھنڈے مُلک کو چلا جاتا ہے اور اگر جاتا ہے تو کب واپس آتا ہے ؟

۶ - کس چیز پر پڑتا ہے -

۷ - اس کی بولی -

۸ - اس کی اڑان -

غور سے دیکھنا

گُنڈ' اسی وقت 'گانڈ' ہوتی ہے جب وہ اپنے آس پاس کی چیزوں کی تہہ تک ایک ہی نظر میں پہنچ جائے - مثلاً اگر تمہیں یہ معلوم کرنا ہو کہ اس پرندے کا گھونسلہ کہاں ہے تو تم بیٹھ کر دیکھتی رہو کہ پرندہ کس جھاڑی میں گھُسا اور پھر خیال دوڑاؤ کہ اس کا گھونسلہ کہاں ہو سکتا ہے اور وہیں جا کر ڈھونڈھ لو - کئی پرندے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے گھونسلے معلوم کرنا بہت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے - مثلاً چنڈول وغیرہ - جو لوگ پرندوں کو جانتے ہیں وہ آواز سُن کر بتا دیتے ہیں کہ فلاں پرندہ ہے - مینا کی آواز اگر وہ ہنسی خوشی پھُدک رہی ہو تو اور ہوتی ہے اور جب ڈری ہُوئی ہو تو اور - جب کسی اور پرندے کی بولی کی نقل اُتار رہی ہو تو اس کی آواز عجیب سی ہوتی ہے مینا، بیٹ نیتر کی آواز کی نقل پُوری پُوری اُتار سکتی ہے - کئی پرندے ایسے ہوتے ہیں کہ بچے نکالتے وقت اُن کی آوازیں بدل جاتی ہیں - نیل کنٹھ اور ایورا اسی قسم کے پرندوں میں سے ہیں +

جانوروں کی عادتیں :-

اگر تم شہر سے باہر رہتی ہو تو تمہارے لئے سبھی قسم کے جانوروں وغیرہ کی عادتیں وغیرہ معلوم کرنا بہت آسان ہوگا - لیکن اگر تم شہر میں

رہتی ہو تو ذرا مشکل پڑتی ہے۔ ہاں ۔اگر تمہارے گھر میں کوئی پلا ہؤا جانور۔ مثلاً خرگوش ، کُتا ، ٹٹو وغیرہ ہوں تو تم ان کی عادتیں معلوم کر سکتی ہو۔ گائڈوں کے لئے عام طور پر پرندوں کو دیکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے کیونکہ یہ شہر میں بھی ہوتے ہیں اور گاؤں میں بھی ۔ جب تم کیمپ میں ہو یا کہیں باہر گھومنے پھرنے جاؤ تو ان کی عادتیں بڑی آسانی سے معلوم کر سکتی ہو خاصکر بہار کے دنوں میں ۔

بہار ہی کے موسم میں تم بڈھے پرندوں کو گھونسلے بناتے اور انڈے سیتے دیکھ سکتی ہو اور یہ بھی دیکھ سکتی ہو کہ وہ اپنے بچّوں کو چُگا کس طرح کِھلاتے ہیں ۔ یہ کتنی دلچسپ باتیں ہیں ۔ سمجھدار ''گائڈ'' آواز سے یا دیکھ کر یا اُن کی اُڑان سے بتا دیگی کہ فلاں پرندہ ہے ۔ وہ یہ بھی معلوم کر لیگی کہ ان کے گھونسلے کہاں ہیں اور کیسے ہیں اور انڈوں کا رنگ کیا ہے اور ان سے نکلے ہُوئے بچّے کیسے معلوم ہوتے ہیں ۔ کچھ بچّے تو بالکل گوشت کے لوتھڑے ہی ہوتے ہیں ۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن پر پُورے پر ہوتے ہیں اور کچھ ایسے جن پر بہت تھوڑے ۔ مثلاً کبوتر کے بچّے کے پر ہوتے ہی نہیں ۔ بطخ کا بچّہ انڈے سے نکلتے ہی تیرنے لگتا ہے ۔ مُرغی کا بچّہ انڈے سے نکلنے کے کچھ ''منٹ'' بعد ہی مکھیاں پکڑنے لگتا ہے اور چڑیوں کا بچّہ کچھ دن تک گوشت کے لوتھڑے کی طرح ایک ہی جگہ پڑا رہتا ہے اور اُس کی آنکھیں بند رہتی ہیں ۔ اس کے ماں باپ اُسے

پالتے ہیں اور اُس کی خبر لیتے ہیں ٭

اِس کے بعد ایک اور بڑے مزے کی بات دیکھنے میں آتی ہے اور وہ یہ کہ بوڑھے پرندے اپنے بچوں کو اُڑنا کس طرح سکھاتے ہیں۔ وہ بچے کو اپنی پیٹھ پر بٹھا لیتے ہیں۔ اور پَر مارنے لگتے ہیں۔ بچے بھی ان کی دیکھا دیکھی پَر مارتے ہیں۔ پھر وہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پَر مارتے ہوئے پھُدک جاتے ہیں۔ ان کے بچے ایسا ہی کرتے ہیں اور اپنے پروں کو تولتے رہتے ہیں۔ آخر میں وہ ایک شاخ سے ذرا دُور کی شاخ تک کُودتے ہیں۔ اس میں اِنہیں پَر مدد دیتے ہیں۔ ننھّے پرندوں کو جلدی ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے بازوؤں سے اُڑ سکتے ہیں۔ لیکن اُڑنا ان کو آہستہ آہستہ اور ماں باپ کے سکھانے سے آتا ہے ٭

آؤ تمہیں رندی اور بدّی کی کہانی سُنائیں :- یہ دونوں چڑیاں تھیں اُنہوں نے بہت کچھ سوچ بچار اور لڑائی جھگڑے کے بعد ایک گھونسلہ بنایا۔ رندی نے گھونسلہ تیلیوں کا بنایا۔ جب بدّی نے دیکھا کہ یہ تیلیوں کا ہے، تو کہا کہ میں تو اس میں نہیں رہتی۔ رندی نے ایک ایک کرکے سب تیلیاں نکال کر نیچے پھینک دیں اور بدّی کے کہنے پر تنکوں اور سُوکھی گھاس کا ایک گھونسلہ بنا لیا ٭

ہمارے یہاں کے پرندے سارے سال ہندوستان ہی میں نہیں رہتے بلکہ دوسرے مُلکوں میں چلے جاتے ہیں ٭

رینگنے والے کیڑے مکوڑے :-

اگر کوئی رینگنے والے کیڑوں کو غور سے دیکھے تو اُسے بڑی دلچسپی

پیدا ہوگی - مثلاً مینڈک کو دیکھو - یہ پہلے پہل ایک رینگنے والا کیڑا سا ہوتا ہے - جس کے ایک دُم بھی ہوتی ہے اور گھاس کے تنکے وغیرہ کھاتا ہے - آہستہ آہستہ اس کی دُم اور گلپھڑے گر جاتے ہیں اور مینڈک بن جاتا ہے - یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور گھونگے وغیرہ کھاتا ہے -

چھوٹے چھوٹے کیڑے :-

اگر تم اِن کیڑوں کی عادتوں وغیرہ کو جان لو تو اُن سے بھی تمہیں بڑی دلچسپی ہو جائے - ان میں پروانہ، چیونٹیاں، تیتریاں، مکھیاں، بھونرے، بیربہٹیاں وغیرہ ہوتے ہیں - اگرچہ بہت سی لڑکیاں ان کا خیال نہیں رکھتیں - لیکن جن گائڈوں نے انہیں دیکھا ہے وہ اُنہیں بہت پسند کرتی ہیں - وہ اسی طرح مکڑیوں اور اور مکڑوں کو بھی پسند کرتی ہیں اور ان میں بڑی دلچسپی لیتی ہیں۔

"کیڈ ڈس وارم" بھی ایک عجیب کیڑا ہے - اس کا جبڑا خوب بڑا ہوتا ہے اور جب کبھی ضرورت پڑتی ہے تو اسے چھوٹا بھی کر لیتا ہے - یہ پانی میں پھدکیاں لگا کر آگے کو تیرتا ہے - جس سے اس کے چاروں طرف پانی کا جال سا بن جاتا ہے - یہ اصل میں ایک قسم کی مکھی کا بچہ ہے جس کے ابھی پر وغیرہ نہیں نکلے ہوتے - جب یہ پر نکالنا چاہتا ہے تو اپنے جسم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہایت ہوشیاری کے ساتھ ایک ایسے تاروں کا تانا بانا بُن دیتا ہے جیسے مکڑی کے تار ہوتے ہیں - اور کسی پودے کے اوپر پانی کے قریب لٹک جاتا ہے - اب جب تک کہ اس کے پر نہیں نکل آتے وہیں لٹکا رہتا ہے - اس کے بعد وہ پودے کے اوپر اِدھر اُدھر

رینگنے لگتا ہے اور پھر ہوا میں اُڑ جاتا ہے ۔

تیتریوں کو پکڑنے میں وقت بڑے مزے میں گذرتا ہے ۔ تم اپنا جال اور "بکس" لیکر باہر جاؤ اور کھیتوں، دلدلوں، جھاڑیوں اور کھائیوں میں انہیں پکڑتی پھرو تو بڑا لطف آئیگا ۔ ہو سکے تو یہ کوشش کرو کہ اُن کے پر نہ ٹوٹیں اور ان کو اپنے چھانٹے ہوئے باغ میں کسی پنجرے وغیرہ میں رکھو ۔ تم ان سے انڈے لیکر ان سے بچّے بھی نکلوا سکتی ہو ۔ اس طرح ایک ہی سال میں ان کا ایک پورا کنبے کا کنبہ اکٹھا ہو جائیگا ۔ تمہیں خود تیتریاں پکڑنے کا جال بنانا ہو تو مضبوط تار کا ایک گز لمبا ٹکڑا لو اور اس کو موڑ کر گول گھیرا سا بنا لو ۔ جس جگہ تار کے دونوں سرے ملیں وہیں ایک بید یا لکڑی کا سرا رکھ کر سب کو خوب مضبوطی اور صفائی سے باندھ دو ۔

اس گھیرے میں جو کپڑا لگاؤ وہ اتنا بڑا ہو کہ جب تیتری اس میں آ جائے تو وہ تار کے اِدھر اُدھر خوب لٹکا ہوا رہے ۔

تیتری کے پروں کو خوردبین کے شیشے سے خوب غور سے دیکھو کیونکہ ان کے ننھے ننھے پروں کا قرمزی اور پیلا رنگ رگڑ لگنے سے جلدی چھوٹ جاتا ہے ۔ خاصکر جب کہ تیتری پھڑپھڑاتی ہو ۔

مَیں خود تو انہیں جال سے نہیں پکڑتا ۔ بلکہ اپنی کتاب میں صرف ان کی تصویریں کھینچ لیتا ہوں ۔ اس طرح نہ مجھے تکلیف ہوتی ہے نہ انہیں ۔

درخت :-

"گائڈ" کو سب درختوں کے نہیں تو کم سے کم مشہور درختوں کے نام معلوم ہونے چاہئیں اور وہ دیکھتے ہی پہچان لے کہ یہ فلاں درخت ہے ۔

چاہے وہ ہرے بھرے ہوں یا اُن کے پتے جھڑ چکے ہوں - اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ یہ درخت کیا فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ درخت کیا - ان کے پتے، پھول یا پھل کیسے ہیں - اگر اُسے یہ معلوم ہو کہ کونسی لکڑی اچھی جلتی ہے تو اُسے کیمپ میں بڑی آسانی ہوگی - چیر، ببول، کیکر بہت آسانی سے جلتے ہیں - اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کھدائی کا کام کون سی لکڑی پر اچھا ہوتا ہے - کس لکڑی کی چھڑیاں بنتی ہیں اور کس لکڑی پر تصویریں اچھی بن سکتی ہیں +

بھلا بتاؤ تو نیچے لکھے ہوئے ہندوستانی درختوں میں سے کون کون سے درختوں کو اچھی طرح سے پہچان سکتی ہو :-

کریل، ساگوان، املی، نیم، ببول، اسوک، تاڑ، چمپا، آم، شیشم، پیپل، کیلا، کرونج، ارنڈ خربوزہ، امردو، انار، پپیتا، دیودار، سیمبل، سرس، مہندی، تیج پات، بانس، الائچی کا درخت، صندل کا درخت، بلوط کا درخت - بیر، بلگری کا درخت اور بادام +

پودوں کی طرح لڑکیوں کو پھولوں کا بھی شوق ہوتا ہے، کیونکہ یہ بڑی آسانی سے اُگ آتے ہیں - سب کے نہیں تو کم سے کم مشہور پھولوں کے نام "گائڈ" کو جاننے چاہئیں - اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کیسے پنپتے ہیں - ان کی دیکھ بھال کیسے کرنی چاہئے ان کا بیج کب بونا چاہئے اور بیج ڈالنے کے بعد کتنے دن میں پھوٹتے ہیں - ان میں بیج کس طرح پیدا ہوتا ہے - یہ کس طرح

اپنا بیج بکھیرتے ہیں اور دوسرے سال پھر کس طرح خود بخود اُگ آتے ہیں ✣

بہت سے پھُول اپنے بیج دُور دُور بکھیرتے ہیں ۔کئی پھُول اور پودوں میں ایسا پھل لگتا ہے جو کھانے میں بڑا مزیدار ہوتا ہے اور بعضوں میں زہریلے پھل لگتے ہیں ۔"گائڈ" کو پہچاننا چاہئے کہ کونسا پھل زہریلا ہے اور کون سا اچھا ۔ یہ پہچان ہو جاتے تو ہم "کیمپ" کے دِنوں میں اچھے پھلوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور زہریلے پھلوں سے بچیں گے ✣

وہ پودے جو کھانے کے کام آتے ہیں :۔

یہ بات تمہیں خاص طور پر جانی چاہئے کہ کون سے پودے کھانے کے کام آ سکتے ہیں ۔فرض کرو کہ تم جنگل میں ہو اور تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ۔ اب اگر تمہیں یہ نہ معلوم ہوا کہ کون سا پودا کھا سکتی ہو تو بھوکوں مر جاؤگی ۔یا اگر بغیر پہچانے کسی زہریلے پودے کو کھا لیا تو جان پر بن جائیگی ✣

بہت سے بیر، گریاں ، جڑیں ، چھالیں اور پتے کھانے کے کام آ سکتے ہیں ✣

کئی ایک اناج ، بیج ، سبزوں کی جڑیں یہاں تک کہ گھاس وغیرہ بھی کھانے میں آ سکتی ہیں ✣

پرندے

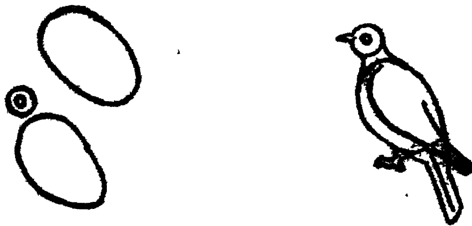
نیچے ہم چند پرندوں کے نام لکھتے ہیں ۔ یہ پرندے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں ۔ دیکھو ان میں سے کتنوں کو پہچانتی ہو :۔

جنگلی کوا ، شہری کوا ، بھٹیاری ، بُلبل ، سفید چونچ والا کوا ، بیا ، ہریل ، مینا ، سنہری چڑیا ، ابابیل ، چنڈول ، شکر خورا ، مکھی خورا ، رام چڑیا ، کوئل ، طوطا ، اُلّو ، گِدھ ، فاختہ ، سارس کلنگ ، بگلا ، جنگلی کبوتر ۔

پرندوں کی شکلیں کھینچنا :-

پرندوں کا ذکر ہے تو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ہم ان کی شکلیں کس طرح کھینچ سکتے ہیں ۔ پہلے ایک انڈے کی شکل کھینچو اب اس سے اوپر ایک گھڑی کی شکل بناؤ اور اس میں 'سیکنڈ' کو ظاہر کرنے والا 'ڈائل' بھی بنا دو ۔ جیسا کہ نیچے شکل میں دکھایا گیا ہے ۔ اب جونہی تم اس میں سوئیاں بناؤ گی وہ پرندہ بن جائے گا ۔ یہ شکلیں اس طرح بنائی جاتی ہیں ۔

تصویر



شکلیں خود بنا کر دیکھو یہ بہت ہی آسان بات ہے ۔



آبادی میں قُدرت کی کاریگری کو دیکھنا

شہروں میں :- اگر تم قدرت کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو غور سے دیکھو- خاصکر جانوروں کو تو تمہیں بڑی دلچسپی پیدا ہو- اور تمہارا وقت بڑے مزے سے گذر جائے - اگر تم شہر میں رہتی ہو جب بھی تم بہت سے پرندوں اور جانوروں کو دیکھ سکتی ہو - تمہیں خیال ہوگا کہ بڑے بڑے شہروں - مثلاً لندن ، کلکتہ ، بمبئی اور ایسی ہی دوسری بڑی جگہوں میں ایسی باتوں کا زیادہ لُطف نہیں مِل سکتا - لیکن اگر تم ان شہروں کی چھوٹی چھوٹی چڑیوں کو دیکھنا شروع کردو اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ ان کی عادتیں کیا ہیں - وہ گھونسلے کس طرح بناتی ہیں - اپنے بچّوں کو کس طرح اُڑنا سکھاتی ہیں تو اس سے بھی بڑے کام کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں اور تم بڑا لُطف اُٹھا سکتی ہو *

بعض آدمی سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم گھر سے نکل کر کھیتوں یا جنگلوں میں نہ جائیں اور جانوروں اور پودوں وغیرہ کو نہ دیکھیں ہم قدرت کی کاریگری کو نہیں دیکھ سکتے - لیکن سچ یہ ہے کہ یہ بات شہروں ، قصبوں ، بلکہ خود تمہارے گھر کے کمرے میں بھی حاصل ہو سکتی ہے - خواہ وہاں تم اکیلی ہو یا کوئی اور بھی رہتا ہو *

مثلاً ہم تمہیں ایک بات بتائیں - شیشے میں اپنی آنکھ کو دیکھو اور غور کرو یہ کیسی عجیب چیز ہے - دیکھو تو یہ کیسی نازک بنی ہوئی ہے اور اگر اس پر ہلکی سی چوٹ بھی لگ جائے تو کیسی بُلبلے کی طرح ٹوٹ جائے - اب ان رگ پٹھوں پر غور کرو جو آنکھ سے

نظر آنے والی چیزوں کی صورتوں کو دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ جب یہ خبریں دماغ میں پہنچتی ہیں تو ہم ان کی بابت سوچنے لگتے ہیں اور اسی سے ہمارے دل میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے جسے ہم کرگذرتے ہیں۔ مثلاً میز پر ہم کوئی چیز پڑی دیکھتے ہیں۔ یہ چیز آنکھ کے رگ پٹھوں کے ذریعہ ہمارے دماغ تک پہنچی ہے۔ ہم اس کی بابت سوچتے ہیں اور خیال میں آتا ہے کہ اسے اٹھالیں یہ خیال دل میں پیدا ہوتے ہی ہاتھ کے رگ پٹھوں کو حرکت ہوتی ہے اور ہم اُس چیز کو اُٹھا لیتے ہیں ٭

تم اپنے خیال کو دیکھ نہیں سکتیں۔ مگر وہ ہوتا ضرور ہے۔ تم اِس خیال کا نتیجہ اُس وقت دیکھتی ہو جب وہ چیز اُٹھا لیتی ہو۔ اِسی طرح خُدا دکھائی نہیں دیتا۔ مگر موجود ضرور ہے اور جب تم کوئی اچھا کام کرتی ہو تو تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ موجود ہے۔ ممکن ہے بعض دفعہ تم کوئی ایسا کام کرو جو اچھا نہ ہو یا جسے خدا نے کرنے کو نہ کہا ہو۔ تم کو بعد میں شرم آئیگی کہ مَیں نے ایسا کیوں کیا اور پھر کبھی ایسا نہ کروگی۔ اس لئے کوئی کام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار لو اور ہمیشہ اپنے آپ سے پوچھو "کیا خدا کی مرضی ہے کہ مَیں یہ کروں"۔ اگر تمہارا دِل جواب میں "ہاں" کہتا ہو تو کرو اور "نہیں" کہتا ہے تو نہ کرو۔ صرف اِتنی بات دھیان میں رکھو کہ "پہلے سوچو اور پھر کرو" اس سے تمہاری زندگی میں نہ کوئی اُلجھن ہوگی نہ کوئی خرابی ٭

ہندوستان کے پرندوں کا دوسرے مُلکوں کو آنا جانا

کوئی سا آدمی ہو چاہے وہ پرندوں میں بہت ہی کم دلچسپی لیتا ہو اُس نے بھی دیکھا ہوگا کہ بیچ 'اگست' سے 'اکتوبر' کے آخر تک بہت سے نئے پرندے آ جاتے ہیں اور بہت سے نظر نہیں آتے ۔

وہ جھیلیں جن پر کوئی پرندہ بھُولے سے بھی نہ آتا تھا اس موسم میں مُرغابیوں، بطخوں سے بھر جاتی ہیں۔ یہ پرندے اِدھر اُدھر پھُدکتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ جھیلوں کے آس پاس کی دلدلیں چاہوں سے پٹی پڑی نظر آتی ہیں - جوار اور کپاس کے کھیتوں میں بٹیر ہی بٹیر نظر آتے ہیں۔ ننھّے ننھّے مولوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ جنہیں دیکھ کر کسان کو خوف آتا ہے، گیت گاتے اِس جھاڑی سے اُس جھاڑی پر پھُدکتے پھرتے ہیں ۔

یہ بات تو ماننی پڑیگی کہ ہر شخص چاہے اُس کو ان باتوں میں دلچسپی ہو یا نہ ہو، یہ تبدیلی ضرور دیکھتا ہے۔ مگر شاید ہی سَو میں سے پانچ ایسے نکلیں جو یہ سوچیں کہ یہ ہمیشہ برسات کے دنوں میں کہاں سے آ جاتے ہیں اور پھر کہاں چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگ شاید یہ کہتے ہوں کہ پرندوں کی باتوں میں دخل دینے کا ہمیں کیا حق ہے ۔

اِس چھوٹے سے مضمون میں ہم زیادہ حال تو بتا نہیں سکتے۔

صرف تھوڑے سے لفظوں میں یہ بتاتے ہیں کہ ان کے اس طرح سے آنے اور جانے کی وجہ کیا ہے۔ یہ بتانا کوئی مشکل بات نہیں کہ ان پرندوں کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ دُنیا کے دو حصے سمجھو۔ ایک اوپرلا اور ایک نچلا۔ اوپرلے حصے میں جب خزاں کا موسم آتا ہے تو ٹھنڈے علاقے کے پرندے تو شمال میں رہتے ہیں اور گرم علاقے کے جنوبی علاقوں کی طرف چلے آتے ہیں کیونکہ وہ حصے گرم ہوتے ہیں۔ بہار کے موسم میں یہ پرندے پھر شمال کو چلے جاتے ہیں۔ یہ علاقہ سب کا سب ایسا ہے جہاں یہ پرندے پیدا ہوتے اور پلتے بڑھتے ہیں *

خزاں کے موسم میں یہ اپنا گھر بار اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ دِن چھوٹے ہوتے ہیں اور اُنہیں دانہ چُگنے کے لئے کافی وقت نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ آنے والے جاڑے بھی ڈراتے ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ یہ بہار میں واپس کیوں آ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہار میں گھونسلوں کے لئے بڑی اچھی جگہ ملتی ہے۔ دانہ بہت مِلتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں پودے اُگتے ہیں اور کیڑے مکوڑے چلنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ دِن بڑے ہوتے ہیں اور اُنہیں دانہ چُگنے کے لئے کافی وقت مِلتا ہے *

یہ پرندے ہزارہا مِیل کا سفر کرکے جاڑے کے دنوں میں ایک مُلک سے دوسرے مُلک میں جاتے ہیں اور گرمیوں میں پھر واپس آ جاتے ہیں۔ یہ بات اب تک سمجھ میں نہ آئی کہ اُنہیں راستہ

کیسے معلوم ہو جاتا ہے۔ ان کے راستے میں سمندر، میدان اور جانے کیا کیا آتا ہے۔ ہم تمہیں چند عجیب مثالیں سناتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوگا کہ ہر سال یہ پرندے اپنے پچھلے ملک یا اپنے پچھلے شہر ہی میں نہیں بلکہ خاص اس جگہ آ جاتے ہیں جہاں پہلے بسیرا لیتے تھے۔

آئرشائر (اسکاٹلینڈ) میں ۱۹۱۳ء میں ایک اٹیرن کے پاؤں میں چھلا ڈال دیا گیا تھا۔ اور پھر ۱۹۱۸ء میں اُسی جگہ اُسے پکڑا گیا۔ خیال یہ ہے کہ وہ اس عرصہ میں چار دفعہ افریقہ ہو آئی۔ کیونکہ جاڑے کے موسم میں یہ پرندہ وہیں ہوتا ہے۔ ہم نے ایک جنگلی بطخ پر ریاست دھار (سنٹرل انڈیا) میں فروری ۱۹۲۴ء میں ایک چھلا پہنا دیا تھا۔ ہم نے پھر اُسی بطخ کو اُسی جگہ ۱۹۲۸ء میں مارا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین دفعہ سائیبیریا آئی گئی جو کچھ اوپر ۳۰۰۰ میل ہے یعنی اس نے کوئی ۱۲۰۰۰ میل کا سفر کیا ہم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سائیبیریا گئی تھی کہ اس کی ساتھ والی تین چار اور بطخوں کو جنہیں ایسے ہی چھلے پہنائے گئے تھے سائیبیریا میں مارا گیا۔ ہمیں یہ بات خود وہاں کے لوگوں نے بتائی تھی۔

ہم ایک ہی طرح یہ بتا سکتے ہیں کہ پرندے بغیر کسی خاص نشان کے کس طرح اپنا راستہ ڈھونڈ نکالتے ہیں اور رات کے وقت بہت بڑے سمندر پر اندھیرے میں کس طرح اُڑتے ہیں۔ وہ بات یہ ہے کہ قدرت نے اُنہیں ٹھیک پہچاننے کی ایک خاص طاقت دے رکھی ہے۔ تم نے اکثر دیکھا ہوگا کہ گھوڑے، کُتّے، پلے ہوئے کبوتر اور بعض اور جانور اپنے گھر کا راستہ خوب جانتے ہیں۔ صرف انہی

ہی نہیں بلکہ بعض جنگلی قوموں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ شہر کے لوگوں میں سے بھی کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کی نسبت زیادہ راستے جانتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک اجنبی آدمی دن بھر گھومتا پھرے اور پھر شام کو اپنے ٹھکانے پر واپس آجائے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہر ایک آدمی اسی جیسا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں پرندوں کو چھلّے پہنا دینا بہت عام ہے۔ اس کی مدد سے ہم نے پرندوں کے سفر کی بابت بہت کچھ معلوم کیا ہے۔ "المونیم" کا ایک ہلکا سا چھلّا پرندے کی ٹانگ پر چڑھا دیا جاتا ہے اور اس پر چھلّا چڑھانے والا اپنا نام اور پتا لکھ دیتا ہے۔ اب اگر کسی اور مُلک میں یہ پرندہ پکڑا جاتا ہے تو پکڑنے والا چھلّے پر نام اور پتہ دیکھ کر اُسے لکھ بھیجتا ہے کہ مَیں نے اس تاریخ اور اس جگہ تمہارا پرندہ پکڑا۔ جب اس قسم کی بہت سی خبریں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو سب کو سامنے رکھ کر ایک خاص نتیجہ نکالا جاتا ہے۔

"بمبئی نیچرل ہسٹری سوسائٹی" کی کوششوں سے اب ایسے چھلّے ہندوستان میں بھی پہنائے جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں جنگلی بطخوں کی بابت بہت کچھ معلوم ہُوا ہے۔ جو پرندے ہمالیہ، روسی ترکستان یا سائبیریا کے شمال میں پلتے ہیں اُن میں سے بہت سوں کے نام جو ہندوستان کو آتے ہیں یہ ہیں:-

جنگلی بطخیں، (سوائے چار پانچ قسم کی بطخوں کے جو یہیں رہتی ہیں)، جنگلی راج ہنس، کلنگ (سوائے سارس کے)،

سبنڈ پائیپر، جل ککڑی اور بہت سے دریا کے کنارے رہنے والے پرندے، ممولے (سب کے سب سوائے 'لارج پائیڈ' کے) اور ان کے علاوہ دوسری چھوٹی چھوٹی گانے والی چڑیاں۔ مثلاً پدّیاں، لال وغیرہ اور بھنیرے شکرے۔ ان پرندوں میں سے بہت سے ستمبر میں آنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور مئی کے شروع میں پھر واپس جانے لگتے ہیں۔ ان بڑے بڑے سفروں کے علاوہ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں، پرندے ہندوستان میں بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ ان کے اس چھوٹے سفر کا حال ابھی تک معلوم نہیں کیا گیا۔ جو جانور ایک علاقے میں آج بہت سے نظر آتے ہیں۔ وُہی کل بہت ہی تھوڑے رہ جاتے ہیں یا بالکل ہی نظر نہیں آتے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کی وجہ بارش اور موسمی اثر ہیں۔

کھنجن خورے کی مثال بہت آسانی سے دی جا سکتی ہے، 'اکتوبر' اور 'اپریل' کے درمیان یہ پرندہ بمبئی شہر کے آس پاس ہر جگہ نظر آتا ہے۔ 'اپریل' کے بعد یہ بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ یہ خشک علاقوں یعنی دکن وغیرہ کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس علاقے کا "ریوفوس بیکڈ شرائک" بھی اسی طرح کرتا ہے۔ جب بارش شروع ہو جاتی ہے تو تمری ایک دم نظر آجاتی ہے اور بہت سی پدّیاں بھی اردگرد کے علاقوں میں نظر آنے لگتی ہیں۔

دبے پاؤں چلنا

اپنے آپ کو کس طرح چھپانا چاہئے:-

جب تم جنگلی جانوروں کو دیکھنا چاہو تو تمہیں ان کے پیچھے دبے پاؤں جانا پڑتا ہے - اِس طرح کہ نہ تو وہ تمہیں دیکھ سکیں نہ تمہاری بُو سُونگھ سکیں ۔

جب کوئی شکاری کسی جانور کے پیچھے دبے پاؤں چلتا ہے تو اپنے آپ کو بالکل چھپائے رکھتا ہے - یہی حال دشمن کی دیکھ بھال کرنے والے کا ہے - وہ بھی دشمن کی حرکتوں کی خبر اسی طرح لیتا ہے - 'پولس' کے سپاہی کو دیکھو - کیا وہ جیب کترے کے سامنے وردی پہنے اسی طرح کھڑا رہتا ہے؟ نہیں! وہ عام لوگوں کے سے کپڑے پہن لیتا ہے - کسی دُکان کے آئینے کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس کی پیٹھ پیچھے ہو رہا ہو آئینہ میں دیکھتا رہتا ہے ۔

جب کسی ایسے آدمی کا پیچھا کیا جائے، جس کے دل میں چور ہو اور اُسے معلوم ہو جائے کہ میرا پیچھا کیا جا رہا ہے تو وہ چوکنا ہو جاتا ہے - اِسی طرح جب تم کسی شخص کو دیکھ رہے ہو تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُس کی طرف نہ دیکھو - بلکہ ایک یا دو اچٹتی ہوئی نظروں میں اُسے بھانپ لو - اگر تمہیں یوں اس کا حال معلوم نہ ہو سکے تو اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ

تم کسی کے پیچھے چل کر بھی اتنی ہی باتیں بلکہ اس سے بہت
زیادہ باتیں معلوم کر سکتی ہو، جتنی کہ سامنے سے دیکھ کر۔
اگر وہ شخص 'سکاؤٹ' نہیں ہے تو مُڑ کر کبھی نہ دیکھے گا،
اور اُسے یہ پتہ نہ چلے گا کہ میرے پیچھے کون آ رہا ہے۔
'اسکاوٹوں' میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت بہت زیادہ ہوتی
ہے۔ 'اسکاوٹ' اور شکاری جب اپنے آپ کو چھپائے رکھنا
چاہتے ہوں تو دو باتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں ؛

۱۔ اپنے پیچھے کی چیزوں کے متعلق وہ اِس بات کا خیال رکھتے
ہیں کہ اُن کے پیچھے کی زمین، درخت یا مکان ان کے کپڑوں
کے رنگ کے ہوں ؛

۲۔ اگر کوئی ان کی تلاش میں آ رہا ہو تو بغیر ہلے جُلے
کھڑے رہتے ہیں ؛

اگر 'اسکاوٹ' ان باتوں پر چلے گا تو اُسے کوئی نہ دیکھ
سکے گا۔ چاہے وہ کھُلے میدان ہی میں کیوں نہ ہو۔ اسکاوٹوں
کی زبان میں سے 'فریزنگ' کہتے ہیں ؛



کھوج لینا

یہاں کے شکاری بعض جنگلی علاقوں میں شکار کا پتہ بڑی بڑی دور تک اس کے پاؤں کے نشان دیکھ کر لگا لیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ مگر کہیں ذرا سا بھی نشان ہو تو یہ فوراً تاڑ جاتے ہیں۔ نشانوں سے پتہ لگانا ایسا ہی ہے جیسا کتاب پڑھنا۔ ایک نشان کو ایک حرف سمجھو اور دو چار نشان جب مل جائیں تو اُسے ایک لفظ سمجھو۔ اسے پڑھو اور اس کے معنی سمجھو۔ جس طرح کتاب میں "فل اسٹاپ" اور "کوما" وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح جانوروں کے پاؤں کے نشانوں میں بھی "فل اسٹاپ" اور "کوما" ہوتے ہیں۔ جہاں بہت گہرا نشان ہو تو وہاں سمجھو کہ جانور بہت دیر رُکا جہاں تھوڑا گہرا ہو وہاں تھوڑی دیر۔ جس طرح "فل اسٹاپ" اور "کوما" عبارت کا مطلب بدل دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ گہرے اور ہلکے نشان بھی کوئی خاص بات ظاہر کرتے ہیں ✣

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری "گائڈ" بھی کسی بات کو معمولی نظر دیکھ لینے سے اچھی طرح سمجھ جائیں۔ نہ صرف پرندوں اور جانوروں کی باتوں کو سمجھیں بلکہ انسانوں کی باتوں کو بھی اسی ایک معمولی نظر میں سمجھنے لگیں ✣

مثلاً معمولی نظر میں دیکھ لو کہ کوئی آدمی "دُکھی تو نہیں"۔ اگر دُکھی ہو تو فوراً اس کی مدد کرو۔ عام طور پر ہماری مدد کے حقدار وُہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی تکلیفوں کو چھپائے رہتے ہیں۔

اگر تم ہوشیار ہو تو ان کی شکل دیکھ کر فوراً بھانپ جاؤگی کہ تمہاری مدد چاہتے ہیں ۔ اس طرح تم اپنے بھائی بندوں کی مدد کرنے لگ جاؤگی ۔ یہ بات "گائڈ" کے اس قانون میں آتی ہے جس پر چل کر ہم دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور سب کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے ہیں ٭

سائن (یا نشان) :- گائڈ کی زبان میں سائن (نشان) ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو کہتے ہیں جنہیں دیکھ کر کھوج نکالا جائے ۔ مثلاً پاؤں کے نشان، ٹوٹی ہوئی ٹہنیاں، روندی ہوئی گھاس، روٹی کے ٹکڑے اور جلی ہوئی دیاسلائیاں وغیرہ وغیرہ ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ ہندوستانی ایک تیندوے کا کھوج نکال رہے تھے ۔ یہ تیندوا ایک بھیڑ کے بچے کو لیکر بھاگ گیا تھا یہ ایک چٹان پر سے گذر گیا ۔ چونکہ راستہ پتھریلا تھا اس لئے اس پر اس کے پاؤں کے کچھ نشان نہ پڑ سکے ۔ کھوج نکالنے والا فوراً چٹان کی دوسری طرف چلا گیا ۔ جہاں ایک تیز دھار سی نکلی ہوئی تھی ۔ اُس نے اپنی اُنگلی بھگو کر اس کنارے پر پھیری، اور پھر انگلی کو دیکھا ۔ اس کی انگلی میں بھیڑ کے بچے کا بال چپک گیا تھا ۔ اس سے اُس نے اندازہ لگایا کہ تیندوا یہاں سے بچے کو گھسیٹتا ہوا لیکر گیا ہے ۔ اِس بال کو "گائڈ" کی زبان میں "سائن" (نشان) کہتے ہیں ۔ اس کھوجی نے چھوٹے چھوٹے سائنوں (نشانوں) سے ریچھوں کا پتہ لگایا ۔ ایک جگہ اُس نے دیکھا کہ ایک درخت کی چھال تازہ اکھڑی ہوئی ہے ۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ ریچھ نے

پنجہ مارا ہے - دوسری جگہ اس نے دیکھا کہ صرف ایک سیاہ بال درخت کی چھال میں چپکا ہؤا ہے - اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ ریچھ نے اس کے ساتھ اپنا بدن رگڑا ہے*

سب سے زیادہ ضروری باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ "گائڈ" کو کوئی چیز معمولی سمجھ کر نہیں چھوڑ دینی چاہئے - اسے چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں دیکھے اور اُن سے نتیجہ نکالے - ہاں یہ ضرور ہے کہ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے سے پہلے "گائڈ" کو بہت مشق کرنی پڑتی ہے - اگر تم دھیان دوگی تو شہر ہو یا گاؤں تمہیں یہ بات بہت جلد آ جائیگی*

اسی طرح جب تم کوئی نئی آواز سُنو یا تمہیں کوئی عجیب سی بُو آئے تو فوراً کھوج میں لگ جاؤ - جب تک تم ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے نتیجہ نکالنے کے قابل نہ ہو جاؤگی تم اصلی "گائڈ" نہ کہلاؤگی - یہ باتیں مشق سے آتی ہیں - یاد رکھو کہ اگر گائڈ سے پہلے کسی بات کا پتہ کوئی اور لگالے تو اس کے لئے بڑی شرم کی بات ہے*

اپنے سامنے ہی نہ دیکھتی رہو - بلکہ پیچھے مُڑ کر بھی دیکھو - جو علاقہ تم پیچھے چھوڑ آئی ہو اس کے بڑے بڑے نشان دل میں بٹھا لو - تاکہ واپسی میں تمہیں دقّت نہ ہو*

کسی غیر شہر میں "گائڈ" کو چاہئے کہ بڑے بڑے مکانوں اور جگہوں کو دل میں بٹھا لے اور دائیں بائیں کی دُکانوں کو دیکھے کہ ان میں کیا ہے - یہ بھی دیکھے کہ کس کس قسم کی گاڑیاں اس کے پاس سے گزرتی ہیں اور گھوڑوں کے نعل اور ساز ٹھیک ہیں یا نہیں*

خاص طور پر یہ بات دیکھیے کہ وہاں کے لوگ کیسے ہیں اُن کا لباس کیا ہے۔ وہ کس طرح کے جُوتے پہنتے ہیں اور وہ کس طرح چلتے ہیں۔ اس گہری نظر سے ان باتوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر کہیں کوئی 'پُولس' والا پوچھ بیٹھے کہ "تم نے ایک قُلی کو اس طرف جاتے دیکھا ہے۔ اس کے پاس سودے کی ٹوکری تھی"۔ تو اُس وقت 'گائڈ' کا جواب ایسا ہونا چاہیئے "ہاں وہ دہنی ٹانگ سے ذرا لنگڑاتا تھا۔ لال دھوتی پہنے ہُوئے تھا۔ وہ اس سڑک پر مُڑا ہے۔ وہ سڑک یہاں سے دوسرے موڑ پر ہے۔ مَیں نے کوئی تین 'منٹ' ہوئے اُسے جاتے ہُوئے دیکھا تھا"۔

اِس قِسم کی خبروں سے بہت دفعہ بدمعاشوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ مگر کچھ لوگ آنکھیں بند کئے چلے جاتے ہیں اور ان باتوں پر دھیان نہیں دیتے۔ گاڑیوں کے پہیوں کے نشان بھی دیکھنے چاہیئں۔ تا کہ تم یہ بتا سکو کہ گاڑی تھی، چھکڑا تھا، موٹر کار تھی یا 'بائیسکل' تھی اور یہ بھی بتا سکو کہ وہ کس طرف کو جا رہی تھی ؂

ایک کہانی ہے کہ دو بچّوں کو یوں دیکھنا سکھایا جا رہا تھا۔ کیونکہ اُنہیں کھوجی بنانا تھا۔ اُن کے سامنے ایک کشتی میں بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں بھر کر لائی جاتی تھیں اور ایک آدھ 'منٹ' دکھانے کے بعد وہ کشتی ڈھانپ دی جاتی تھی۔ پھر اُن سے پوچھا جاتا تھا کہ بتاؤ کشتی میں کیا ہے ؂

ہمیں گائڈ کو ایسا ہی کھیل کھلانا چاہیئے۔ یہ بڑی ہی اچھی مشق ہے ؂

لوگوں کی چھوٹی چھوٹی باتیں :- 'ریل' میں یا 'ٹرام' میں اپنے ساتھیوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو دیکھنا بڑا دلچسپ کام ہے۔ یہ دیکھو کہ ان کے چہرے کیسے ہیں، وہ کس طرح باتیں کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ اِس بات کی بھی کوشش کرو کہ انہیں دیکھ کر تمہیں پتہ لگ جائے کہ وہ امیر ہیں یا غریب۔ کیا کام کرتے ہیں۔ کیا وہ خوش ہیں، بیمار تو نہیں اور اُنہیں کسی مدد کی ضرورت تو نہیں یہ باتیں بھی معلوم کرو۔

ایسا کرتے وقت اُنہیں یہ نہ پتہ چلے کہ تم ان کی طرف دیکھ رہی ہو۔ ورنہ وہ چوکنے ہو جائیں گے +

کھُلے میدان کی چھوٹی چھوٹی باتیں :- جب تم کھُلے میدان میں ہو تو بڑے بڑے مشہور نشانوں کو خیال میں بٹھا لو تاکہ واپسی کے وقت تمہیں تکلیف نہ ہو۔ بڑے بڑے نشان ایسے ہوتے ہیں مثلاً پہاڑیاں۔ گرجے کے مینار، چمنیاں اور نزدیک کی چیزوں میں سے ایسی چیزیں۔ مثلاً کوئی خاص مکان، درخت، پھاٹک، چٹان اور مندر وغیرہ +

اِن نشانوں کو دیکھ کر وہ باتیں بھی یاد کر لو جو آگے کبھی کسی کو راستہ بتانے میں تمہارے کام آئیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم اُنہیں اچھی طرح دیکھو اور یہ بتا سکو کہ پہلے کون سی چیز آتی ہے اور بعد میں کونسی۔ تمہیں ہر ایک پگڈنڈی اور گلی یاد ہونی چاہئیے+

اگر ایسی چیزوں کو یاد رکھوگی تو رات کے وقت یا کُہرے میں بھی اور لوگوں کی طرح نہیں بھٹکو گی +

غور سے دیکھنا :- بٹن ، دیاسلائی ، بال ، سگار کی راکھ ، پر ، یا کوئی پتّہ اِن میں سے کسی ایک چیز کو بھی معمولی نہ سمجھو اور خوب غور سے دیکھو - نہ جانے بعد میں انہی چیزوں میں سے کوئی بڑے کام کی نکل آئے - یہ چیزیں تو نظر آتی ہیں - بعض دفعہ وہ چیزیں جو نظر نہیں آتیں وہ بھی بدمعاشوں کو پکڑوانے میں مدد دے چکی ہیں - مثلاً انگلیوں کے نشان -

تھوڑے دن ہوئے ایک عورت نے 'پولس' میں رپورٹ کی کہ میں اپنے کمرے میں چپکی بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی - کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بہت ہی کھوسٹ سا آدمی کھلی ہوئی کھڑکی سے اندر آگیا اور چاندی کا ایک پیالہ اُٹھا لیا - وہ جا ہی رہا تھا کہ اُسے باہر سے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی - اس نے پیالہ رکھ دیا اور چمن میں سے ہوتا ہوا بھاگ گیا - پھر ایک جھاڑی پر سے کُودا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا +

کھوجی آئے اُنہوں نے زمین کو دیکھا - مگر جہاں اُس نے چھلانگ ماری تھی وہاں اُس کے پاؤں کا نشان نہ ملا - پھر اُنہوں نے پیالے کو بڑی اچھی طرح دیکھا اور گھر کے لوگوں کی انگلیوں کے نشان بھی دیکھے +

وہ اِس نتیجہ پر پہنچے کہ گھر کی ملازمہ کے سوا اور کسی نے پیالے کو ہاتھ نہ لگایا تھا اور کوئی شخص چمن میں نہیں دوڑا تھا اور جھاڑی پر سے نہیں کُودا تھا +

بعد میں معلوم ہُوا کہ وہ عورت جس نے رپورٹ کی تھی بیمار تھی اور اس بیماری کی حالت میں اُسے یُونہی شکلیں نظر آتی تھیں یہ اُس کا محض خیال تھا کہ ایک چور آیا اور اُس نے یہ کیا اور وہ کیا +

جب تم باہر جاؤ تو اپنے قریب کی چیزوں ہی کو نہ دیکھو۔ بلکہ دُور کی چیزوں کو بھی دیکھو۔ مثلاً اُڑتی ہُوئی گرد، چونکے ہُوئے پرندے، جھاڑیوں اور گھاس کا لہلہانا، یہ باتیں بھی تمہاری نظر سے نہ چوکیں۔ اپنے کان آواز پر لگائے رکھو۔ دیکھو کہیں سے کوئی ٹہنی ٹوٹتی ہُوئی سُنائی تو نہیں دیتی۔ کُتّے ایک دم تو بھونکنے نہیں لگ جاتے +

رات کے وقت تم دیکھ تو نہیں سکتیں۔ اس لئے کانوں ہی سے مدد لو۔ سیکھی ہوئی "گائڈ" چھوٹی چھوٹی چیزیں دیکھتی جاتی ہے اور اُنہیں اپنے دِل میں اکٹھا کرتی جاتی ہے۔ اور پھر ان اکٹھی چیزوں سے وہ نتیجہ نکالتی ہے جو اور کوئی نہیں نکال سکتا +

مشق سے وہ ایک چیز کو دیکھتے ہی نتیجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ بالکل اُسی طرح جس طرح تم بغیر ہجے کئے فوراً پڑھ لیتی ہو کہ فلاں لفظ ہے۔ "مٹابل وار" (نقشے پر دِکھا دو) کے دنوں میں مَیں ایک دن ایک اسی جگہ کے آدمی کو ساتھ لیکر "مٹاپو" کی پہاڑیوں کے نزدیک ایک گھاس سے ڈھکی ہُوئی زمین پر گیا۔ تاکہ دشمن کی حرکتوں کو دیکھوں۔ چلتے چلتے مَیں نے دیکھا کہ گھاس میں ایک تازہ راستہ سا بنا ہُوا ہے۔ گھاس مُڑی ہُوئی تھی۔ مگر ویسی کی ویسی

ہی سبز اور گیلی تھی اور ایک ہی طرف کو جُھکی ہوئی تھی۔ اِس سے
ہمیں پتہ چلا کہ گذرنے والا شخص کس طرف کو گیا ہے، ہم اِسی
راستے پر چل پڑے اور ایک ریتیلی جگہ پر پہنچ گئے۔ ریت پر ہم
نے عورتوں اور بچّوں کے پاؤں کے نشان دیکھے۔ عورتوں کے پاؤں
کے نشانوں کا یُوں پتہ چلا کہ پاؤں چھوٹے چھوٹے تھے۔ نشانوں کے
کنارے سیدھے تھے اور قدم چھوٹے چھوٹے تھے۔ بچّوں کے پاؤں
کے نشانوں کا پتہ ان باتوں سے چلا کہ نشان چھوٹے چھوٹے تھے۔
کنارے خم کھائے ہُوئے تھے اور قدم لمبے تھے۔ یہ لوگ چل رہے
تھے، دوڑ نہیں رہے تھے۔ پہاڑی کی طرف گئے جو کوئی پانچ میل
دُور تھی اور ہمارا خیال تھا کہ اسی پہاڑی میں دشمن چُھپا ہے۔
اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ اس راستے سے کوئی دس گز دور ایک
پتہ پڑا ہُوا تھا۔ اس جگہ میلوں تک درخت کا نشان نہ تھا۔ مگر
ہمیں معلوم تھا کہ جس درخت کا وہ پتہ ہے وہ درخت وہاں سے
کوئی پندرہ میل ایک گاؤں میں ہوتا ہے۔ وہ گاؤں اسی طرف کو
تھا جس طرف سے وہ عورتیں اور لڑکے آئے تھے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ عورتیں اس گاؤں سے آئی تھیں۔
وہ پتہ اپنے ساتھ لائی تھیں اور سامنے کی پہاڑیوں پر چلی گئی تھیں
ہم نے پتہ اُٹھا کر دیکھا تو وہ گیلا تھا اور اس سے دیسی شراب
کی بُو آرہی تھی۔ چھوٹے قدموں کے نشانوں نے ہمیں یہ بتایا
کہ وہ عورتیں بوجھ اُٹھائے ہُوئے تھیں۔ سو ہم نے یہ نتیجہ نکالا
کہ وہ عورتیں دیسی شراب گھڑوں میں ڈالے سر پر اُٹھائے جا رہی

تھیں اور اس ملک کی رسم کے مطابق گھڑوں کا منہ پتّوں سے ڈھکا ہُوا تھا - ان پتّوں میں سے ایک پتّہ وہاں گر گیا تھا - چونکہ وہ پتّہ راستے سے دس گز دُور جا پڑا تھا اس لئے ہم نے خیال کیا کہ اُس وقت ہَوا چل رہی ہوگی - اب یعنی سات بجے ہَوا بند ہے مگر پانچ بجے چل رہی تھی ؛

ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہم اِس نتیجے پر پہنچے کہ لڑکوں اور عورتوں کا ایک گروہ رات کے وقت اس گاؤں سے جو یہاں سے پندرہ ۱۵ میل دُور ہے ، شراب لے کر پہاڑیوں میں دشمن کے پاس گیا ہے اور ۶ بجے کے بعد ہی وہاں پہنچ گیا ہے ؛

مرد شراب کو پڑا رہنے نہیں دیتے - کیونکہ کچھ گھنٹوں کے بعد کھٹّی ہو جاتی ہے - اِس لئے ہم نے خیال دوڑایا کہ اس وقت دشمن نشے میں ہوگا اور نہیں بہت ہوشیاری سے نہیں دیکھ رہا ہوگا - اِس لئے یہی موقع ہے کہ اُسے پکڑ لیں ؛

چنانچہ ہم عورتوں کے قدموں کے نشان پر چلنے لگے ، دشمن کو پا لیا - جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا ، اور بغیر کسی تکلیف کے واپس آ گئے ؛

یہ سب کچھ اس ایک پتّے کو غور کر کے دیکھنے سے ہُوا - اُمید ہے کہ اب تمہاری سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے سے کتنے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں ؛

دبے پاؤں چلنے کے کھیل

اگرچہ اکثر اِن کھیلوں کے لئے بڑے میدان کی ضرورت پڑتی ہے۔ تاہم سوچ سمجھ کر چھوٹے چھوٹے احاطوں میں بھی کھیلے جا سکتے ہیں ÷

گائڈ ہنٹنگ :- ایک "گائڈ" کو کچھ وقت دیا جاتا ہے کہ جا کر کہیں چُھپ جائے۔ باقی گائڈیں اس کی تلاش میں لگ جاتی ہیں۔ اگر چُھپی ہوئی گائڈ پکڑائی نہ دے یا دیئے ہوئے وقت کے بعد جہاں سے گئی تھی باقی گائڈوں سے بچتی ہوئی وہیں آ پہنچے تو انعام پاتی ہے ÷

ڈسپیچ رننگ :- "گائڈ" سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اپنے وقت کے اندر اندر اس جگہ سے ایک خط لیکر اس جگہ پہنچا دے۔ دوسری گائڈوں سے کہا جاتا ہے کہ دیکھو اس جگہ سے اس جگہ تک کوئی خط نہ جانے پائے۔ اِدھر اُدھر چُھپ جاؤ اور خط لے جانے والی کو خط لینے یا پہنچانے نہ دو۔ اب اگر راستے میں دو گائڈیں اِس خط والی گائڈ کو چھُو لیں تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ "گائڈ" پکڑ لی گئی ÷

ریلے ریس :- دو پٹرولوں کا مقابلہ کرا دیا جاتا ہے کہ دیکھیں بھاگنے والوں اور "سائیکل" والوں کے ذریعہ کون ایک دوسرے سے پہلے ایک جگہ سے دوسری جگہ خط پہنچاتا ہے۔ پٹرول کو حکم دیا جاتا ہے کہ کوئی آدھ میل کے فاصلے سے متواتر تین خط یا کوئی نشانیاں بھیجیں۔ "لیڈر" اپنے "پٹرول" کو اس جگہ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور

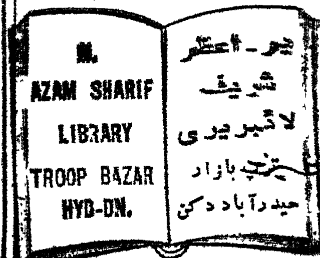
بیچ میں مناسب جگہ پر گانڈیں چھوڑی جاتی ہیں - پھر سب سے پہلے گانڈیں خط یا نشان لیکر بھاگتی اور اپنی سے اگلی اور وہ اپنی سے اگلی گانڈوں کو دیتی جاتی ہیں - اگر گانڈوں کو جوڑا جوڑا کھڑا کیا جائے تو خط آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں ؎

دبے پاؤں چلنا :- 'گانڈر' ہرن بن جاتی ہے - چھپتی نہیں بلکہ سامنے کھڑی رہتی ہے اور ہر ایک یہ کوشش کرتی ہے کہ بن دکھائی دیئے اس حد تک پہنچ جاؤں - 'گانڈر' بھی اِدھر اُدھر تاک میں رہتی ہے - جب اُسے کوئی 'گانڈ' اپنی طرف آتی دکھائی دیتی ہے تو وہ اُسے وہیں رُک جانے کو کہتی ہے - بس اب وہ دوسری دفعہ کوشش نہیں کرسکتی - ایک خاص وقت کے بعد 'گانڈر' زور سے کہتی ہے "تھام" یہ آواز سُن کر گانڈیں جہاں ہوتی ہیں وہیں کھڑی ہو جاتی ہیں - جو 'گانڈر' کے سب سے زیادہ نزدیک ہو وہ جیت جاتی ہے - یہی کھیل گانڈوں کے چپکے چپکے آنے کا امتحان لینے کے لئے بھی کھلایا جاسکتا ہے - اِس کھیل میں 'امپائر' کی آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے - یہ کھیل اُس جگہ کھیلا جائے تو زیادہ اچھا ہے جہاں سوکھی ٹہنیاں بکھری پڑی ہوں یا بجری بچھی ہوئی ہو - 'گانڈ' کوئی سَو گز کے فاصلے سے 'امپائر' کو ہاتھ لگانے کے لئے چپکے چپکے چلے - یہ راستہ اِسے کوئی ایک 'منٹ' میں طے کرنا چاہئے اور اِس سے پہلے کہ 'امپائر' اُس کے پاؤں کی آواز سُننے پائے اُسے جا کر چھو لے ؎

دبے پاؤں چلنا اور رپورٹ کرنا:۔ 'امپائر' ایک کھلے میدان میں کھڑی ہو جاتی ہے اور ہر ایک 'گائڈ' یا 'گائڈ' کی جوڑی کو اِدھر اُدھر کوئی ایک 'میل' تک دور بھیج دیتی ہے۔ پھر وہ ایک جھنڈی ہلاتی ہے۔ اس کا اشارہ پاتے ہی وہ سب چھپ جاتی ہیں اور پھر دبے پاؤں اُس تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پیٹ کے بل چلتی جاتی ہیں اور دیکھتی جاتی ہیں کہ 'امپائر' کیا کر رہی ہے۔ جب 'امپائر' دوسری جھنڈی ہلاتی ہے تو سب کھڑی ہو جاتی ہیں اور اس کے نزدیک آکر زبانی یا لکھ کر بتاتی ہیں کہ اُس نے کیا کیا کیا۔ جب لڑکیاں پیٹ کے بل اُسے دیکھتی ہوئی آ رہی ہوتی ہیں تو 'امپائر' کبھی اِدھر اُدھر دیکھتی رہتی ہے۔ جہاں کہیں اُس نے کسی گائڈ کو دیکھا وہیں اُس کے دو 'نمبر' کاٹ لیتی ہے۔ خود 'امپائر' کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہے۔ مثلاً کبھی بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی دوربین میں سے دیکھتی ہے۔ کبھی رومال سے منہ پونچھتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے ٹوپی اُٹھا لیتی ہے۔ تھوڑے سے چکر کاٹتی ہے۔ یہ باتیں گائڈیں دیکھ دیکھ کر لکھتی جاتی ہیں یا یاد رکھتی جاتی ہیں تاکہ وقت پر آ سنائیں۔ گائڈوں کو اِس بات کے لئے تین 'نمبر' ملتے ہیں جو وہ ٹھیک ٹھیک بتائیں۔ اگر 'امپائر' پہلے ہی سے نمبروں کے کارڈ تیار رکھے اُن پر گائڈوں کے نام اور نمبروں کے خانے تیار رکھے تو بہت وقت بچے گا ؁

پلینٹ ریس :- گائڈوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ ایک خاص قسم کا پودا لاؤ - مثلاً نیم کی ٹہنی ، تیج پات کا ڈوڈا ، دھتورے کا پھول یا کوئی اور ایسی چیز - گائڈیں پیدل اپنی سمجھ کے مطابق جدھر چاہیں چلی جاتی ہیں - دیکھا جاتا ہے کہ پہلے کون آتی ہے - گائڈر اُنہیں اوپر بتائی ہوئی چیزوں میں ایسی چیز لانے کو کہے جس سے یہ پتہ چلے کہ انہیں پودوں کی پہچان ہے ؛

لیف ٹرائل :- فرض کیا جاتا ہے کہ کوئی بدمعاشی ہوئی - بدمعاش کہیں چھپ رہے ہیں اور کچھ چیزیں اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں - ’پولس‘ انہی چیزوں کو دیکھ کر ان کا کھوج نکال رہی ہے - بھگوڑے اپنے پیچھے ایک درجن بھر پتّے چھوڑ جاتے ہیں مثلاً اِملی یا آم کے پتّے - یہ پتّے اُسی ترتیب سے راستے میں پڑے ہوتے ہیں - جس طرح ان کے درخت ہوتے ہیں - کھوج نکالنے والے اپنے پندرہ منٹ کے وقت میں ان چیزوں کو دیکھ بھال لیتے ہیں - اب ان کو اس طرف جانا چاہیئے جہاں ان پتوں کے درخت ہیں اور بھگوڑوں کو ڈھونڈ نکالنا چاہیئے اگر ایک دن کامیاب نہ ہوں تو دوسرے دن پھر کوشش کرنی چاہیئے؛



گانٹھیں

'ریف نوٹ'، 'فشر مینز نوٹ'، 'شیٹ بنڈ' باندھنے ہوں تو رسیّوں کے دو ٹکڑے لو ایک ہی رسّی کے دو سِروں سے یہ گانٹھیں نہ باندھو۔
نیچے لکھی ہوئی گانٹھیں ایک رسّی سے بندھ سکتی ہیں :-
'بولائن'۔ 'کلو ہچ'۔ 'شیپ شینک'۔ 'ٹمبر ہچ'۔ 'راونڈ ٹرن'، اور 'ہاف ہچ'۔ گانٹھیں بڑے کام کی ہوتی ہیں۔ ہم چند ایسی مثالیں دیتے ہیں جہاں یہ کام آسکتی ہیں۔ انہیں دیکھو اور پھر سوچو کہ ان کے علاوہ اور کہاں کام آسکتی ہیں۔

جب تم کسی ایسی رسّی کو چھوٹی کرنا چاہو جس کے دونوں سرے بندھے ہوں تو 'شیپ شینک' استعمال کرو۔ بکری کو کھونٹے سے باندھنا ہو تو ایک 'راؤنڈ ٹرن' اور دو 'ہاف ہچ' استعمال کرو۔ دریا کے کنارے تم نے دیکھا ہوگا کہ کشتی والا اپنی کشتی "فشر مین نوٹ" سے کنارے پر کھونٹے سے باندھتا ہے۔

اگر تم نے بہت سی لکڑیاں چُن لی ہوں۔ مگر تم انہیں اُٹھا نہ سکو تو اس میں 'ٹمبر ہچ' باندھ کر گھسیٹتی لاؤ۔

جب کپڑے سکھانے کے لئے تمہیں الگنی کی ضرورت ہو تو 'کلو ہچ' باندھو۔ اگر تمہارے پاس اتنی چھوٹی رسّی ہے کہ ڈول کوئیں میں نہیں پہنچ سکتا تو 'فشر مین نوٹ' کے ذریعہ اس میں ایک اور رسّی کا ٹکڑا جوڑ لو۔ یہ گانٹھ بندھی تو رسّی پھسل نہیں سکیگی اور اگر گیلی ہو جب بھی آسانی سے کھل جاتی ہے۔

اگر کوئی کوئیں میں گر جائے تو اپنی رسّی کے ایک سرے میں 'بولائن' باندھو اور رسّی گرے ہوئے آدمی کی طرف لٹکاؤ - دوسرا سِرا خوب زور سے تھامے رہو - اِس بات کا خیال رکھو کہ نیچے لٹکے ہوئے سرے میں جو پھندا تم نے بنایا ہے وہ گرے ہوئے آدمی کے کندھوں میں آ سکے اور اس آدمی کے اوپر پہنچنے تک آدمی کا بوجھ سہارے رکھے - اگر اُنگلی کٹ گئی ہو تو پٹّی 'رِیف نوٹ' سے باندھو - یہ گانٹھ اُنگلی پر چُبھے گی نہیں کیونکہ چپٹی ہوتی ہے - یہ بھی آسانی سے کھُل سکتی ہے - اگر کسی اور رسّی کے پھندے میں اپنی رسّی باندھنی چاہو تو 'شیٹ بِنڈ' استعمال کرو - اگر دوسری رسّی تمہاری رسّی سے موٹی ہوئی تو یہ گانٹھ بغیر کھولے نہ کھُل سکیگی -

آگ کس طرح جلانی چاہئے :-

تمہیں سیکھنا چاہئے کہ باہر کہیں آگ جلانی ہو تو الاؤ کس طرح لگاتے ہیں اور آگ کس طرح جلاتے ہیں ؛

نئی لڑکیاں شروع ہی میں بہت سی آگ جلانے کی کوشش کرتی ہیں - یہ غلطی ہے - تم نے کسی جنگل میں رہنے والے کو ایسا کرتے کبھی نہ دیکھا ہوگا وہ بہت تھوڑی سی لکڑیوں سے آگ جلاتا ہے ؛

پہلے ایندھن اکٹھا کرو - گیلی لکڑی کسی کام کی نہیں ہوتی اور نہ وہ کسی کام کی ہوتی ہے جو گلی ہوئی ہو - مُرجھائی ہوئی ٹہنیاں توڑنے کی اجازت لیلو - آگ جلانے لگو تو اِن باتوں کا خیال رکھو :-

گھاس خراب نہ کرو - ایسی زمین دیکھو جس میں گھاس نہ ہو، یا کوئی ایسی جگہ دیکھو جہاں نکمی گھاس کا ڈھیر سا ہو اور جب تک تم اپنی

جلائی ہوئی آگ کو بجھا نہ دو اُس ڈھیر کو پیچھے کو ہٹائے رکھو ۔

اپنے الاؤ کے گرد سے سوکھی لکڑی یا گھاس وغیرہ یا کوئی ایسی چیز جس میں آگ لگ سکتی ہو ہٹا دو ۔ ہندوستان خشک ملک ہے ۔ اگر آگ بے احتیاطی سے جلائی جائے تو بیحد نقصان ہوتا ہے ۔ ایندھن اس طرف چُن کر رکھو جس طرف سے ہوا الاؤ کی طرف آ رہی ہو ۔ نہیں تو ممکن ہے اس میں ضرورت سے پہلے ہی آگ لگ جائے ۔ جہاں آگ جلائی ہو وہاں سے اس کا نشان اِس طرح مٹا دو کہ اور کوئی آدمی یہ معلوم نہ کرسکے کہ تم نے یہاں آگ جلائی تھی ۔

کچھ لکڑیاں زمین پر سیدھی رکھو ۔ خاصکر اس وقت جبکہ زمین گیلی ہو ۔ پھر اُن پر لکڑی کی چھپٹیاں یا درخت کی چھیلی ہوئی چھال یا کوئی اور ایسی چیز جس میں آسانی سے آگ لگ سکتی ہو رکھ دو ۔

ان پر ٹہنیوں وغیرہ کا مینار سا بنا دو ۔ یہ ٹہنیاں ایک دوسری پر چڑھی ہوئی ہوں ۔ ان پر موٹی موٹی لکڑیاں لگا دیتے ہیں ۔ ٹہنیوں کی جگہ اگر ٹہنیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھو تو زیادہ اچھا ہے ۔ اگر ٹہنیاں وغیرہ سیدھی کھڑی ہوں تو جلدی آگ پکڑتی ہیں ۔ اب چھپٹیوں میں آگ لگا دو ۔ جب اچھی طرح آگ لگ جائے تو بڑی بڑی لکڑی رکھنی شروع کر دو ۔ بڑی بڑی لکڑیاں اس طرح رکھو جس طرح پہئے کے آرے ہوتے ہیں ۔

جب آگ پر کھانا وغیرہ پکانا ہو تو اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ لکڑیاں کوئلے بنکر دہکنے لگیں۔ اِس لئے کوئی آدھ یا پون انچ موٹی ٹہنیاں جلاؤ۔

اگر رات کے وقت اشارہ دینا ہو تو سوکھی گھاس یا بہت سی سوکھی ٹہنیاں کام میں لاؤ۔

اگر دھوئیں سے اشارہ دینا ہو تو بہت سی سوکھی ٹہنیاں جلاکر ان پر پتے یا گھاس ڈال دو۔



بستر کس طرح کھولنا اور بچھانا چاہئے

اگرچہ 'گائڈ' عام طور پر زمین پر سوتی ہے۔ مگر پھر بھی اُسے جاننا چاہئے کہ بستر کس طرح بچھایا جاتا ہے۔ کیونکہ بیمار کو تو بستر پر لٹانا ہی ہوتا ہے۔

۱۔ بستر کھولنا اور بچھانا:۔ جونہی بیمار اُٹھے بستر اُٹھا لینا چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ بستر کو دھوپ میں ڈالا جائے اور اُسے ہوا دلائی جائے۔

۲۔ گدّے کو ہر روز جھٹک کر اُلٹاؤ۔ ہفتے میں کم ازکم ایک دفعہ دُھوپ لگواؤ اور باہر ہوا میں کسی لکڑی وغیرہ سے جھاڑو۔ گدّے کو چوڑائی کے رُخ نہیں بلکہ لمبائی کے رُخ اُلٹاؤ۔

۳۔ ہمیشہ دو چادریں استعمال کرو:۔

(الف) ایک چادر گدّے پر بچھاؤ۔ سب طرف سے اور

خاصکر سرہانے کی طرف سے اسے گدّے کے نیچے موڑ دو ۔ چوڑی مغزی ہمیشہ سرہانے کی طرف ہونی چاہئے (اس کے کنارے پر نام لکھا ہوتا ہے) اور پتلی مغزی پائینتی کی طرف ۔

(ب) دوسری چادر پائینتی کی طرف زیادہ مڑی ہوئی ہونی چاہئے ۔کہ کھسک کر سونے والے کو بے آرام نہ کرے ۔ اس چادر کی اُلٹی طرف اوپر کو ہونی چاہئے ۔ چوڑی نام والی مغزی اوپر کی طرف ہونی چاہئے ۔ جب تک کمبل نہ بچھالو چادر کا اوپرلا سِرا کھُلا رکھو +

(ج) سب سے پہلے چھوٹے کمبل بچھاؤ، تاکہ بڑا کمبل ان سب کو دبائے رکھے اور دیکھنے والے کو ایک ہی کمبل نظر آئے ۔ اب وہ چادر جس کا سرا کھُلا رکھا گیا تھا ۔ کمبلوں پر چڑھائی جا سکتی ہے اور ایک طرف تکئے لگائے جا سکتے ہیں ۔ اگر کمبل بہت موٹے نہ ہوں تو انہیں بھی کناروں کے اندر موڑ دو ۔کنارے اِس صفائی سے موڑو جس طرح کتاب پر کاغذ چڑھاتی ہو ٭

(د) پلنگ پوش ہو تو ایسے کپڑے کا ہو جو دھویا جا سکے اور بستر پر پُورا آتا ہو ۔ اسے رات کو اچھی طرح تہہ کر لینا چاہئے ۔ پلنگ پوش کمبلوں وغیرہ کو گرد وغیرہ سے بچاتا ہے ۔

(ہ) بستر کی سب چیزوں کو اکثر ہَوا اور دھوپ لگوانی چاہئے ۔ کمبل فصل میں ایک دفعہ دُھلوا لینے چاہئیں ۔ گرمی

کے دنوں میں اِن میں نیم کے پتّے یا 'فینائل' کی گولیاں ڈال کر تہہ کر کے رکھ دینا چاہئے۔ دونوں چادریں تو خیر مگر ایک چادر ہفتے میں ایک بار ضرور بدلنی چاہئے۔ پہلے نچلی چادر بدلو۔ اوپر کی چادر کو نچلی کی جگہ ڈال کر اس کی جگہ اور دُھلی ہوئی چادر استعمال کرو ۔

(و) اگر چارپائی لکڑی کی ہو تو اُس پر کبھی کبھی "وارنش" پھیر دینا چاہئے۔ اِس سے گھُن نہیں لگتا۔ تارپین میں صابون گھول کر لگاؤ۔ یہ گھُن کو فوراً مار ڈالتا ہے، اور اس پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا ۔

(ز) جب دھوبی جگان لائے تو چادریں اور تکئے کے غلاف استعمال کرنے سے پہلے دُھوپ میں پھیلا دو۔ اگر برسات کے دنوں میں بستر استعمال نہ کیا گیا ہو تو گدّے اور کمبل دھوپ میں ڈالنے چاہئیں۔ یا آگ کے سامنے رکھنے چاہئیں، یا اُن پر گرم پانی کی بوتلیں یا گرم اینٹیں رکھنی چاہئیں ۔

(ح) اگر بستر میں صرف ایک چٹائی اور کمبل ہو تو لیٹنے سے پہلے انہیں دُھوپ لگوا لو ۔ تیز دُھوپ کیڑوں کو مارنے کے لئے سب سے اچھی چیز ہے۔ اسے کبھی بیکار مت جانے دو ۔



گائڈنگ کا لُطف

آب یہ سب کچھ پڑھ کر کہیں خدا کے واسطے یہ نہ کہہ بیٹھنا کہ 'گائڈ' بننے کے لئے بھلا ان چیزوں کی کیا ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ تم انہیں ہنسی مذاق کی باتیں سمجھ کر بھلا دو۔ مگر یاد رکھو کہ 'گائڈوں' کے کھیل اور گائڈوں کی ہنسی مذاق کی باتوں میں ایسی باتیں چھپی ہوئی ہیں جن سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں۔ 'گائڈوں' کے کھیل اور کھیلوں کی طرح خوش کرتے ہیں۔ مگر وہ خوشی جو یہ آخر میں پہنچاتے ہیں اور کھیلوں میں نہیں ملتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ 'ٹینس'، 'ہاکی' وغیرہ کھیلنے کے بعد تم یہ سوچتی ہو کہ ہمیں لُطف تو بہت آیا۔ مگر کسی اَور کو اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی حد تک ہم نے وقت بیکار ہی کھویا۔ جب انسان اپنے آخری دموں پر ہوتا ہے تو اُسے رہ رہ کر یہ بات ستاتی ہے کہ زندگی ایسی باتوں میں گئی جن سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچا۔

اپنے 'پیٹرول' کا نام رکھنا

اگر تم واقعی 'گائڈ' ہو تو تم کوشش کرو کہ تمہارا 'پیٹرول' کمپنی کا سب سے اچھا 'پیٹرول' ہو اور تم اپنے 'پیٹرول' کی سب سے اچھی 'گائڈ' ہو۔ کِن باتوں میں؟ پھرتی اور سمجھ میں نہیں، کام کرنے میں۔ لیاقت میں اور خوش رہنے میں (اگر تم زندہ دل اور ہنستی ہوئی نظر نہ آئیں تو میں تمہیں کوڑی کی نہیں سمجھونگا)۔

تیسرا باب

"فرسٹ کلاس" کا امتحان

'فرسٹ کلاس' کے امتحان میں بیٹھنے سے پہلے ضروری ہے کہ 'گائڈ' نے 'سیکنڈ کلاس' کا امتحان پاس کر لیا ہو اور کمپنی میں اُس کا اچھا اثر ہو۔

وہ چند لفظوں میں بتا سکے کہ 'گرل گائڈ' بنانے کا اصل مطلب کیا ہے اور یہ بھی بتا سکے کہ اس میں کیا کیا ترقی ہوئی۔

سمجھ۔ نیچے لکھی ہوئی پانچ چیزوں میں سے تین چیزیں اچھی طرح جانچ سکتی ہو۔

(۱) اونچائیاں (۲) وزن (۳) فاصلے (۴) تعداد اور (۵) وقت۔

پھر ان تین میں سے دو چیزیں اِس طرح جانتی ہو کہ اگر سات باتیں بتائے تو اُن میں سے کم سے کم چھ ٹھیک ہوں۔

ستاروں اور سورج کو دیکھ کر 'کمپاس' کے ۱۶ 'پوائنٹ' بتا سکے۔

'سیونگ بنک' میں ایک روپیہ رکھتی ہو۔

'رنگروٹ' کو 'ٹنڈرفٹ' کا امتحان پاس کرنے کی سکھلائی دے سکے۔

دستکاری۔ اس کے پاس کھانا پکانے۔ سینا جاننے۔ بچوں کو پالنے کے 'بیج' ہوں۔ اِن امتحانوں کی چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم کرنے کے لئے دو کتابیں دیکھو یعنی 'رولز پالیسی' اور 'آرگنائزیشن فار انڈیا'۔ اِن کتابوں کا سب سے آخری ایڈیشن دیکھنا چاہئے۔

تندرستی :- اگر ضرورت پڑے تو 'اسکاوٹس پیس' سے ۳۰ منٹ میں دو میل چل سکتی ہو - ۲۰ قدم چلنے اور پھر ۲۰ قدم بھاگنے کو 'اسکاوٹس پیس' کہتے ہیں - جب وہ اپنی جگہ پر پہنچے تو بہت زیادہ ہانپ نہ رہی ہو ۔

میدانوں میں پندرہ منٹ میں ایک میل چل سکتی ہو ۔

'ٹنڈرفٹ' کو "تندرستی کے قاعدے" سکھا سکتی ہو - دیکھو 'اپنڈکس' ۔

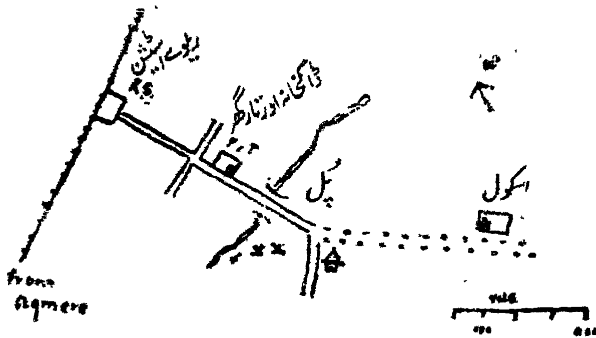
پچاس گز تیر سکتی ہو ۔

بیماروں کی خدمت :- (الف) اس کے پاس 'ایمبولنس' یا 'سِک نرس بیج' ہو - یہ 'بیج' ہر تیسرے سال بدلا جاتا ہے - اِس کی بابت اور باتیں معلوم کرنے کے لئے 'رولز پالیسی' اور 'آرگنائزیشن فار انڈیا' کے سب سے آخری 'ایڈیشن' دیکھو ۔

(ب) اپنے گھر یا 'گائڈ ہیڈ کوارٹرز' کی چاروں طرف آدھ آدھ میل تک کی سب باتیں جانتی ہو اور کسی باہر کے آئے ہوئے آدمی کو بتا سکتی ہو کہ سب سے قریب کا 'ڈاکٹر' کہاں رہتا ہے - آگ بجھانے کا 'انجن' کہاں ہے - بیماروں کی گاڑی کہاں ملیگی - 'ٹیلیفون' کہاں ہے - تھانہ کہاں ہے - 'ریل' کا اسٹیشن کتنی دور ہے - ڈاک خانہ ، تار گھر ، 'بیرکس' وغیرہ کہاں ہیں - گاؤں کی رہنے والی گائڈ کے لئے ایک ایک میل تک کی باتیں جاننا ضروری ہے ۔

امتحان کا ایک کچا نقشہ بناؤ۔ یہ نقشہ ایسا ہو کہ اسے دیکھ کر ایک باہر سے آیا ہوا شخص ایک دی ہوئی جگہ سے دوسری دی ہوئی جگہ جا سکے

کچّا نقشہ



نقشہ کے نشان

بہت ہی کام کے نشان جو تمہیں قریب ہر نقشے میں ملینگے۔

پگ ڈنڈی یا خچر کا راستہ

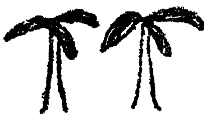
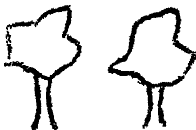
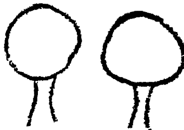
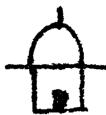
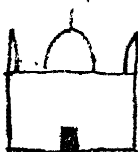
روڑی کی سڑک

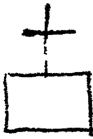
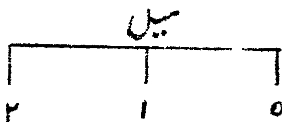
بڑی اور تارکول والی سڑک

دُہری بڑی لائن

اکہری بڑی لائن

چھوٹی لائن

دریا پُل سمیت (دریا کا رنگ نیلا دکھاؤ۔)	
جھیل یا تالاب	
قبرستان	
دلدل	
ناریل کے درخت . . .	
تاڑ کے درخت	
متفرق درخت	
مندر	
مسجد	

گرجا	
گھر	
ڈاک خانہ اور تار گھر . . .	
ریلوے اسٹیشن . . .	R.S.
تھانہ	P. S.
ڈاک بنگلہ ۔ مسافر خانہ .	D.B., T.B.
اسپتال ۔ دواخانہ . . .	H.D.
کمپاس کی سمتیں . . .	
پیمانہ	

اگر ہندوستانی گائڈیں ہوں تو یہ کام جانتی ہوں :-

ڈو مہینے کا حساب کتاب لکھ سکیں -

یہ لکھ کر بتائیں کہ ہفتے بھر میں گھر میں کیا کیا پکے۔

اور کتنا کتنا پکے ؟

یہ بتاتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ گھر کے

آدمی کتنے ہیں - کتنی چیز آئیگی اور کیا خرچ بیٹھے گا ؟

جو کچھ وہ پکانے کو بتائے اُن کی قیمتوں کا خاص خیال رکھے

چار کھیل کھلا سکتی ہو - دو ہندوستانی اور دو انگریزی ؛

(ج) وہ ڈو اور گائڈوں کو (جو فرسٹ کلاس گائڈ نہ ہوں)
اپنے ساتھ باہر لیجائے اور کوئی آدھا دن یا چار گھنٹے اُن کے ساتھ باہر رہے - اگر ممکن ہو تو اُسے ایک نقشہ دے دیا جائے اور وہ اس نقشہ میں بتائے ہُوئے راستہ کے مطابق جائے - امتحان لینے والا (لینے والی) یا تو اُن کے ساتھ ہی جائے یا جس وقت چاہے اُن سے مِل جائے اور یہ دیکھے کہ اس نے عام طور پر کیسا کام کیا ہے ؟ اِس کا عام بندوبست اور رکھ رکھاؤ کیسا تھا ؟ اس نے دوسرے لوگوں کی چیزوں کا کیا خیال رکھا ؟ اس کی صفائی کیسی تھی ؟ اُس نے کہاں تک خود لُطف اُٹھایا اور اپنے ساتھ والیوں کو کہاں تک خوش رکھا ؟ کھانا کیسا پکایا اور کس ترکیب سے پکایا؟ وغیرہ وغیرہ -

(د) وہ نیچے لکھی ہُوئی باتیں جانتی ہو :-

اگر کسی کو ایک دم کوئی صدمہ پہنچے تو کیا کرنا چاہئے؟

سانس بحال کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟
اگر کسی حادثے میں کوئی بیہوش ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے ؟
اگر کسی کو دَورے پڑتے ہوں یا یونہی بیہوش ہو جائے تو ہوش میں لانے کی ترکیب جانتی ہو ۔

نوٹ - یہ جاننا ہو کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ کھائے تو کیا کرنا چاہئے ؟

گرین فرسٹ کلاس

اب ایک نیا درجہ بنا ہے جو 'فرسٹ کلاس' سے نیچا ہے۔ اِس اِمتحان میں بھی وُہی باتیں پوچھی جاتی ہیں - ہاں - ایک تَیرنے کا امتحان نہیں لیا جاتا ہے - یہ اُن لڑکیوں کے لئے ہے جو تندرستی اچھی نہ ہونے کی وجہ سے تیر نہ سکتی ہوں - (اِس کے لئے 'ڈاکٹر' سے سرٹیفکیٹ لینا چاہئے) - یا اُسے تَیرنے کے موقعے نہ مِلتے ہوں - اِس دوسری بات کے لئے اپنے 'افسروں' کے ذریعہ 'پراونشل کمشنر' سے اجازت لینی چاہئے - اور اپنے ہاں کے 'فرسٹ کلاس اگزامینر' سے سفارش کرانی چاہئے ۔

گرل گائڈنگ کب سے شروع ہوا

اور کس لئے شروع کیا گیا

(ہسٹری اینڈ ایمس)

گرل گائڈنگ، نیچے لکھی باتوں کے لئے شروع کیا گیا ہے :-
لڑکیوں کو ڈھب پر لاکر اُنہیں اچھا شہری بنانا۔ انہیں چیزوں کو خوب غور سے دیکھنے، دوسروں کا کہا ماننے، اور اپنے اوپر بھروسہ کرنے کی تعلیم دینا۔ دوسروں کے ساتھ وفادار رہنے اور دوسروں کا خیال پیدا کرنے کے لئے اُن سے دوسروں کی خدمت کرانا۔ خود اُن کے فائدے کے لئے انہیں کام کاج سکھانا، اُن کو موٹا تازہ رکھنا، انہیں اچھی گھر گرہستی بنانا، اور بچوں کو اچھی طرح پالنے کی تعلیم دینا۔ اِن باتوں کے لئے ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم یہ باتیں لیکر 'اسکول' والوں یا دوسرے اَیسے لوگوں کے ساتھ مِلکر کام کریں جو خود انہیں باتوں کے لئے کوشش میں لگے ہُوئے ہیں۔

گائڈنگ ایسے طریقے سے سکھایا جاتا ہے کہ لڑکیاں اسکول کے وقت کے بعد نیچے دی ہُوئی چار باتوں کا خیال رکھ کر کھیل کود ہی میں بڑی بڑی باتیں سیکھ لیں۔

ا۔ اچھی طرح پر چلنا اور سمجھ کر باتیں کرنا :-

یہ چیز "گائڈ" اور "گائڈ" کی قسم، پٹرول میں کام کرنے، 'وُڈکرافٹ' اور کھیلوں سے پیدا ہوتی ہے۔

۲ - **دستکاری اور ہُنر** :- اِن باتوں کے لئے لائق لڑکیوں کو 'بیج' دے دیکر ان کا دِل بڑھایا جاتا ہے ۔

۳ - **دوسروں کی خدمت اور اچھا شہری بننا** :- یہ باتیں روز ایک دوسرے کی مدد کرنے اور باقاعدہ طور پر لوگوں کی خدمت کرنے کے ذریعہ سکھائی جاتی ہیں ۔

۴ - **صحت اور صفائی** :- یہ باتیں کھُلی ہوا میں رہنے، 'کیمپ' میں ٹھیرنے، ورزش اور کھیل کود کرنے کے ذریعہ سکھائی جاتی ہیں ۔

'گائڈنگ' کا کام ماں باپ اور اُستادوں کی مدد کرتا ہے ۔ 'گائڈنگ' کا حکومت وغیرہ کے کاموں سے کوئی واسطہ نہیں اور اس میں ذات پات کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا ۔

گائڈنگ کب شروع ہُوا :- پہلے پہل سر رابرٹ بیڈن پاول نے 'اسکاؤٹنگ' کا کام ہندوستان میں اپنی پلٹن میں شروع کیا ۔ اُن کی پلٹن کا نام ۱۳ حصار تھا ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جوانوں میں بہادری اور اپنے اوپر بھروسہ کرنے کی عادت پیدا ہو جائے اور یہ بات بھی پیدا ہو جائے کہ لوگ بھی اُن پر بھروسہ کرنے لگیں ۔ اسلئے چند ایسے لوگوں کی ٹولی بنائی گئی تاکہ 'کمانڈر' کو خود ان کی ہر ایک بات کے دیکھنے میں آسانی ہو ۔ 'پٹرول' بنائے گئے جس میں ۶ جوان ایک لیڈر کے نیچے ہوتے تھے ۔ ۶ آدمیوں کی ایسی ٹولیاں اس لئے بنائی گئیں کہ عام طور پر لڑکے ایسی ہی ٹولیاں بنا کر کوئی اچھا یا بُرا

کام کرتے ہیں - 'پٹرول' کا طریقہ یہاں سے شروع ہُوا - یہی 'پٹرول' کا طریقہ سارے 'گائڈنگ' کی جان ہے -

بعد میں سر رابرٹ بیڈن پاؤل نے اِنہی اصولوں پر 'ساؤتھ افریقن کانسٹبلری' بنائی - یہ ذرا بڑی تھی - اس کا ذمّہ دار ایک چھوٹے 'نن کمیشنڈ افسر' کو بنایا گیا - اس 'کانسٹبلری' کے 'پٹرولوں' نے بڑے بڑے کام کئے - ان سے کہا گیا کہ دیکھو تم انسان ہو اور تم کو انسانوں کے کام کرنے چاہئیں - کبھی تم سے کسی طرح کی غفلت نہ ہونے پائے - اسی سبب سے تم پر بھروسہ کیا جاتا ہے کہ تم اپنے فرض پورا کروگے - اِس کانسٹبلری میں 'اسکاؤٹوں' کے لئے کوئی خاص وردی نہ تھی - انہوں نے خود ہی اپنا اصول کار (موٹو) چُنا جو "تیار رہو" تھا - بعد میں یہی اصول کار اسکاؤٹوں اور 'گائڈوں' کا بن گیا ٭

سنہ ۱۹۰۸ء میں سر رابرٹ بیڈن پاؤل نے 'اسکاؤٹنگ فار بوائز' ایک کتاب لکھی - اس کے حصّے مہینے میں دو بار چھپا کرتے تھے - یہ کتاب ابھی آدھی بھی نہیں ہُوئی تھی کہ ولایت میں بہت سے 'اسکاؤٹوں کے 'ٹرپ' بن گئے ٭

دُنیا میں کوئی بات نئی نہیں ہوتی - 'اسکاؤٹنگ' بھی کوئی نئی بات نہیں ہے - اِس کام کے شروع کرنے والے نے دُنیا بھر سے کام کی باتیں اکٹھی کیں ، زولوس اور افریقہ کی اور قوموں کی رسموں سے فائدہ اُٹھایا - ایکٹیٹس کے اصول اور اسپرٹینس کے طریقے اپنے سامنے رکھے ، پُرانے انگریزوں اور رومنوں

کی باتوں سے فائدہ حاصل کیا، چند باتیں جاپانیوں کے بشیدو اور نئے زمانے کی تعلیم کا کام کرنے والوں سے سیکھیں۔ ان سب باتوں کو اکٹھا کرکے اسکاوٹنگ شروع کیا۔ لڑکوں کے سامنے بڑے بڑے آدمیوں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ مثلاً سرحد کے رہنے والے بہادروں کی مثالیں۔ نئے نئے راستے اور نئے نئے ملک دریافت کرنے والوں کی مثالیں۔ سمندری لوگوں اور ہوا میں اُڑنے والے لوگوں کی مثالیں۔ اس وقت دُنیا میں دس لاکھ سے زیادہ اسکاوٹ ہیں۔

لڑکیاں جلدی ہی لڑکوں کی نقل کرنے لگیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی ان کاموں میں حصہ لینگے۔ اُنہوں نے خود ہی گرل اسکاوٹوں کی کمپنیاں بنا لیں۔ چونکہ انہیں کوئی سکھانے والا نہ تھا۔ اِس لئے کئی دفعہ یہ اپنے کام میں پوری نہ اُتریں۔ بوڑھے لوگ ان پر ہنسنے لگے۔ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اگر ان لڑکیوں کو کوئی راستے پر ڈالنے والا مل گیا تو بڑے بڑے کام کر نکالیں گی۔ ہوتے ہوتے سر رابرٹ بیڈن پاول نے اپنی بہن مس بیڈن پاول سے ملکر لڑکیوں کے لئے بھی یہ کام شروع کردیا۔ لڑکیاں گرل گائڈیں کہلانے لگیں۔ یہ اس لئے کہ لوگ جان جائیں کہ ان کا بوائے اسکاوٹوں کے کام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

'گائڈز' ایک بہت ہی اچھی ہندوستانی پلٹن کا نام تھا۔ اس کے سپاہی ہر قسم کا کام کرنے کے لئے تیار تھے اور بہت ہی اچھے تھے۔ لڑکیوں کے لئے 'گائڈز' کا نام اِسی پلٹن سے لیا گیا۔

۱۹۱۲ء میں شہزادی لوئس نے اس کا سرپرست ہونا منظور کر لیا۔ اس وقت مس بیڈن پاول 'پریسیڈنٹ' تھیں۔ انہوں نے اپنے بھائی کی کتاب 'ہینڈ بک فار اسکاوٹس' میں کچھ تبدیلیاں کر کے "ہاؤ گرلز کین ہلپ ٹو بلڈ اپ دی امپائر" ایک کتاب لکھی ؂

۱۹۱۲ء میں ایک 'کیمپ' لون گائڈوں کے لئے لگایا گیا اور ۱۹۱۳ء میں 'لون گائیڈز' بنائی گئیں۔ مس بیڈن پاول نے ان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر 'گائڈ' بننے کے لئے کم تھی 'روز بڈز' کا جتھا تیار کیا یہی جتھا بعد میں 'مس ڈیش اڈ' کے ہاتھوں خوب پھلا پھولا اور اس کے دو حصے ہو گئے 'براونی' اور 'بلیو برڈ'۔ ۱۹۱۴ء میں پہلا 'گزٹ' چھپا 'گائڈوں' نے جرمن کی لڑائی کے دنوں میں خدمت کر کے بڑا نام پایا۔ انہوں نے پیسہ کما کر 'کیپٹین' کے لئے 'آرمی ہٹ' بنایا اور بیماروں کے لئے موٹر خریدی۔ یہ موٹر شہزادی میری نے ہماری طرف سے فوج کو دی ؂

۱۹۱۴ء میں سر رابرٹ بیڈن پاول ہماری کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہو گئے اور انہوں نے ضرورتوں کو دیکھ کر نئی نئی باتیں شروع کیں۔ ۱۹۱۵ء میں ہم کو گورنمنٹ کی طرف سے 'چارٹر آف انکارپوریشن' ملا، جس سے دنیا کو یہ معلوم ہو گیا کہ ان کی بھی کوئی ساکھ ہے۔ اس 'چارٹر' کے ماتحت ایک 'کونسل' بنائی گئی۔ 'کونسل' سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے۔ یہ کونسل اپنے میں ۹ آدمی چنتی ہے۔ جن کی ایک علیحدہ 'کمیٹی' ہوتی ہے۔ یہ 'کمیٹی' اور کمیٹیوں جیسی ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کا ہر ایک 'ممبر' خاص کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

وہ اپنے کام کے بارے میں جو کچھ خط وکتابت ہو خود ہی کرتا ہے یا کرتی ہے۔ کوئی بہت ہی ضروری بات ہو تو وہ 'کونسل' کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اس کے دفتر یہ ہیں :-

چیئرمین

چیف کمشنر

ایڈوائزری

ایکوئپمنٹ

کنڈرڈ ایسوسی ایشنز -

پبلیکیشنز

بلیو برڈز، رینجرز وغیرہ وغیرہ -

ریزروز (بلیو برڈ، رینجرز وغیرہ وغیرہ)

رولز اینڈ اوارڈس

ٹریننگ

ٹریژرر

پراونشل کمشنر، ایگزیکیوٹو کے نیچے ہوتی ہے۔ 'پراونشل کمشنر' 'چیف کمشنر' چنتی ہے اور اس کی منظوری 'ایگزی کیوٹو' سے لیتی ہے۔ اگر 'پراونشل کمشنر' چاہے تو 'ہیڈ کوارٹرز' کو لکھ کر 'ڈویژنل' اور 'ڈسٹرکٹ کمشنر' لے سکتی ہے۔ 'ڈسٹرکٹ کمشنر' کے نیچے 'کمپنیوں کی کپتانیں' ہوتی ہیں، 'کپتانوں' کے نیچے 'پٹرول لیڈرز' اور 'گائڈیں' +

۱۹۱۶ء میں "رولز پالیسی اینڈ آرگنائزیشن" پہلی دفعہ چھپی تھی۔ 'کمشنروں' کی پہلی 'کانفرنس' بھی اسی سال ہوئی تھی۔ ۱۹۱۸ء میں

سب کی سب گائڈوں کے فیصلے سے لیڈی بیڈن پاوُل چیف گائڈ چُنی گئیں۔ اور سر بیڈن پاوُل کی کتاب "گرل گائڈنگ" بھی پہلی مرتبہ اسی سال چھپی۔

نومبر ۱۹۱۹ء میں البرٹ ہال ریلی ہوئی اور 'امپیریل' اور 'انٹرنیشنل' کونسلیں بنیں۔ ۱۹۲۰ء کے شروع شروع میں شہزادی میری نے ہماری 'پریسیڈنٹ' بننا منظور کیا۔ مس بیڈن پاوُل نے آپ کی خاطر 'وائس پریسیڈنٹ' بننا منظور کر لیا۔

اس سال 'سینیر گائڈیں' بنائی گئیں۔ مس بیولے کے ہاتھوں ہی سینیر گائڈیں اپنی گائڈ بہنوں کے ساتھ ملکر 'رینجررز' بنیں۔ اسی سال آکسفورڈ میں پہلی 'انٹرنیشنل کانفرنس' ہوئی۔

۱۹۲۱ء میں 'چیف گائڈ' اور 'چیف اسکاؤٹ' ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں آئے۔ جہاں جہاں گئے گائڈوں اور اسکاؤٹوں کی کمپنیوں کو دیکھا۔ ۱۹۲۲ء میں مسز سینڈرسن نے اپنا فاکسنر والا پیارا گھر ہمیں دیدیا۔ اسے ہم نے 'گائڈ ہوم' بنایا۔ ہماری پریسیڈنٹ نے اپنی شادی کے تحفوں میں سے بہت کچھ دیا جس کی مدد سے اپنے اس گھر کا انتظام کیا۔ اب فاکسنر کو "پرنسس میری ہاؤس" کہا جاتا ہے۔ اس مکان کے ایک ایک کمرے میں ایک ایک ملک کی گائڈیں رہتی ہیں اور انھوں نے وہیں کے سامان وغیرہ سے اپنے اپنے کمرے کو سجا رکھا ہے۔ اس طرح یہ سچ مچ دُنیا بھر گائڈوں کا گھر بن گیا ہے۔ اور اس بارے میں جو کچھ ہوا ہماری پہلی 'گائڈ مدر' مس الائس برہنسر کے ہاتھوں ہوا۔ فروری میں ہماری پریسیڈنٹ

شہزادی میری کی شادی ویسٹ منسٹر ایبی میں ہوئی - ہند ہیڈ میں پہلی 'انجینیرز کانفرنس' ہوئی اور 'کیمبرج' میں 'کمشنروں کی بہت بڑی انٹرنیشنل' اور 'امپیریل کانفرنس' ہوئی ⁂

ڈیم کیتھرائن فرسٹ لیڈی بیڈن پاول کی 'اسسٹنٹ کمشنر' بنائی گئیں - ۱۹۳۰ء میں بادشاہ سلامت نے ہمیں ایک شاہی چارٹر دیا - اب گائڈیں دنیا کے ہر ایک ملک میں پھیل گئی ہیں ⁂

ہیڈکوارٹرز کا دفتر :- ۲۵ بکنگھم پیلس روڈ -
لندن - ایس - ڈبلیو -

پریسیڈنٹ :- ایچ - آر - ایچ - پرنسس میری
وسکاؤنٹس سلز -

چیف گائڈ :- لیڈی بیڈن پاول -

نوٹ :- 'گائڈ' کو اپنی 'پراونشل ڈویژنل کمشنر' اور 'ڈسٹرکٹ کمشنر' کا نام بھی جاننا چاہیئے - اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اُن کے بیج کیسے ہیں ⁂

<u>ہندوستان میں گرل گائڈیں</u> :- ۱۹۱۳ء کے قریب مسز بیر نے ہندوستان میں گرل گائڈیں بنانی شروع کیں - اس وقت سے لیکر جرمن کی لڑائی کے آخر تک وہ 'چیف کمشنر' رہیں - لڑائی کے آخری دنوں میں گائڈیں ہندوستان میں دُور دُور پھیل گئی تھیں - اور یہاں تک بڑھیں کہ ایک عورت کے لئے ان کا سنبھالنا مشکل ہوگیا - جب سر بیڈن پاول اور لیڈی بیڈن پاول ۱۹۲۱ء میں ہندوستان آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ گائڈیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ

ایک عورت انہیں نہیں سنبھال سکتی۔ ہر ایک صوبے کی الگ الگ گائیڈ افسریں ہونی چاہئیں جو یہ کام کریں۔ ہندوستان میں اتنی زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اتنی زیادہ ذاتیں اور اتنی زیادہ قومیں ہیں کہ ایک 'کمشنر' کو معلوم بھی نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک علاقے کی ضرورتیں کیا کیا ہیں اور وہاں کیا کیا کرنا چاہئے ٭

بندوبست :- ہندوستان میں کوئی 'چیف کمشنر' نہیں ہے۔ ہر بات کا آخری فیصلہ ہیڈ کوارٹرز اکزیکیٹو کمیٹی کرتی ہے۔ اس میں نیچے لکھی ہوئی افسریں ہوتی ہیں۔ ہر ایک صوبے کی 'کمشنر' ہر ایسی دیسی ریاست کی کمشنر جس میں دو سو سے زیادہ گائیڈیں ہوں اور ساتھ ہی 'اسٹیٹ کونسل' یا 'پراونشیل کونسل' کی ایک ہندوستانی 'ممبر'۔ مختلف دفتروں کی افسریں۔ 'بلیو برڈ' اور 'رینجریں'۔ ریلوے گائیڈیں۔ 'کیمپنگ' اور 'ٹریننگ گائیڈیں'۔ وائی۔ ڈبلیو۔ اے گائیڈوں کی 'ڈائرکٹر'۔ 'گائیڈوں کے اخبار' کی 'ایڈیٹر' اور آنریری ٹریژرز'۔

'آل انڈیا کیمپ' کے ختم ہوتے ہی سال میں ایک دفعہ 'ہیڈ کوارٹرز ایکزیکیوٹو کمیٹی' ہوتی ہے۔ اس میں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب کیا کرنا ہے۔ اس میں چھوٹی کمیٹیاں چُنی جاتی ہیں یعنی ایک ایسی کمیٹی جو سخت ضرورت کے وقت اپنی سمجھ سے کام کرے۔ ایک 'پبلیکیشن کمیٹی' اور 'ٹریننگ کمیٹی' ٭

'امپیریل ہیڈ کوارٹرز' کی ایکزیکیوٹو کمیٹی :- 'ہیڈ کوارٹرز ایکزیکیوٹو کمیٹی' کے اوپر ہوتی ہے۔ یہی کمیٹی نئک والی اور بڑی بڑی باتوں کا فیصلہ کرتی ہے۔ 'ہیڈ کوارٹرز ایکزیکیٹو کمیٹی' کی ایک 'آنریری

جنرل 'سکریٹری' ہوتی ہے - صوبوں کی تمام کمپنیاں اس کو چٹھی پتر لکھ کر کوئی بات پوچھنی ہو تو پوچھتی ہیں +

اخبار

"گرلز گائڈ ایسوسی ایشن اِن انڈیا" کا اخبار 'نیوز شیٹ' کہلاتا ہے یہ ہر مہینے نکلتا ہے - یہ اخبار بکھری ہوئی کمپنیوں اور گائڈوں کو ملائے رکھتا ہے - 'ہیڈ کوارٹرز' کے سب نوٹس اور فیصلے اسی میں چھپتے ہیں - اس میں عام دلچسپی کی باتیں بھی چھپتی ہیں اور یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ گائڈیں کیا کر رہی ہیں - یہ انگریزی میں چھپتا ہے - اور اس کا سالانہ چندہ ڈاک کے خرچ سمیت ڈیڑھ روپیہ ہے +

'کمپنی' کس طرح بنانی چاہیئے :- گائڈوں کی 'کمپنی' بنانے سے پہلے 'ڈسٹرکٹ کمشنر' یا 'ڈسٹرکٹ سکریٹری' سے اجازت لینی چاہیئے۔ اگر 'اسکول کمپنی' بنانی ہو تو 'ہیڈ کوارٹرز' سے اجازت لینی چاہیئے +

اگر 'کمشنر' یا 'سکریٹری' کوئی نہ ہو تو اپنے صوبہ کی 'پراونشل سکریٹری' کو لکھو - جو لڑکیاں شامل ہونا چاہیں اُن کے ماں باپ سے اجازت لکھوا کر لینی چاہیئے - اگر وہ نہ لکھ سکیں تو خود اُن سے ملنے کی کوشش کرو - گائڈیں بھرتی کرنے سے پہلے سب کمپنیاں 'پراونشل ہیڈ کوارٹرز' میں رجسٹر کرائی جائیں - رجسٹر کرنے سے پہلے 'کمشنر' یا 'ٹرینر' آکر دیکھتی ہے -

'کمپنی' کی کتابیں :-

'پٹرول رول بک' - 'کمپنی رول بک' - 'کمپنی رجسٹرڈ' - 'اکاونٹ بک' - 'پروگرام بک' اور 'کورٹ آف آنرز' کی 'منٹ بک' - 'پٹرول' کی کتابیں

اور 'رجسٹر' ویسے نہ چھپے ہوں جیسے 'پراونشل ہیڈ کوارٹرز' یا اسکول کی کاپیاں وغیرہ - 'کمپنی' یا 'پٹرول' کی 'لاگ بک' یا 'ڈائریاں' بھی رکھنی چاہئیں ٭

اگر 'کمشنر' یا 'سکریٹری' کوئی نہ ہو تو 'ایسوسی ایشن' کی چھپی ہوئی کتابیں 'پراونشل ہیڈ کوارٹرز' کو لکھ کر منگوا سکتی ہو ٭

جو لڑکیاں بھرتی ہونا چاہیں اُن کے نام اور پتے لکھ لو - ان میں سے آٹھ یا بارہ بڑی بڑی اور سمجھدار لڑکیاں چُن لو - انہیں تین مہینے تک کام سکھاؤ - پھر اس کے بعد اور لڑکیوں کو بھرتی کرو - پہلے بارہ سے زیادہ لڑکیاں ہرگز نہ لو - ان ۸ یا ۱۲ میں سے تم اپنی 'پٹرول لیڈریں' وغیرہ چُن لوگی - شروع ہی میں انہیں دو کچھے 'پٹرولوں' میں بانٹ دو - تاکہ تمہارے پاس دو ٹیمیں ہو جائیں اور تم اُن کو آپس میں کھلا سکو - ان کے دِل بڑھاتی رہو تاکہ وہ ایک دوسری سے بڑھنے کی کوشش کریں - اور وہ اپنی ٹولی کے نام کے واسطے کوشش کریں - چھ ہفتے یا دو مہینے کے بعد یہ لڑکیاں بھرتی ہونے کے قابل ہو جائیں گی - اب تم 'سکنڈ کلاس' کے کام شروع کرا سکتی ہو - تین چار مہینے کے بعد باقی لڑکیوں کو بھرتی کرو اور کمپنی کو آٹھ آٹھ کے پٹرولوں میں بانٹ دو - ان آٹھ میں 'پٹرول لیڈر' اور نیچی 'افسر' بھی شامل ہیں - جب تک 'سکنڈ کلاس ٹسٹ' پاس نہ کرے کوئی لڑکی پکی 'لیڈر' نہیں کہلا سکتی ٭

اونچائیاں، فاصلے وغیرہ جانچنا

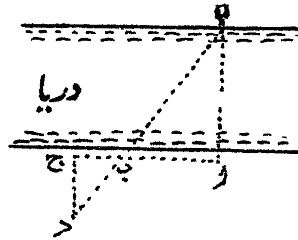
ہر ایک 'گائڈ' کو اِس قابل ہونا چاہئے کہ ایک 'اِنچ' سے لیکر ایک 'میل' تک کے فاصلے جانچ سکے۔ سب سے پہلے تمہیں یہ جانچنا چاہئے کہ تمہاری بالشت کتنی ہے۔ انگوٹھے کی چوڑائی کتنی ہے۔ کہنی سے کلائی تک کی ناپ کیا ہے۔ دونوں بازو پھیلا دو تو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ تک کتنا فاصلہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھ لو کہ تمہارا پاؤں اور تمہارا قدم کتنا لمبا ہے۔ اگر تمہیں یہ باتیں معلوم ہوئیں تو فاصلے جانچنے میں تمہیں بڑی مدد ملیگی۔

تمہارے سامنے جو کوئی چیز ہو اُس کا فاصلہ ناپنا تو مشق سے آتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تک کا فاصلہ وقت اور رفتار سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرض کرو کہ تم ایک گھنٹے میں چار میل کی رفتار سے چل رہی ہو۔ اگر ڈیڑھ گھنٹے تک چلتی رہیں تو چھ میل ہوگی ۔

فاصلہ آواز سے بھی جانچا جاتا ہے۔ مثلاً اگر تم دیکھو کہ دُور فاصلے سے تمہارے دیکھتے دیکھتے توپ چلی ہے۔ اب بارُود کے چلنے اور تم تک آواز کے پہنچنے میں جو وقت لگا ہے۔ اس سے تم معلوم کر لوگی کہ توپ کتنی دُور ہے۔ آواز ایک سیکنڈ میں ۳۶۵ گز چلتی ہے۔ جتنے دِن ایک سال میں ہوتے ہیں ۔

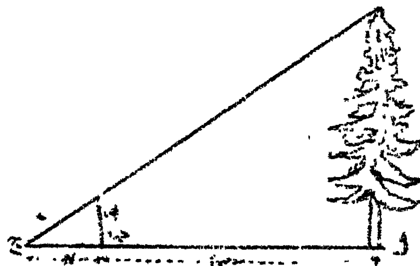
'گائڈ' کو کچھ انچوں سے لیکر ۳۰۰۰ 'فٹ' یا اس سے زیادہ تک کی اونچائیاں بھی جانچ سکنا چاہئے۔ اب ہم تمہیں دریا

کا پاٹ معلوم کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں ۔ دوسرے کنارے پر کوئی درخت یا کوئی چٹان ہو تو اس پر نظر جاؤ اور جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے ؛



ایک ایسی جگہ (الف) پر کھڑی ہو جاؤ جو اس چیز کے ساتھ 'رائیٹ اینگل' بناتی ہو۔ اب (الف) سے کنارے کے ساتھ ساتھ کوئی ۹۰ گز چلو۔ جب تیس گز چل کر (ب) پر پہنچو تو وہاں کوئی پتھر یا ٹہنی کھڑی کردو۔ اب تیس گز اور چل کر (ج) پر پہنچو۔ یہاں سے ٹھیک 'رائٹ اینگل' پر مڑ کر خشکی کی طرف چلو۔ قدم گنتی جاؤ۔ جب تم ایسی جگہ (د) پر پہنچو جہاں سے تمہاری نظر (ب) میں سے گذرتی ہوئی دوسرے کنارے کی اس چیز تک پہنچے تو رک جاؤ۔ اب تم نے جتنے قدم (ج) سے (د) تک لئے ہیں ان کا دگنا کرو۔ یہی دریا کا پاٹ ہے ؛

اب فرض کرو کہ تمہیں ایک درخت ا، ب کی اونچائی معلوم کرنی ہے۔



درخت سے کوئی آٹھ گز پرے چلی جاؤ۔ اور (ب) پر پہنچ کر کوئی ۶ فٹ اونچی چھڑی گاڑ دو۔ اب پھر آگے کو چلتی جاؤ اور اس جگہ پہنچ کر (یعنی ج پر) رک جاؤ۔ جہاں تمہاری نظر چھڑی کے سرے سے چھوتی ہوئی درخت کی چوٹی تک جا پہنچے۔ اب ا، ب کو ا، ج سے وہی نسبت ہے جو چھڑی کی اونچائی کو ب، ج سے ہے۔ یعنی اگر ا ج ۳۳ فٹ کے برابر ہے اور ب ج ۹ فٹ ہے تو چھڑی چونکہ ۶ فٹ اونچی ہے اس لئے درخت کی اونچائی ۲۲ فٹ ہوئی ۔

فاصلہ جانچنے کے لئے یہ خیال رکھو کہ نیچے لکھے ہوئے موقعوں پر ہم فاصلے اصل سے زیادہ جانچ جاتے ہیں :-

۱- جب کسی وادی نہر یا تربت یا ٹوٹی پھوٹی زمین کا فاصلہ جانچنا ہو ۔

۲- جب ہم کسی لمبے بازار میں یا ایسی سڑک پر کھڑے ہوں جس کے دونوں طرف درخت ہوں ۔

۳- جب دھند ہو اور چیزیں صاف طور پر نظر نہ آئیں ۔

۴- جب ہم بیٹھے ہوں۔ گھٹنے کے بل ہوں یا لیٹے ہوں ۔

۵- جس چیز کا فاصلہ ناپنا ہو وہ اپنی پچھلی زمین کے رنگ کی ہو یا سائے میں ہو ۔

نیچے لکھے موقعوں پر فاصلے اصل سے کم جانچ میں آتے ہیں:-

۱- جب ہم اوپر یا نیچے دیکھ رہے ہوں۔ کڑتیں یا چشمے میں۔

۲- جب برف پڑی ہو یا زمین بالکل ہموار ہو ۔

۳- جب وہ چیز جس تک کا فاصلہ ناپنا ہے اپنی آس پاس

کی چیزوں سے بہت بڑی ہو۔

۴۔ جب ہوا بہت صاف ہو۔

نیچے لکھی ہوئی باتیں بھی فاصلے جانچنے میں بہت مدد دیتی ہیں:۔

پچاس گز سے آدمی کا منہ اور آنکھیں بہت صاف نظر آتی ہیں۔ سو گز سے آنکھیں نقطہ سی نظر آتی ہیں۔ ۲۰۰ گز سے 'بٹن' یا اور کوئی چمکیلی چیز نظر آ سکتی ہے۔ ۳۰۰ گز سے چہرہ نظر آسکتا ہے ۴۰۰ گز سے اگر ٹانگیں ہلیں تو نظر آ جاتی ہیں۔ ۵۰۰ گز سے کپڑوں کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ لال رنگ اس سے بھی زیادہ دور سے دکھائی دیتا ہے۔ رات کے وقت چیزیں دن سے زیادہ نزدیک نظر آتی ہیں۔ جب بہت دور کا فاصلہ جانچنا ہو تو فاصلے کو دو برابر حصوں میں بانٹ دینا چاہئے۔ پہلا آدھا فاصلہ جانچ کر اس کو دگنا کر لینا چاہئے۔

بہت سی 'گائڈ' کمپنیاں نیچے لکھے طریقوں سے فاصلہ جانچنے کی مشق کرتی ہیں۔ ہر ایک 'گائڈ' اپنی سمجھ کے مطابق فاصلہ جانچ کر چپکے سے اپنی 'لیڈر' کو بتا دیتی ہے۔ جو کچھ کوئی 'گائڈ' بتائے 'لیڈر' لکھتی جاتی ہے۔ بعد میں سب بتائے ہوئے فاصلے جمع کرتی ہے اور جتنی لڑکیوں نے فاصلے بتائے ہوں ان پر اسے تقسیم کر دیتی ہے۔ جس 'پٹرول' کی جانچ سب سے زیادہ اچھی ہو وہ اس کھیل میں جیت جاتی ہے۔

اسی طرح اونچائیاں تعداد اور بوجھ وغیرہ جانچنے کے کھیل بھی کھلائے جائیں۔

وزن جانچنا:-

جس پُڑیا وغیرہ کا وزن جانچنا ہو اُس میں رسّی باندھو۔ رسّی کا دوسرا سرا اپنی پہلی اُنگلی پر سے گزارو۔ جو چیز ناخنوں پر سہاری جا سکے۔ وہ کوئی تین 'پونڈ' ہوتی ہے۔ اگر رسّی ذرا پیچھے سرکا کر ناخون کی جڑ پر رکھی جائے تو وزن کوئی چار 'پونڈ' ہوگا۔ ہر ایک آدمی کی اِس طرح بوجھ اُٹھانے کی طاقت جُدا جُدا ہوتی ہے۔ تم اپنی طاقت معلوم کر لو تو پھر تمہیں کبھی تکلیف نہ ہو۔ کھرے روپے کا وزن ایک تولہ ہوتا ہے اور کھرے آنے کا تولے کا چوتھا حصّہ۔

سِمتیں اور رُخ

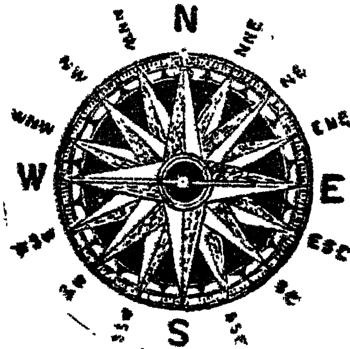
ضرورت :-

جو لوگ شہروں اور مکانوں میں رہتے ہیں اُن کو 'کمپاس' کی سمتوں وغیرہ کے جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کے چلنے کے لئے سڑکیں ہوتی ہیں اور شمال، جنوب کی جگہ وہ دہنے بائیں کا لفظ کہہ کر اپنا کام نکال سکتے ہیں۔ لیکن 'گائڈیں' کھُلے ملک میدانوں کو پسند کرتی ہیں جہاں سڑکیں اور مکان وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اِس لئے ایسی جگہوں میں سمت کا معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔ اِسی طرح سمندر پر بھی کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے 'کمپاس' کی سمتیں جاننے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ تجربے سے معلوم ہوُا ہے کہ جو آدمی کسی جگہ مثلاً کسی جنگل میں راستہ بھُول جاتا ہے وہ عام طور پر اپنے دہنے کو چلتا ہے اور ہمیشہ ایک

ہی چکر میں گھومتا پھرتا ہے - لیکن اگر کوئی "گائڈ" اس طرح راستہ بھول جائے تو وہ اس طرح بے فائدہ ہرگز گھومتی نہیں پھریگی - وہ سب سے پہلے یہ معلوم کریگی کہ اُسے کس سمت میں جانا ہے - اور پھر سیدھی طرف چل دیگی اور راستے میں ہوشیاری سے یہ دیکھتی جائیگی کہ میں ٹھیک جا رہی ہوں یا نہیں - یہی وجہ ہے کہ 'فرسٹ کلاس' کے 'بیج' کے لئے کمپاس کا 'ٹسٹ' پاس کرنا بھی ضروری ہے -

کمپاس :-

شمال معلوم کرنے کا سب سے اچھا ذریعہ 'کمپاس' ہی ہے - کیونکہ اس کی مقناطیسی سوئی ہمیشہ شمال ہی طرف رہتی ہے - 'کمپاس' میں شمال کے علاوہ اور بھی بہت سی سمتوں کے نشان بنے ہوتے ہیں - جیسا کہ نیچے کے نقشے سے معلوم ہوگا :-



"اسکاوٹنگ فار انڈیا" کی کتاب میں جو زکریا صاحب نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں چھپوائی ہے - اس میں بڑی بڑی چار خاص

سمتیں یہ ہیں :-

'نارتھ' یعنی شمال - اِس کی جگہ 'کمپاس' میں 'N' لکھا ہوتا ہے۔

'ایسٹ' یعنی مشرق - اِس کی جگہ 'کمپاس' میں 'E' لکھا ہوتا ہے۔

'ساؤتھ' یعنی جنوب - اِس کی جگہ 'کمپاس' میں 'S' لکھا ہوتا ہے۔

'ویسٹ' یعنی مغرب - اِس کی جگہ 'کمپاس' میں 'W' لکھا ہوتا ہے۔

ان میں سے ہر دُو سمتوں کے بیچ میں دو حرفوں والے نشان یعنی "NE" "SE" "SW" "NW" لکھا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے 'نارتھ ایسٹ' (شمال مشرق)۔ 'ساؤتھ ایسٹ' (جنوب مشرق)۔ 'ساؤتھ ویسٹ' (جنوب مغرب)۔ 'نارتھ ویسٹ' (شمال مغرب)۔ اِس کے علاوہ "N" (شمال) "NE" (شمال مشرق) کے بیچ میں "NNE" (شمالی شمال مشرق) وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ یہ تین حرفوں والے نشان ہیں اور یہ کُل آٹھ ہوتے ہیں۔ اِس طرح 'کمپاس' میں کُل ۱۶ خاص نشان ہوئے ۔ اب ان میں سے ہر دونوں کے بیچ ایک اور نشان مانکر ۱۶ نشان اور بھی ہوسکتے ہیں " N" اور "NNE" کے بیچ کے نشان کا مطلب ہے "N" بائی "E" (یعنی سمت شمال کسی قدر مشرق کو) اسی طرح "NNE" اور "NE" کے درمیانی نشان کا مطلب ہے "NE" بائی "N" اسی حساب سے ہر دو نشانوں کے بیچ میں ایک اور نشان ہوتا ہے۔

اب یاد رکھو کہ زمین کے "ساؤتھ پول" سے "نارتھ پول" تک جو خیالی لکیر سیدھی زمین کے بیچ میں سے گزرتی ہوئی کھینچی جائے اُسے زمین کا "ایکسِس" کہتے ہیں - اب صحیح 'نارتھ'

(شمال) وہ ہے جہاں اس لکیر کا 'نارتھ پول' والا سرا ہے - لیکن یاد رکھو کہ کمپاس کی سوئی اس 'نارتھ' کی طرف بلکہ ذرا ہٹی ہوئی رہتی ہے - جو رُخ یہ سوئی دکھاتی ہے اگر ہم سوئی اس جگہ لے جائیں تو بالکل سیدھی نیچے کو لٹکنے لگیگی اور پڑے رُخ نہیں ملے جُلیگی - اِس نارتھ میں جو سوئی دکھاتی ہے اور اس نارتھ میں جو اصلی ہوتا ہے کچھ فرق ہوتا ہے - یہ فرق سب جگہ ایک سا نہیں ہوتا - ہندوستان میں یہ فرق بہت ہی کم ہوتا ہے - بلکہ یوں سمجھو کہ یہاں 'کمپاس' کی سوئی کسی حد تک ٹھیک نارتھ کی طرف ہوتی ہے ٭



کمپاس کے بغیر نارتھ معلوم کرنا

سورج کے ذریعہ

جہاں 'کمپاس' نہ ملے وہاں ہم اور ذریعوں سے 'نارتھ' معلوم کرتے ہیں - دن ہو تو ہم سورج سے فائدہ اٹھاتے ہیں سورج مشرق سے نکلتا اور مغرب میں ڈوبتا ہے - مگر کئی ملک ایسے ہیں جہاں یہ شمال کی طرف جاتا ہے اور کئی ایسے جن میں جنوب کی طرف - دسمبر میں شمالی ہندوستان میں یہ جنوب مشرق کی طرف سے نکلتا ہے اور جنوب مغرب میں جا ڈوبتا ہے - 'ایکوایٹر' سے شمال کی طرف چلتے جاؤ تو سورج کا اس طرح جنوب کی طرف ہو جانا بڑھتا جاتا ہے ٭

اگر تمہارے پاس گھڑی ہو تو اس کے گھنٹے کی سوئی سورج کی طرف کر دو۔ اب اس سوئی اور بارہ بجے کے ٹھیک درمیان ایک نشان لگاؤ۔ اس نشان سے ایک 'لائن' کھینچو جو گھڑی کے ٹھیک بیچ سے ہوتی ہوئی آخر تک جا پہنچے۔ یہ 'لائن' شمال اور جنوب دکھاتی ہے یا دوپہر سے پہلے زمین میں ایک چھڑی بالکل سیدھی گاڑ دو۔ جس جگہ اس کا سب سے چھوٹا سایہ پڑے وہاں نشان لگا دو۔ یہ شمال یا جنوب کی سمت ہوگی۔

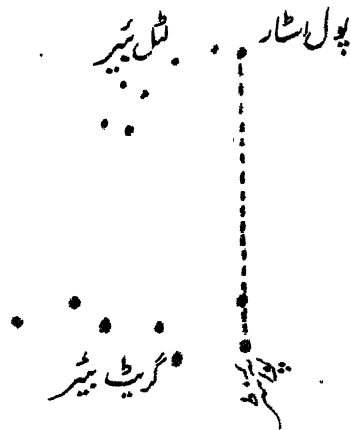
چاند کے ذریعہ:۔

رات کے وقت ہمیں چاند مدد دیتا ہے۔ یہ بھی سورج کی طرح مشرق سے نکل کر مغرب میں ڈوبتا ہے۔ مگر چاند نہ تو ہمیشہ نظر آتا ہے اور نہ ایک ہی وقت پر چڑھتا ہے۔ اگر ہم جنوب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں تو چاند کا وہ آدھا ٹکڑا جس کی دہنی طرف چمک رہی ہو شام کے چھ بجے جنوب کی طرف ہوگا اور آدھی رات کے وقت مغرب کی طرف۔ وہ آدھا چاند جس کی بائیں طرف چمک رہی ہو آدھی رات کے وقت مغرب کی طرف سے نکلیگا اور صبح ۶ بجے جنوب کی طرف ہوگا۔ سورج اور چاند دونوں مشرق سے مغرب کو چھ گھنٹے میں ۹۰ 'ڈگری' یعنی ایک 'رائٹ اینگل' چلتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھیں تو ہم بتا سکتے ہیں کہ مشرق کس طرف ہے اور مغرب کس طرف۔



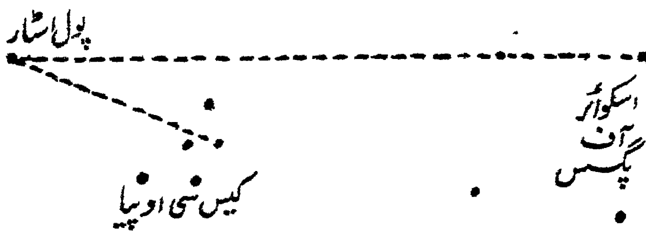
ستاروں کے ذریعہ

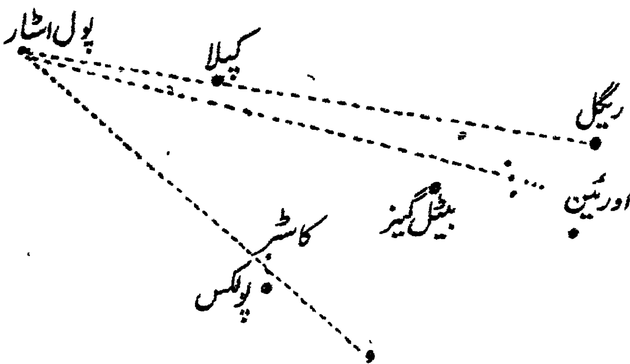
ستاروں کے ذریعے ہمیں شمال کا پتہ بہت ٹھیک ٹھیک ملتا ہے ۔ 'پول اسٹار' (قطب تارا) کسی حد تک ٹھیک شمال کو ہوتا ہے ۔ یہ اصلی 'پول' (قطب) سے کوئی ڈیڑھ ڈگری ہٹا ہوا ہوتا ہے ۔ یہ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہُوا معلوم ہوتا ہے ۔ یہ نظر کی حد سے اتنا ہی اونچا ہوتا ہے جتنا کہ دیکھنے والا 'نارتھ پول' (قطب شمالی) سے ۔ 'پول اسٹار' کے پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ 'پول اسٹار' (قطب تارا) گریٹ بیئر کے سرے والے دو ستاروں کی سیدھ میں ہوتا ہے ۔ جیسا کہ نقشہ سے معلوم ہوتا ہے :-



اِن دونوں ستاروں یعنی پوائنٹروں کے درمیان پانچ ڈگری کا فاصلہ ہوتا ہے ۔ 'پول اسٹار' کے نزدیک والے 'پوائنٹر' اور خود 'پول اسٹار' کا درمیانی فاصلہ ۲۹ ڈگری ہے یعنی 'رائٹ اینگل'

کا تقریباً تیسرا حصّہ - اِسی ناپ سے اور ستاروں کا فاصلہ بھی ناپا جاتا ہے - 'پول اسٹار' معلوم کرنے کے اور بھی طریقے ہیں - مگر وہ اتنے ٹھیک نہیں ہیں - کھٹولے کی ایک طرف تو 'پول اسٹار' ہوتا ہے - اور دوسری طرف کیس سی اوپیا - اگر آسمان صاف ہو تو ان میں سے ایک ضرور دکھائی دیتا ہے - اگر ایک ایسی لائن کھینچی جائے جو 'اوریَین' کی 'ریگل' سے ہوتی ہوئی 'اوریگا' کے 'کپلا' میں سے گزرے تو وہ ٹھیک 'نارتھ پول' کی طرف ہوگی ؎





'اورئین' کی تلوار اور 'اسکوائر آف پگس' کی مغربی سمت شمال کی طرف ہوتی ہے۔ 'لیرا' میں سے سب سے روشن ستارہ 'ویگا' ہوتا اور 'اوریگا' میں 'کپلا'۔ 'پول اسٹار' ان کے ٹھیک بیچ میں ہوتا ہے۔ ہندوستان کے جنوب میں ستاروں کا ایک بہت ہی چمکتا ہُوا گچھا نظر آتا ہے۔ جسے 'ساؤدرن کراس' کہتے ہیں اس سے جنوب کی سمت کا پتہ لگتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ 'اورئین' جب چڑھتا اور ڈُوبتا ہے تو اس کے تین ستاروں کی قطار ٹھیک مشرق سے مغرب کی طرف ہوتی ہے ؛

اور ذریعے :-

شمال معلوم کرنے کے اور بھی ذریعے ہیں۔ اگر وہاں کوئی گرجا ہو تو یہ دیکھو کہ اس کا مُنہ کس طرف ہے۔ گرجے کا 'آلٹر' عام طور پر مشرقی سرے پر ہوتا ہے اور گرجے کا رُخ مشرق سے مغرب کی طرف ہوتا ہے ؛

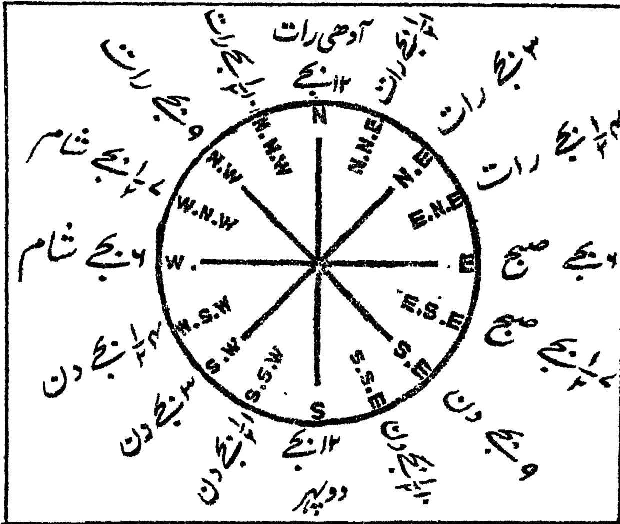
گھڑی کے بغیر وقت معلوم کرنا

کسی وقت سمت کی طرح وقت بھی معلوم کرنے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ جس طرح 'گائڈ' کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ بغیر 'کمپاس' کے 'نارتھ' دریافت کرے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ بغیر گھڑی کے وقت معلوم کرے۔ دِن کے وقت سُورج اِس بات میں مدد دیتا ہے۔ مگر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہندوستان اور اِسی جیسے اور

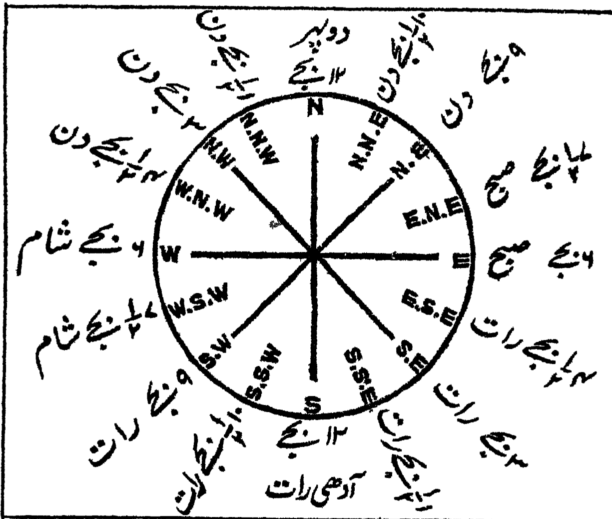
ملکوں میں دن اور رات سال میں صرف دو دفعہ برابر ہوتے ہیں۔ گرمی کے دنوں میں ٹراپک آف کینسر میں دن ۱۳ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اور بیچ جاڑوں میں صرف ۱۰ گھنٹے کا۔ بیچ جاڑوں میں سورج ۳۴ ڈگری سے زیادہ اونچا نہیں چڑھتا۔ یہ باتیں دھیان میں رکھ کر ہم بغیر گھڑی کے قریب قریب ٹھیک وقت معلوم کر سکتے ہیں ؛

سورج مشرق سے نکل کر مغرب میں جا ڈوبتا ہے۔ صبح کے ۶ بجے یہ مشرق کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے اور دن کے بارہ بجے جنوب کی طرف۔ (چند ملک ایسے ہیں جہاں ایسا نہیں ہوتا۔ اُن کا بیان ہم بعد میں کرینگے)۔ شام کے ۶ بجے سورج مغرب کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بارہ گھنٹے میں سورج ۱۸۰ "ڈگری" چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ "ہم کو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے"۔ یہ بات ہم اس لئے کہتے ہیں کہ گو اصل میں زمین چلتی ہے۔ مگر معلوم یہی ہوتا ہے کہ سورج چل رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سورج ایک گھنٹے میں ۱۵ ڈگری چلتا ہے۔ اس سے ہم حساب لگا سکتے ہیں کہ دن کے اتنے بجے سورج کہاں ہوگا۔ اس کے سمجھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کمپاس کے گرد ایک دائرہ بنا لیا جائے اور اس پر چوبیں نشان لگا دیئے جائیں۔ ہم دیکھینگے کہ ۶ بجے کا نشان E کی طرف ہوتا ہوتا ہے۔ ۷½ کا نشان ESE کی طرف۔ ۹ بجے کا SE کی طرف۔ ۱۰½ کا نشان SSE کی طرف۔ بارہ بجے کا S کی طرف۔ ۱۳½ بجے (یعنی

دن کے ڈیڑھ بجے کا) SSW کی طرف - ۱۵ بجے (یعنی دن کے تین بجے) کا SW کی طرف وغیرہ وغیرہ - جیسا کہ گھڑی کے پہلے نقشے سے معلوم ہوگا۔



سورج گھڑی کا پہلا نقشہ



سُورج گھڑی کا دُوسرا نقشہ

یہ باتیں یاد کرنے میں تمہارا کچھ وقت لگیگا - مگر یہ تمہیں بہت فائدہ پہنچائینگی - یہ اس دھندے سے اچھا ہے کہ گھڑی کی چھوٹی سُوئی سُورج کی طرف کر دی جائے اور پھر 'اینگل' کو دُو حصّوں میں تقسیم کیا جائے وغیرہ وغیرہ -

اگر تم جبلپور کے جنوب میں رہتی ہو تو ایک بات خاص طور پر یاد رکھو - گرمی کے دِنوں میں معلوم ہوگا کہ سورج نے اپنا راستہ بدل دیا ہے - پہلے تو مشرق سے مغرب کی طرف جنوب سے ہوتا ہوا جاتا تھا - مگر ان مہینوں میں 'نارتھ' سے ہوتا ہُوا جائیگا - ان مہینوں میں تمہیں اپنی سُورج کی گھڑی میں تبدیلی کرنی ہوگی - یعنی شمال کی جگہ جنوب سمجھنا ہوگا اور جنوب کی جگہ شمال - اس کی وجہ یہ ہے کہ 'مارچ' کی اکتیس اور ستمبر کی تئیس کو سُورج دوپہر کے وقت ٹھیک سر پر آجاتا ہے - ان دُو تاریخوں کے درمیان یہ معلوم ہوتا ہے کہ سُورج 'ٹراپک آف کینسر' سے ۲۳½ 'ڈگری' شمال کی طرف جُھک کر آتا جاتا ہے (تمہیں معلوم ہوگا کہ 'ٹراپک' کے معنی گھومنے کی جگہ کے ہیں) - سو 'ٹراپک' کے درمیان سُورج ہر جگہ سال میں دُو دفعہ دوپہر کے وقت ٹھیک سر پر ہوگا - ایک تو اس دن جب یہ شمال کی طرف جائیگا اور ایک اس دن جب یہ پھر جنوب کی طرف آئیگا - ان دونوں دِنوں کے درمیان سُورج ہر روز بجائے جنوب کی طرف کے شمال میں سے ہوتا ہُوا جاتا دِکھائی دیتا ہے - اس کا مطلب یہ ہُوا کہ صبح نو بجے سُورج 'NE' کی طرف ہوگا - دوپہر کے وقت 'N' کی طرف - تین بجے NW کی طرف وغیرہ وغیرہ - جیسا کہ [illegible] دوسرے نقشے سے معلوم ہوگا ۔

جو گانڈیں 'ٹراپکس' میں رہتی ہیں اُن کے لئے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ انہیں کن ہفتوں یا مہینوں میں سورج نارتھ کی طرف سے جاتا ہوا دکھائی دیتا ہے - اگر سورج اپنا راستہ تبدیل نہ کرتا تو وقت کا حساب لگانا کوئی مشکل بات نہ تھی - جس طرح گھڑی کا لنگر ایک خاص جگہ سے لٹکتا ہوا ہلتا رہتا ہے اِس طرح سورج بھی 'ٹراپک' پر آہستہ آہستہ ہلتا ہے - پہلی 'جون' اور بارہ 'جولائی' کے درمیان (یعنی 'ٹراپک آف کینسر' پر پہنچنے سے ۱۲ دن پہلے اور اس سے گذر جانے کے ۲۱ دن بعد تک) یہ تیرہ دن میں صرف ایک 'ڈگری' چلتا ہے - اِس لئے جو گانڈیں کلکتہ کے آس پاس رہتی ہیں (۲۲½ 'ڈگری نارتھ') اُن کو سورج شمال میں ۸ر 'جون' اور ۴ر 'جولائی' کے درمیان نظر آئیگا - اور جو گانڈیں جبلپور کے آس پاس رہتی ہیں (۲۳½ 'ڈگری نارتھ') ان کو ۱۰ر اور ۲۹ر جون کے درمیان نارتھ میں دکھائی دیگا - مگر ۲۲ 'ڈگری نارتھ' کے جنوب کی طرف سورج کی رفتار برابر ۳⅓ دن میں ایک 'ڈگری' رہتی ہے - اب یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تمہارے علاقے میں سورج کون سے دن 'نارتھ' کی طرف سے ہو کر جاتا ہے تمہیں 'لیٹیچیوڈ' کو ۳⅓ دن سے ضرب دینا چاہئے - جو جواب آئے اُس میں ۲۱ر مارچ تک کے دن جمع کردو - یہ معلوم کرنے کے لئے کہ نارتھ سے کس دن ہٹ جاتا ہے - تمہیں ۲۳ر ستمبر سے اتنے ہی دن لے لینے چاہئیں - مثلاً بمبئی ۱۹ 'ڈگریز نارتھ' ہے - اس لئے سورج ۱۹ × ۳⅓ دن ۲۱ر مارچ کے بعد ٹھیک سر پر ہوگا یعنی ۲۲ر مئی کو اور ۱۹ × ۳⅓ دن ۲۳ر ستمبر سے پہلے یعنی ۲۴ر جولائی کو بھی - ان دنوں

کے درمیان یہ ہر روز شمال کی طرف سے جاتا ہُوا دکھائی دیگا۔اور جگہوں کے بارے میں بھی اسی طرح حساب لگایا جا سکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ اس سے بالکل ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ اگر تم کسی آبزرویٹری کے کے نزدیک رہتی ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔یہ نہیں تو تم اپنی جغرافیہ پڑھانے والی سے کہو کہ تمہاری مدد کرے۔

اس وقت تک اپنے جواب کو ٹھیک نہ سمجھو جب تک کہ وہ اصل میں ٹھیک نہ ہو۔جو گائڈیں ٹراپکس میں رہتی ہیں انہیں اوروں سے فرسٹ کلاس' کے لئے زیادہ محنت کرنی پڑیگی۔ مگر سُورج کا راستہ بدلتا ہُوا دیکھنا اُنہیں بہت مزا دیگا اور ان کا وقت یونہی بیکار نہیں جائیگا۔

سُورج گھڑی کے بنانے کا طریقہ سُن لو۔ لکڑی کا ایک گول تختہ کاٹو۔اس کا نصف قطر ۶ انچ ہو۔گھیرے کو ۲۴ برابر حصّوں میں بانٹو۔گھڑی کی سُوئیوں کے رُخ بناؤ۔ اس پر دو دفعہ ایک سے ۱۲ تک کے نشان لگاؤ۔ اس کے ٹھیک بیچ میں ایک کھونٹی لگا کر اسے بالکل سیدھا گاڑ دو۔اب اُس کھونٹی کو کسی ایسی جگہ لگا دو کہ نظر کی حد کے ساتھ اس کا 'اینگل' وہی ہو جتنا اس جگہ کا 'لیٹی چیوڈ' ہے یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ رات کے وقت اس کا مُنہ پول اسٹار کی طرف کر دو۔کھونٹی اور لکڑی کا تختہ اس طرح جُڑے ہُوئے ہوں کہ کھونٹی اور بارہ کا ایک نشان 'نارتھ' کی طرف رہے۔تختے پر کھونٹی کا جو سایہ پڑیگا وہ وقت بتائے گا۔ یہ قاعدہ صرف اُس وقت کام آ سکتا ہے جبکہ سورج جنوب کی طرف ہو۔

ستاروں کے ذریعے وقت معلوم کرنا۔

ستارے رات کے وقت بڑی اچھی گھڑی کا کام دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب ستارے مشرق سے مغرب کو جا رہے ہیں۔ اور ۲۴ گھنٹے میں یہ چکر پورا کرتے ہیں۔ یعنی ۶ گھنٹے میں وہ ایک 'رائٹ اینگل' چلتے ہیں۔ یہ بات غور سے دیکھو کہ آج رات تم ایک ستارے کو جہاں دیکھ رہی ہو اسی جگہ کل وہ ستارا آج سے ۴ 'منٹ' پہلے پہنچیگا۔ یعنی مہینے میں دو گھنٹے پہلے۔ اب ہمیں یہ بات جاننی ہے کہ خاص خاص روشن ستارے خاص خاص جگہ کس وقت پہنچتے ہیں۔ 'سیری اس' جو سب ستاروں سے زیادہ روشن ہے۔ ٹھیک جنوب کی طرف یعنی جنوبی ہندوستان میں ٹھیک سر کے اوپر پہلی 'جنوری' کو آدھی رات کے وقت ہوتا ہے۔ اگر یہ ستارا دس اپریل کو جنوب سے چالیس 'ڈگری' مغرب کی طرف ہو تو بتاؤ کہ کیا وقت ہوگا؟ پہلی جنوری کو رات کے بارہ بجے یہ جنوب کی طرف ہوتا ہے۔ اسی طرح پہلی 'فروری' کو رات کے دس بجے۔ اور پہلی 'اپریل' کو شام کے ۶ بجے اور ۱۰ 'اپریل' کو پانچ بج کر ۲۴ منٹ پر 'سیری اس' جنوب کی طرف ہوگا۔

یہ چالیس 'ڈگریاں' زیادہ چلا ہے۔ چالیس ڈگریاں چلنے میں دو گھنٹے اور چالیس 'منٹ' لگتے ہیں۔ اس لئے جواب ۵-۲۴+۲-۴۰ یعنی شام کے ۸ بجکر ۴ منٹ ہوگا۔ دوسرے ستارے بھی اِسی طرح چلتے ہیں۔ گما یعنی کھٹولے کا تیسرا ستارہ ۱۲ 'مارچ'

کو آدھی رات کے وقت 'پول اسٹار' کے ٹھیک اوپر ہوتا ہے۔ 'ایگل' کا 'آلٹر' پندرہ جولائی کو آدھی رات کے وقت جنوب کی طرف ہوتا ہے اور 'لٹل ڈوگ' کا 'پراکیون' پندرہ جنوری کو آدھی رات کے وقت جنوب کی طرف ہوتا ہے۔ اِن باتوں کو سامنے رکھ کر ہم تاروں بھری رات میں ٹھیک وقت معلوم کر سکتے ہیں ۔

وہ سیونگ بنک میں
ایک روپیہ رکھتی ہو

فرسٹ کلاس گائڈ' بننے کے لئے ضروری ہے کہ 'سیونگ بنک' میں تمہارا ایک روپیہ جمع ہو - اس کے لئے تمہیں چاہیے کہ اپنے ڈاکخانے میں حساب کھولنے کی درخواست بھیجو۔ 'پورٹ ماسٹر' تمہارا روپیہ لیکر جمع کر لیگا اور جب کبھی تمہارے پاس پیسے یا روپے بچیں - ڈاکخانے میں جا کر یہ بھی جمع کرا دو - اِس طرح جب کچھ رقم جمع ہو جائیگی تو پھر تمہیں اُس کا سُود بھی ملنے لگیگا - اب اگر تم بیوقوف ہو تو اس کی مٹھائی لیکر کھا لوگی اور اگر تم سچی 'گائڈ' ہو تو اس سُود کو بھی لیکر اپنے حساب میں جمع کرا دوگی - اِس طرح تمہاری رقم اور بھی بڑھ جائیگی ۔

ٹنڈرفٹ کو کس طرح سِکھلائی دی جاتی ہے

یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ جب تم خود ٹنڈرفٹ تھیں تو تمہیں کیا کیا کرنا پڑتا تھا - اب تمہارا کام یہ ہے کہ دوسری لڑکی کو گائڈ بننے میں مدد دو - دیکھو اِس بات کا بڑا خیال رکھو کہ سب کام نرمی اور خود نمونہ دِکھلا کر سکھلانا چاہئے - ممکن ہے کہ تمہاری شاگرد شرمیلی ہو، سُست ہو یا جلدی کام نہ سیکھ سکے - ان سب باتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہو اور ہنس ہنس کر کام کرو - اس سے ہمیشہ ہنستے ہنساتے کام لو - سب باتیں ایک دم ہی سکھا دینے کی کوشش نہ کرو - پہلے اسے وہ سب کچھ بتا دو جو اُسے کرنا ہوگا - اس کے بعد ایک بات شروع کرو اور خود کرکے دکھاؤ - اب یہی بات اس کو اپنے ساتھ مِلا کر اُسے دُہرواؤ اور آخر میں خود اس کو کرنے دو - کام کرنے میں اُسے مت ٹوکو - اگر کوئی غلطی کرے تو کر لینے دو لیکن بعد میں بتا دو کہ "تم نے یہ غلطی کی ہے"- اِس طرح وہ سب کچھ سمجھ جائیگی - تمہاری مثال سے اس پر بڑا اثر ہوگا - اگر تم جلدی کروگی یا جھنجھلانے لگوگی تو وہ بھی ایسا ہی کریگی - اگر تم ہنسوگی اور مزے سے کام کو کرتی رہوگی تو وہ بھی ایسا ہی کریگی اور تمہیں معلوم بھی نہ ہوگا *

سینے کا کام

انگریزی میں کہاوت ہے کہ "وقت کا ایک ٹانکا بے وقت کے نو ٹانکوں سے بہتر ہے"۔ لیکن ہم اس کو نہیں مانتے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ اس سے بھی زیادہ تکلیف سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے جو وقت بچتا ہے اور آدمی صاف ستھرا رہتا ہے وہ الگ۔

ہم تمہیں ایک اور بات بتاتے ہیں جو ہم نہیں مانتے۔ درزی جو اچھے کام کرنے والے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم اپنے کام کو کچّا نہیں کرتے۔ اگر تم درزی نہیں ہو تو بہت ہی اچھا ہوگا کہ سینے سے پہلے اپنے کام کو کچّا کرلو اور جتنی چنیں یا کچّے ٹانکے لگا سکتی ہو لگاؤ۔ اگر تم کپڑے کو کاٹ کر پہلے سے اس طرح صفائی سے نہ جما لوگی جس طرح وہ طیار ہونے کے بعد ہوگا تو تمہاری سلائی کبھی سیدھی نہ آئیگی اور کونے وغیرہ بھی سیدھے اور صاف نہ آئینگے۔

تم نے دیکھا ہوگا کہ تاگا ہمیشہ اُلجھتا ہی رہتا ہے۔ لیکن اگر تم تاگے کو ریل میں سے کاٹنے سے پہلے پرو لو تو پھر وہ نہ اُلجھیگا۔ تاگا جب کاٹ لو تو لمبے سرے پر گانٹھ لگا دینی چاہئے۔ سلائی کا ایک موٹا سا ناپ یہ ہے کہ پیسے کے برابر چوڑی جگہ کو ایک اِنچ اور اپنی ناک سے انگوٹھے تک (جب کہ سارا ہاتھ پُورا پھیلا ہُوا ہو) ایک گز سمجھو۔ سینے کا کام ہم سب کے لئے ہی اچھا ہے۔ اِس میں طبیعت خوب لگی رہتی ہے اور دِل نہیں گھبراتا۔



تَیرنا

ہر ایک ُفرسٹ کلاس گائڈ کو تیرنا بھی ضرور آنا چاہئے۔ یہ خود تمہارے اپنے دِل بہلانے ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں اس سے یہ فائدہ ہے کہ اگر تم کہیں پانی میں پھنس جاؤ تو دوسرے لوگوں کو تمہیں بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں نہیں ڈالنی پڑیگی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا ُڈوبتا ہوگا تو تم اُس کی جان بچا سکوگی۔ انگلستان کی لڑکیاں تَیرنے میں بہت ہی پیچھے ہیں۔ ناروے اور سویڈن کی لڑکیوں کا یہ حال نہیں ہے۔ وہاں قریب قریب سب ہی تَیرنا جانتی ہیں ۔

اگر کسی لڑکی کو ُڈاکٹر' منع کردے یا اور کسی وجہ سے تَیرنا نہ سیکھ سکے تو وہ 'موو فرسٹ کلاس' کا امتحان پاس کرسکتی ہے۔ تَیرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ سب سے پہلے بس تمہیں یہی کرنا پڑتا ہے کہ پانی کے بہاؤ کی طرف کُتّے کی طرح ہاتھ پاؤں مار کر تیرنے کی کوشش کرو۔ گویا کہ تم پانی پر چاروں ہاتھ پاؤں کے بَل چل رہی ہو۔ پہلی ہی دفعہ میں پانی کو چھاتی سے دھکا دیکر تَیرنے کی کوشش مت کرو۔ جیسا کہ تَیرنا جاننے والے کرتے ہیں۔ کیونکہ تم جب بھی ایسا کروگی تمہارا ُمنہ پانی کے اندر چلا جائیگا۔ جب تم کُتّے کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہی ہو تو اپنی کسی سہیلی کو ساتھ رکھو۔ جو شروع میں تمہارے پیٹ کے نیچے کوئی لکڑی یا اپنا ہاتھ لگا کر تمہیں سہارے رکھے۔ اگر تم میں سے کوئی تَیرنا نہ جانتی ہو اور اپنے سے گہرے پانی میں گر پڑے تو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ نیچے لکھی باتوں پر چلیگی تو کبھی نہ ڈُوبیگی۔ پہلی بات یہ ہے کہ اپنی گردن

پیچھے کو خوب جُھکا کر اپنا مُنہ اوپر کو رکھو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اندر کا سانس لمبا لو اور باہر کا بہت چھوٹا۔ اس طرح تمہارے پھیپھڑوں میں ہوا بھری رہیگی۔ تیسری بات یہ ہے کہ اپنے ہاتھ پانی میں رکھو تمہیں چیخنا چلّانا ہرگز نہ چاہیئے۔ اگر تم چیخوگی تو تمہارے پھیپھڑوں میں سے ہوا نکل جائیگی۔ اپنے ہاتھوں کو پانی سے ہرگز مت نکالو نہ کسی کو مدد کے لئے ہاتھ سے اشارہ کرو۔ ایسا کروگی تو تم ڈوب جاؤگی۔ تو سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ تم اطمینان رکھو اور جو باتیں اوپر بتائی گئی ہیں اُن پر چلنے کی کوشش کرو ؛

فرسٹ ایڈ

جب تم بازار میں کوئی حادثہ ہوتے دیکھتی ہو تمہیں کسی کا ٹوٹا ہُوا ہاتھ پاؤں، بہتا ہُوا خون یا ٹوٹی ہُوئی ہڈیاں نظر آتی ہیں، اور جب تم کسی کے کراہنے اور سسکیاں بھرنے کی آواز سنتی ہو تو تم بہت گھبرا جاتی ہو اور وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہو۔ لیکن یہ وُہی لڑکی کرتی ہے جو گرل گائیڈ نہیں ہوتی۔ جو لڑکیاں ایسا کرتی ہیں بہت ہی ڈرپوک ہوتی ہیں۔ گائیڈ لڑکی کا کام تو یہ ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے ان باتوں کو سہے اور جس کسی کے چوٹ آئی ہو اس کی مدد کرے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر تم نے دو ایک دفعہ کوشش کرکے اس کو سہ لیا تو پھر تم اُسے پسند کرنے لگوگی۔ کیونکہ اگر تم ٹھنڈے دِل سے کام کرو اور یہ جانتی ہو کہ چوٹ کھائے ہُوئے لوگوں کو کس طرح مدد دیتے ہیں تو سچ مچ مدد کرسکوگی ؛

جب کسی کے چوٹ آجائے اور تم وہاں اس کے پاس اکیلی ہی ہو اور چوٹ کھایا ہؤا آدمی بیہوش ہو تو اُس کے سر کے نیچے تھوڑی سی اونچی چیز رکھ کر اُس کو لٹا دو۔ اس کو کروٹ کے بل لٹاؤ تاکہ اُسکا سانس رُکنے نہ پائے، اور اگر اُس کا جی متلائے، تو جو کچھ اس کے مُنہ سے نکلے، باہر بہہ جائے۔ اس کے گلے اور چھاتی پر سے کپڑے ڈھیلے کر دو۔

اگر تمہیں کوئی آدمی بیہوش پڑا ملے تو اس کے اِرد گِرد کی زمین اچھی طرح دیکھو۔ 'سائن' تلاش کرو۔ ممکن ہے کہ بعد میں یہ معلوم ہو کہ کسی اور نے اس پر حملہ کیا ہے۔ جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اس کی مشق یوں کرو کہ ایک لڑکی کو بیمار کر کے کہیں ڈال دو اور دوسری اس کو اس طرح دیکھے جیسے کہ بیمار کو دیکھتے ہیں۔ بیمار کے ارد گرد کوئی 'سائن' بنا دو۔

اگر تم پٹرول کے ساتھ جا رہی ہو اور راستے میں کوئی حادثہ ہو جائے یا تمہیں راستے میں کوئی چوٹ کھایا ہؤا آدمی پڑا ملے تو 'پٹرول لیڈر' فوراً ایک 'گائڈ' کو ڈاکٹر بُلانے کے لئے بھیج دے اور خود ایک اور 'گائڈ' کو لیکر اُس کی مرہم پٹی کرنے لگے۔ 'سکنڈ' باقی گائڈوں کی مدد سے پانی لانے، 'اسٹریچر' بنانے اور فالتو لوگوں کا گھیرا بنا کر پیچھے ہٹانے کا کام کریگی۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ شروع میں بیمار کو بالکل چُپ چاپ رکھا جائے۔ جب تک ضروری نہ ہو اُسے مت ہلاؤ، اور جب تک وہ ذرا اچھا نہ ہو جائے اس سے باتیں پوچھ پوچھ کر اُسے دِق نہ کرو۔

<u>ہاتھ پاؤں وغیرہ کا ٹوٹ جانا</u>۔ جہاں سے ہڈی ٹوٹی ہو وہاں عام طور پر سوجن اور درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی وہ ہڈی خم کھا

جاتی ہے اور بیمار اُس جگہ کو ہلا نہیں سکتا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو ادھر اُدھر نہیں ہلانا چاہئے بلکہ اُسے سیدھا کر کے اور اس پر کوئی سخت چیز رکھ کر اسے باندھ دینا چاہئے، اور اِسی طرح اُسے 'ہاسپٹل' یا گھر پہنچا دینا چاہئے ✦

اسپلنٹ۔ وہ سخت چیز جسے ٹوٹی ہڈی پر رکھ کر پٹی باندھتے ہیں اُسے 'اسپلنٹ' کہتے ہیں۔ یہ چاہے کوئی چیز مثلاً لکڑی کی تختی۔ گاتھ کا بَلم یا خوب کس کر لپیٹا ہوا اخبار وغیرہ ہو۔ 'اسپلنٹ' اتنا لمبا ہو کہ ٹوٹی ہوئی جگہ کے اوپر کے جوڑ سے ذرا آگے کو نکلا رہے۔ اگر ممکن ہو تو ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونوں طرف 'اسپلنٹ' لگاؤ۔ پھر 'اسپلنٹ' کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک رومال یا پٹی خوب کس کر باندھو۔ یہ پٹی اتنی کسی ہوئی بھی نہ ہو کہ خون رگوں میں چل پھر نہ سکے یا 'اسپلنٹ' سوجن کے بیچ میں گھس جائے ✦

پٹی۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو باندھنے کے لئے بڑی لمبی تکونی پٹی چاہئے۔ اس کی دو طرفیں چالیس چالیس انچ لمبی ہوں ✦

ٹوٹی ہوئی بانہہ (بازو) یا ٹوٹی ہوئی ہنسلی کے لئے 'سلنگ' بنانا ہو تو ایک پٹی بیمار کی گردن میں لٹکا دو۔ اس پٹی کے دوسرے 'ریف نوٹ' سے باندھو اور گانٹھ اس طرف ہو جس طرف کی بانہہ ٹوٹی ہے۔ اس 'سلنگ' میں اس کی بانہہ ڈال دو۔ اب تیسرے کونے کو کھینچ کر کہنی تک لے آؤ اور کہنی اس پر ٹکا دو۔

دَورے۔ وہ لوگ جن کے رگ پٹھے کمزور ہوتے ہیں۔ خاصکر عورتیں، جب کبھی کوئی دھکا وغیرہ ہو یا زیادہ روئیں یا ہنسیں

تو اُنہیں دَورے پڑنے لگتے ہیں۔ اس کا سب سے اچھا علاج یہ ہے کہ بیمار کو کمرے میں بند کر دیا جائے اور اس کے پاس کوئی بھی نہ جائے۔ بیمار تھوڑی دیر میں خود بخود اچھا ہو جائیگا، اور اگر کوئی علاج کروگی تو اُس کی حالت اور بھی خراب ہوتی جائیگی ؂

دِل ڈوبنا۔ اگر تمہارے بیمار کا دِل ڈُوب گیا ہے اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا ہے تو اُسے بٹھا دو اور اُس کا سر گھٹنوں میں جُھکا دو۔ جب سر میں خون کم ہوتا ہے تو دِل ڈوبنے لگتا ہے۔ نسوار کی چُٹکی سنگھوانا یا کسی رگ کو دبانے سے مثلاً آنکھ کے غلاف کو دبانے سے عام طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ اگر بیمار کا چہرہ تمتا اُٹھے تو اُس کا سر اُٹھا دو کیونکہ اب اس میں زیادہ خون ہے، جیسا کہ تاؤ وغیرہ میں ہو جاتا ہے ؂

دانت کا درد۔ فرسٹ ایڈ کی بہت سی ہدایتوں میں اس چیز کا علاج نہیں لکھا گیا۔ مگر تم خود سوچو کہ اس کا جاننا کتنا ضروری ہے۔ ہم تمہیں ایک بہت ہی آسان طریقہ بتاتے ہیں۔ یہ طریقہ بہت دفعہ فائدہ مند ثابت ہُوا ہے۔ خاصکر جب اوپر کے جبڑے کا کوئی دانت درد کر رہا ہو۔ تھوڑی سی رُوئی 'اسپرٹ'، 'برانڈی' یا 'وھسکی' میں ڈبوئو۔ پھر اس پھوئے کو نتھنے میں ڈالو۔ اپنے نتھنے میں نہیں بیمار کے نتھنے میں اور دوسرے نتھنے کو ہاتھ سے اچھی طرح بند کر دو اور مریض سے کہو کہ ناک سے سانس لے۔ 'اسپرٹ' بہت جلدی دماغ کی رگوں میں چلا جاتا ہے۔ اور درد بہت جلد بند ہو جاتا ہے ؂

مرگی۔ جب کوئی آدمی چیخ کر گر پڑے۔ ہاتھ پاؤں موڑے اور اُنہیں جھٹکتا رہے۔ مُنہ سے جھاگ نکالے تو سمجھو اسے دورہ

پڑھ رہا ہے - اس کا کوئی علاج نہیں ہے - ہاں یہ کرنا چاہئے کہ اُس کے مُنہ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا یا کارک ڈال دینا چاہئے تاکہ وہ اپنی زبان نہ کاٹے ✤

زہر کھا جانا - اگر کسی آدمی کی طبیعت کھانا کھاتے ہی خراب ہو جائے یا یہ معلوم ہو کہ اُسے زہر دیا گیا ہے تو اُسے قے کرا دو - اور قے کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی اُنگلیاں یا کوئی پر اس کے گلے میں ڈالو اور نمک ملا ہُوا گنگنا پانی بہت سا پلا دو - اگر کوئی آدمی ایسا زہر کھا لے جس سے اُس کی زبان یا مُنہ کٹ جائے اور اُس کے مُنہ پر سفید سفید دھبے پڑ جائیں تو اُسے قے نہ کراؤ بلکہ اُسے دُودھ، کچے انڈے، گھی اور سلاد کا تیل یا کوئی اور تیل جو کھانے کے کام آئے یا چُونے کا پانی پلاؤ ✤

خون میں زہر دوڑ جانا - جب زخم میں کوئی گندی چیز پڑ جائے تو خون زہریلا ہو جاتا ہے - رگیں لال ہو جاتی ہیں - درد ہونے لگتا ہے اور سُوجن ہو جاتی ہے - اس وقت گرم پانی کی ٹکور بہت فائدہ دیگی ✤

کنٹھ روگ - جب مَیں جنوبی امریکہ میں اُڈیس ماؤنٹین پر تھا تو مَیں نے سُنا کہ کچھ عرصہ ہُوا کہ وہاں دو آدمی کنٹھ روگ کی وجہ سے دَم گھٹ کر مر گئے، صرف اِس وجہ سے کہ وہاں کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے - اگر ڈاکٹر نہ ملے تو کنٹھ روگ کا علاج کرنے کے لئے تیار رہو - بہت سے لوگوں کی زندگی میں ایک نہ ایک دفعہ گلے پڑ جاتے ہیں - یعنی ان کے گلپھڑے اندر سے پھُول جاتے ہیں - کبھی کبھی یہ سوجن اِتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ انسان سانس نہیں لے

سکتا اور حلق بالکل بند ہو جاتا ہے - اسی کو کنٹھ مالا روگ کہتے ہیں۔
بہت گرم ٹکور کرنے سے درد اور سوجن کم ہو جاتی ہے -
سب سے آخری علاج یہ ہے کہ پھُولے ہُوئے گلپھڑوں پر نشتر لگایا جائے ۔

سانپ کا کاٹنا - سانپ کے کاٹے کا علاج تمہیں ضرور جاننا چاہیئے - اس کا علاج بھی وہی ہے جو پاگل کُتّے کے کاٹے کا اور زہر میں بجھے ہُوئے تیر کے زخم کا ہوتا ہے - یہ بات یاد رکھو کہ سانپ کے کاٹے سے زہر خون میں پہنچ جاتا ہے اور دو چار دفعہ نبض کے چلنے سے تمام جسم میں پھیل جاتا ہے - اس لئے جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو - سب سے بڑی بات یہ ہے کہ زہر رگوں میں چڑھنے نہ پائے - یہ یوں ہو سکتا ہے کہ جہاں سانپ نے کاٹا ہو وہاں سے ذرا سا اوپر رسّی یا رومال سے خوب کس کر باندھ دو تاکہ زہر بھرا خون اسکے دِل میں نہ پہنچنے پائے - معمولی چاقو سے زخم کو اور کاٹو تاکہ خون اچھی طرح نکل جائے - اس کے بعد زخم پر "پوٹاشیم پرمنگنٹ" رکھ کر اوپر پٹّی باندھ دو (جب کبھی کوئی گائڈ ٹرپکس میں ہو تو اُسے پوٹاشیم پرمیگنٹ ہمیشہ اپنے پاس رکھنی چاہیئے - خاصکر جب باہر کہیں سیر وغیرہ کو نکلے) - جب کبھی یہ معلوم ہو کہ مریض بیہوش ہونے والا ہے تو خون کو جوش دینے والی چیز مثلاً "کافی" یا کوئی شراب وغیرہ پلانی چاہیئے ۔

کیمپ ڈالنا

'گائڈ' لڑکیوں کے کام میں 'کیمپ' ڈالنا بڑے مزے کی چیز ہے۔ لڑکیاں کھیتوں کے مکانوں یا کسی خالی گھر میں یا تنبوؤں میں رہتی ہیں

بعض لڑکیاں کہتی ہیں کہ کیمپ میں آرام نہیں ملتا۔ یہ لڑکیاں عام طور پر 'سٹنڈرفٹ' ہوتی ہیں۔ سمجھدار گائڈیں یہ نہیں کہتیں۔ وہ اپنے آرام کے لئے کیمپ' میں سو تدبیریں کر لیتی ہیں۔

مثلاً اگر خیمے نہ گاڑے گئے ہوں تو باہر سردی میں اکڑتی اور بڑبڑاتی نہیں رہتیں۔ بلکہ فوراً اپنے لئے ایک جھونپڑا سا ڈال لیتی ہیں وہ جھونپڑے کے لئے ایسی جگہ چنتی ہیں جہاں بارش کے پانی کا بہاؤ نہ ہو۔ پھر وہ آگ جلاتی ہیں۔ کھانا پکاتی ہیں اور گھاس پھوس کا بستر بنا کر مزے سے لیٹ جاتی ہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اس نے پہلے سیکھ رکھا ہوگا کہ آگ کس طرح جلائی جاتی ہے۔ کھانا کس طرح پکایا جاتا ہے اور سفری گدا کس طرح بنایا جاتا ہے۔ یہ وہی باتیں ہیں جو 'گائڈ' کی معمولی سکھلائی میں آتی ہیں۔

تمہیں ہر ایک قسم کی چیز بنانا سیکھنا چاہئے۔ کیونکہ جہاں 'کیمپ' پڑا ہو وہاں کوئی بازار تو ہوتا نہیں کہ گئیں اور خرید لائیں ؛

گائڈوں کو اپنے آرام کے لئے نیچے لکھی ہوئی باتیں ضرور سیکھنی چاہئیں' اور بھی کئی باتیں ہیں مگر یہ سب سے زیادہ ضروری ہیں :۔

خیمے میں۔ گائڈیں اپنے کپڑے لتے اور دوسری ہر ایک چیز کی طرف سے ہمیشہ چوکس رہتی ہیں۔ اگر تم گھر میں اسی طرح چوکس نہ رہو

تو 'کیمپ' میں بھی چوکس نہیں رہ سکتیں اور اگر تم کیمپ میں چوکس نہ ہو تو 'کیمپ' میں تو ہرگز رہ ہی نہیں سکتیں ۔ اور کبھی بھی اچھی 'گائڈ' نہیں بن سکتیں ٭

'گائڈ' چاہے تنبو میں ہو یا 'بنک' میں یا کمرے میں ہر جگہ اپنی چیزوں سے چوکس رہتی ہے ۔ کیونکہ خدا جانے اُس کو کس وقت بلا لیا جائے اور کسی خطرے کی جگہ یا کسی ایسی جگہ جانا پڑے جہاں جانے کا پہلے سے خیال بھی نہ ہو ۔ ایسی حالت میں اگر اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی چیزیں کہاں رکھی ہیں تو ان کے ڈھونڈنے میں بڑا وقت لگیگا ۔ خاصکر اگر اُسے آدھی رات گئے کہیں جانا پڑے تب تو بہت ہی مشکل ہو ۔ اس لئے جب تم بستر پہ جانے لگو تو چاہے تم اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو اپنی تمام چیزوں اور کپڑوں کو تہہ کرکے ایسی جگہ رکھنے کی عادت ڈال لو ۔ جہاں تمہیں وہ اندھیرے میں فوراً مل جائیں ٭

<u>کیمپ کی زمین صاف کرنا</u> ۔ جب خیمے اُکھاڑ لئے جاتے ہیں تو وہاں کی زمین بتا دیتی ہے کہ پٹرول یا ٹروپ جو بھی اس جگہ رہا ہے کون تھا ۔ نکمی 'گائڈ' 'کیمپ' کی زمین کو گندا کرکے نہ جائیگی ۔ وہ جھاڑو دیکر اور گندی چیزوں کو زمین میں دبا کر وہاں سے جاتی ہے ٭

جانے سے پہلے زمین کو صاف کر دینا بہت ضروری ہے ۔ اس سے دو فائدے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ تمہارے بعد غریب زمیندار کو خود صاف نہیں کرنی پڑتی اور دوسرے یہ کہ اگر پھر کبھی تمہیں وہاں خیمے ڈالنے کی ضرورت ہو تو وہ تمہیں خوشی سے اجازت دے دیگا ٭

ہُدہُد۔ جب تم دیکھو کہ کسی درخت کے گرد لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پڑے ہوں تو فوراً سمجھ جاؤ کہ ہُدہُد گھونسلہ بناتا رہا ہے۔ ہُدہُد درخت کی چھال اُتار کر اُس کے تنے کو کھوکھلا بنا لیتا ہے۔ مگر اِتنا سمجھتا ہے کہ درخت کے گرد لکڑی کے گرے ہُوئے ٹکڑے فوراً اس کے گھونسلے کا پتہ بتا دیں گے۔ اس لئے تم نے دیکھا ہوگا کہ وہ ان لکڑی کے ٹکڑوں کو چونچ میں اُٹھا کر کہیں دُور پھینک آتا ہے۔ تاکہ کسی دشمن کو اس کے گھر کا پتہ نہ لگے۔

نہانا۔ 'کیمپ' میں نہانے سے بڑی خوشی ہوتی ہے اور یہ تمہارا فرض بھی ہے۔ خوشی اس لئے کہ اس میں بہت ہنسی مذاق ہوتا رہتا ہے اور فرض اس لئے کہ کوئی 'گائڈ' اپنے آپ کو اس وقت تک 'گائڈ' نہیں کہہ سکتی جب تک تیرنا نہ جانتی ہو، اور ڈوبتوں کی جان نہ بچا سکتی ہو۔ نہانے میں کچھ خطرے بھی ہوتے ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے سمجھ دار 'گائڈ' ہر وقت تیار رہتی ہے۔

ایک یہ کہ جسم کے اَینٹھ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ پانی میں زیادہ دیر تک رہا جائے۔

اگر کھانا کھانے کے ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر یعنی کھانے کے ہضم ہو جانے سے پہلے تم نہاؤ گی تو بہت ممکن ہے کہ تمہارا جسم اَینٹھ جائے۔ اِس اینٹھن سے جسم میں بہت درد ہونے لگتا ہے اور ہاتھ پاؤں نہیں ہلائے جاتے اور آدمی ڈوبنے لگتا ہے۔

جب لڑکیاں نہا رہی ہوں تو ایک دو اچھی تیراک لڑکیوں کی ڈیوٹی لگا دینی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی لڑکی ڈوبنے لگے تو اُسے بچا لیں۔ ان

تیراک لڑکیوں کو "لائف سیورز" کہتے ہیں۔ جب اور لڑکیاں نہا رہی ہوں تو یہ نہ نہائیں۔ بلکہ نہانے کے کپڑے پہنے اور لبادے اوڑھے تیار کھڑی رہیں، اور جہاں کسی کو تکلیف میں دیکھیں فوراً کود پڑیں ؞

اس بات پر بوائے اسکاوٹ اور گرل گائڈوں نے ہمیشہ عمل کیا ہے اور کئی جانیں بچائی ہیں ؞

پانی۔ 'ٹینڈرفٹ' کو تو جیسا پانی ملے وہ پی لیتی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ 'کیمپ' میں دوسرے ہی دن بیمار ہو جاتی ہے اور اسے گھر کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ مگر جو پکّی گائڈ ہوتی ہے وہ پانی اچھی طرح دیکھ بھال کر پیتی ہے۔ اگر کسی پانی کی بابت اُسے یقین نہ ہو کہ پینے کے لائق ہے یا نہیں تو وہ اُسے اُبال لیتی ہے۔ اُبالنے سے کیڑے مرجاتے ہیں۔ ان کیڑوں سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ ہرایک قسم کے پانی میں ہوتے ہیں ؞

صفائی۔ اِس بات کا خیال رکھو کہ کھانا پکانے کی جگہ صاف رہے۔ اس سے 'کیمپ' میں تم تندرست اور آرام سے رہوگی۔ اگر روٹی کے ٹکڑے یا کوئی اور چیز بکھری ہوئی نہ ہوگی تو مکھیاں تمہیں نہ ستائینگی اور تمہیں آرام ملیگا۔ مکھیاں زہر پھیلاتی ہیں۔ اس لئے ان سے ہمیشہ بچتی رہو کہیں تمہارے کھانے کو خراب نہ کردیں۔ کوئی دو 'فٹ' گہرا گڑھا کھود کر اس میں کوڑا کرکٹ جو جلایا نہ جاسکے ڈال دو اور اوپر سے مٹی ڈال کر گڑھے کو بھردو اس طرح تم تندرست رہوگی ؞

اُسی طرح صاف ستھری رہو اور اُسی طرح اپنی چیزوں کو سینت کر رکھو جس طرح ہُدہُد رکھتا ہے۔

نالیاں - پاخانہ پھرنے کے لئے ایک لمبی سی نالی ضرور رکھو۔ یہ بات کبھی مت بھولنا - ہر ایک کیمپ میں چاہے وہ ایک ہی رات کے لئے ڈالا گیا ہو، ایسی نالی ضرور ہونی چاہئے - یہ کوئی دو 'فٹ' گہری ہو - ایک 'فٹ' سے زیادہ چوڑی نہ ہو - اور اس کے سب طرف کرمچ یا درختوں کی شاخوں کے پردے ڈال دئے جائیں - پاخانہ پھر لینے کے بعد اس پر مٹی ڈال دینی چاہئے اور جانے سے پہلے اِس نالی کو پاٹ دینا چاہئے - اگرچہ ایسی نالی کیمپ سے دُور ہو - پھر بھی اسے پاٹ کر جانا چاہئے - یہ بڑی اچھی عادت ہے - دوسروں کو بہت فائدہ پہنچاتی ہے اور کیمپ کی ہوا کو صاف رکھتی ہے۔

اگر تم سے اس میں کوئی بھول ہوئی تو سمجھ لو کہ تم نے سب جگہوں کو گندا کر دیا اور زمین والوں سے کہہ دیا کہ پھر کبھی ہمیں جگہ نہ دینا - اس لئے تمہیں اِس بارے میں کبھی بھول نہیں کرنی چاہئے۔

ستھراپن - جو گائڈ لڑکی کیمپ میں ستھری رہیگی وہ گھر پر، بازار میں، باغ وغیرہ میں بھی صاف رہیگی - گائڈیں ہمیشہ اس زمین کو صاف کر کے جاتی ہیں جہاں انہوں نے کیمپ گاڑا ہو - گو یہ کوئی دلچسپ کام نہیں ہوتا مگر پھر بھی انہوں نے اس میں بہت نام پایا ہے۔

وہ یہ اس لئے کرتی ہیں کہ زمین کا گندا ٹکڑا نہ تو دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور نہ کسی کا جی چاہتا ہے کہ اُسے کام میں لائے۔

اس لئے جب تم بازار میں ہو یا باغ میں یا گاؤں میں تو اپنی مٹھائی کا کاغذ یونہی مت پھینک دو۔ یہ ایک تو جگہ کو گندا کر دیتا ہے۔ دوسرے اس کے اُٹھانے میں کسی اور کو تکلیف ہوتی ہے۔

اس لئے ردّی کاغذ یا تو ردّی کاغذ کی ٹوکری میں پھینکو، یا اُسے جلا دو یا زمین میں دبا دو۔

کوئل - یہ بڑا عجیب پرندہ ہے۔ اس کے تیور ایسے ہوتے ہیں جیسے باز کے۔ تم یہ نہیں کہہ سکتیں کہ وہ لڑاکا ہے یا غریب۔ وہ اپنی آواز سے تمہیں بتا دیتی ہے کہ میں بیٹھی ہوں۔ بڑی سُست ہے۔ خود گھونسلہ نہیں بناتی۔ دوسروں کے گھونسلوں میں انڈے دیتی ہے۔ یہ ٹھگ بھی ہے کیونکہ اپنے انڈے دوسرے پرندوں کے انڈوں میں اس طرح ملا کر رکھتی ہے کہ پتہ بھی نہ چلے۔ وہی اس کے انڈے سیتے ہیں اور اس کے بچّوں کو پالتے ہیں۔ بڑی دھوکہ باز ہے۔ دوسروں کی نقل اُتارتی ہے اور خوب دھوکے دیتی ہے۔ مگر کوئی کام نہیں کرتی۔

اِسی طرح ہم نے دیکھا ہے کہ کئی لڑکیوں نے بھی گرل گائڈوں کے کپڑے پہن لئے۔ ہماری ہی وردی پہنی۔ ہماری ہی طرح کے بیج لگائے۔ اِدھر اُدھر اکڑتی پھرتی رہیں مگر نہ تو یہ سمجھیں کہ گائڈ کسے کہتے ہیں اور نہ گائڈوں کا کام کیا اور دنیا میں کوئل کہلائیں۔

گھاس کے بکس میں
کھانا پکانا

یہ بڑا ہی مزیدار کام ہے۔ اِس میں کوئلہ بھی کم خرچ ہوتا ہے اور وقت اور روپیہ بھی بچتا ہے۔ 'کیمپ' میں اگر تم گھاس کے 'بکس' میں کھانا پکاؤ تو تمہیں مدد بھی بہت ملیگی اور لُطف بھی بہت آئیگا۔ اس میں یہ آرام ہے کہ ایک دفعہ کھانا پکانا شروع کردو اور جب تھوڑا سا پک جائے تو اسے اس 'بکس' میں رکھ کر ڈھکنا ڈھک دو اور بے فکر ہو جاؤ۔ باقی کام بکس اپنے آپ کر لیگا۔ اِتنی دیر میں کہ تمہارا کھانا پکے تم 'کیمپ' میں کھیل کود سکتی ہو۔ 'بکس' تمہارا خود ہی پکاتا رہیگا۔

اِسی طرح اگر تم گھر پر ہو تو تھوڑی دیر کھانا پکا کر اُسے بکس میں رکھ دو اور آگ وغیرہ بجھا دو۔ بکس تمہارا کھانا خود ہی پکا دیگا اور تمہارا ایندھن یا گیس وغیرہ بچ رہیگا۔

بکس بنانے کی ترکیب

ایک بڑا سا 'بکس' لو۔ مثلاً چائے کا 'بکس'۔ اس میں اخبار کا کاغذ دوہرا تہہ کرکے چپکا دو۔ اب اس میں خوب سخت باندھی ہوئی گھاس اس طرح بھرو کہ اوپر کے کنارے سے کوئی زیادہ سے زیادہ تین انچ نیچی رہ جائے۔ اس گھاس کے بیچ میں ایک ایسا گڑھا سا بنا دو، جس میں کھانا پکانے کی پتیلی وغیرہ آجائے۔ اب

معمولی فلالین لیکر اُس کی ایک گدّی اِتنی موٹی بناؤ کہ بکس میں رکھنے سے اوپر کے کناروں تک بالکل ملی ہُوئی آ جائے۔ یہ گدّی فلالین میں خوب ٹھونس ٹھونس کر گھاس بھرنے سے بنائی جا سکتی ہے ؞

بکس کے استعمال کرنے کا طریقہ

کھانا ایسے برتنوں میں پکاؤ جن میں خوب کسے ہوئے ڈھکنے لگے ہوں۔ 'المونیم' یا مٹّی کے برتن زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ مربّہ رکھنے کے ڈبّے یا ٹینوں کے ایسے بڑے ڈبّے بھی، جن پر کسے ہُوئے ڈھکنے لگے ہُوئے ہوں استعمال ہو سکتے ہیں ؞

اب جو کھانا پکانا ہو اُسے معمولی آگ وغیرہ پر اُبالو اور جب وہ خوب اُبلنے لگ جائے تو فوراً پتیلی کو بکس کے اندر رکھ دو۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو بکس میں رکھنے سے پہلے ذرا زیادہ دیر پکانا پڑتا ہے (نیچے ان کا بیان دیکھو) کھانے کی پتیلی کو اخبار کے کاغذ میں لپیٹ کر 'بکس' کے گڑھے میں رکھنا چاہیئے۔ پتیلی رکھ دینے کے بعد اُس کے اوپر گھاس سے بھری ہوئی فلالین کی گدّی رکھو اور بکس کا ڈھکنا کس کر بند کر دو ؞

یہ دیکھ لو کہ گدّی اور 'بکس' کے ڈھکنے کے بیچ میں ذرا سی بھی جگہ کھُلی نہ رہے ؞

نوٹ ۔ تم برتن کو جتنی جلدی کاغذ میں لپیٹ کر بکس میں رکھ دوگی اتنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ اِس طرح اس کی گرمی کم نہیں ہونے پائیگی ؞

طرح طرح کے کھانے پکانے میں جتنا جتنا وقت لگتا ہے

گوشت - جتنی دیر میں گوشت پکتا ہے اس سے کوئی آدھی دیر میں گیس یا چولہے پر پکاؤ اور اس کے بعد اسے ۲ گھنٹے تک بکس میں رکھو +

دال - رات بھر پانی میں بھگوؤ - کوئی آدھ گھنٹہ اُبالو اور کوئی تین یا چار گھنٹے 'بکس' میں رکھو +

تازہ پھل - ایک پورا جوش دو اور فوراً بکس میں رکھ دو - پھل جتنا سخت ہو اُسی کے مطابق کوئی ایک یا دو گھنٹہ بکس میں رکھو +

سوکھے ہوئے پھل - رات بھر پانی میں بھگوؤ - پھر ایک پورا جوش دو اور تین سے پانچ گھنٹے تک (جیسی ضرورت ہو) بکس میں رکھو +

اوٹ (جئی) - پانچ منٹ اُبالو اور رات بھر بکس میں رہنے دو +

چاول - ایک پورا جوش دو اور دو گھنٹے 'بکس' میں رہنے دو +

دوسری چیزیں مثلاً ترکاریاں وغیرہ بھی اسی طریقہ سے پکائی جا سکتی ہیں +



آگ لگ جائے یا کسی کے چوٹ وغیرہ آجائے تو کیا کرنا چاہیئے

آگ۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ کسی گھر میں آگ لگی ہوئی ہے تو تمہیں چاہیئے کہ:۔

پہلے۔ گھر کے اندر جو لوگ ہوں انہیں فوراً خبردار کر دو۔

دوسرے۔ سب سے نزدیک کے 'پولس' والے یا آگ بجھانے کے 'انجن' والوں کو خبر کر دو۔

تیسرے۔ پڑوسیوں کو اکٹھا کر لو تاکہ وہ کودنے والے لوگوں کے لئے سیڑھیاں، چٹائیاں یا کھالیں وغیرہ لے آئیں ؎

اگر کمزور یا بیہوش آدمیوں کو ڈھونڈنے کے لئے کسی جلتے ہوئے مکان کے اندر جانا پڑے تو گیلے رومال یا موزے اپنی ناک اور منہ پر رکھ لو، اور مکان کے اندر جھک کر یا چاروں ہاتھ پاؤں پر چل کر جاؤ اس طرح تمہارا منہ فرش کے نزدیک رہیگا اور اس جگہ دھواں یا 'گیس' سب سے کم ہوتی ہے اگر تمہیں جلتی ہوئی آگ میں سے گزرنا پڑے اور تم گزر سکو تو پہلے ایک کمبل لو اور اس کو گیلا کر کے اس کے بیچ میں ایک سوراخ کر لو۔ اپنا سر اس سوراخ میں گزار کر کمبل کو بدن پر لپیٹ لو۔ یہ ایک ایسا 'کوٹ' سا بن جائیگا، جس پر آگ اثر نہ کر سکیگی اور تم اسے اوڑھے اوڑھے آگ میں سے گذر سکوگی ؎

اگر تم دیکھو کہ کسی آدمی کے کپڑوں میں آگ لگ رہی ہے۔ تو اس کو زمین پر سیدھا لٹا دو۔ کیونکہ آگ کی لپٹیں ہمیشہ اوپر ہی کو اٹھتی ہیں۔ اب اس کو دری، قالین، 'کوٹ' یا کسی کمبل میں لپیٹ دو (لپیٹتے وقت اس کا

ڈوبتے ہوئے آدمیوں کی جانیں بچانا

آج کل کے تیراک اگر یہ جانتے ہوں کہ ڈوبتے ہوئے آدمیوں کو کیسے بچایا جاتا ہے اور انھوں نے اس کی مشق بھی کی ہو تو وہ بہت سے آدمیوں کی جانیں بچا سکتے ہیں ۔ یہ خیال عام طور پر مشہور ہے کہ ڈوبتا ہوا آدمی تین دفعہ پانی سے اُبھرتا ہے اور اس کے بعد بالکل ڈوب جاتا ہے ۔ یہ خیال بالکل غلط ہے ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی بچانے والا نہ ہو تو آدمی پہلی ہی دفعہ ڈوب جاتا ہے ۔ جب تم کسی ڈوبتے ہوئے آدمی کو بچا رہی ہو تو اِس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھو کہ وہ تمہیں پکڑنے نہ پائے ۔ نہیں تو تمہیں بھی لے ڈوبیگا تم ہمیشہ اُس کے پیچھے رہو ۔ اگر تم دیکھو کہ اُس نے تمہاری کلائی پکڑلی ہے تو اپنی کلائی کو اس کے انگوٹھے کی طرف موڑ کر زور سے جھٹکا دو اور ہاتھ چھڑا لو ۔ ڈوبتے ہوئے آدمی کو مدد دینے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اُس کے پیچھے رہو اور اس کی کُہنیاں یا گردن پکڑ کر اوپر کو اُٹھا لو یا یوں کرو کہ اپنے بازو اس کی بغلوں میں ڈالو اور اپنے ہاتھ اُس کی چھاتی کے گرد ڈال دو اور اُس سے کہہ دو کہ چُپ چاپ رہے ۔ ہلے جُلے نہیں ۔ اگر وہ تمہارا کہنا مان لے تو اسے تیراتی ہوئی آرام سے کنارے پر لے آؤ ۔ لیکن اگر وہ تمہارا کہنا نہ مانے تو اِس بات سے ہوشیار رہو کہ کہیں ڈر کے مارے تمہاری طرف مُڑ کر تمہیں پکڑ نہ لے ۔ اگر وہ تمہاری گردن پکڑ لے تو جیسا کہ ہال بن صاحب کہتے ہیں " سختی سے جھٹک کر اُسے الگ کر دو ۔

اور اِس طرح فوراً کرو۔ اپنا ہاتھ اُس کی کمر کے گرد ڈالو اور دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی اس کی ٹھوڑی کے نیچے اِس طرح رکھو کہ تمہاری انگلیوں کی نوکیں اس کی ناک پر پڑیں اور پُوری طاقت سے اُسے ذرا سا کھینچکر زور سے پیچھے کو دھکا دو۔اس طرح مجبور ہوکر وہ تمہیں چھوڑ دیگا"۔ لیکن اگر تم نے پہلے سے اس کی مشق نہ کرلی ہوگی تو وقت پر یہ بات تمہیں ہرگز یاد نہ آئیگی۔ اس کی مشق اس طرح ہوسکتی ہے کہ کئی گائڈیں مل کر کام کریں۔ ایک ڈوبنے والے کی نقل کرے اور دوسری اُسے بچائے۔ یہ باری باری سے کیا جائے اور اس کی مشق ضرور کرو۔

اگر تم دیکھو کہ کوئی آدمی پانی میں گر گیا ہے اور ڈوب رہا ہے اور تم خود تیر نہ سکتی ہو تو کوئی رسی، چپّو یا تختہ اس طرح اس کے پاس پھینک دو کہ جب وہ دوبارہ پانی سے اُبھرے تو اُس کو پکڑ لے۔ اگر کوئی آدمی ایسا معلوم ہو کہ پانی میں ڈوب گیا تھا اور وہاں سے نکالا گیا ہے تو پہلی ضروری بات یہ ہے کہ پانی اُس کے پھیپھڑوں میں سے فوراً نکال دیا جائے۔ یہ اِس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کو اِس طرح جھکاؤ کہ اُس کا مُنہ اور سر نیچے کو جُھک جائے۔ اُس کو مدد دینے کے لئے تم یہ بھی کرسکتی ہو کہ اُس کا مُنہ کھول دو اور اُس کی زبان باہر کھینچ دو۔ جب پانی اُس کے پیٹ میں سے نکل جائے تو اُس کو کروٹ کے بل اِس طرح لٹاؤ کہ اس کا بدن ذرا نیچے کو لٹکا رہے۔ اس کی زبان اسی طرح باہر نکلی رہے۔ اگر وہ سانس لے رہا ہو تو اُسے آرام کرنے دو اور اگر سانس نہ لیتا ہو تو اُسے

مصنوعی طریقے سے سانس دلاؤ۔ جو آدمی ڈوبا ہُوا معلوم ہوتا ہو اُس کو ہوش میں لانے کی کئی ترکیبیں ہیں۔ کوئی آدمی کسی ترکیب کو اچھا سمجھتا ہے کوئی کسی کو۔ تم اِس جھگڑے میں نہ پڑو، بلکہ جو کچھ کرنا ہو فوراً کر ڈالو۔ ہمارا خیال ہے کہ اسکیفر صاحب کی ترکیب سب سے آسان ہے۔ یعنی اُسے پیٹ کے بل اِس طرح لٹاؤ کہ اس کی بانہہ ماتھے تلے رہے۔ اپنے ہاتھ بیمار کی کوکھوں کے اِدھر اُدھر کمر تلے رکھو انگوٹھے برابر برابر اور ایک دوسرے کو چھوتے ہوئے رہیں۔ انگلیاں نچلی پسلی تک ہی پہنچیں ٭

بازو سیدھے رکھ کر آگے کو جُھکو۔ تاکہ تمہارے جسم کا بوجھ تمہاری کلائیوں پر پڑے اور پھر بیمار کے کولوں پر خوب تُلا ہُوا بوجھ ڈالو اور ساتھ ساتھ ایک دو تین گنتی جاؤ۔ اس سے بیمار کا معدہ زمین کے ساتھ دبیگا اور ہَوا چھاتی میں سے نکلے گی ٭

اب اپنا جسم ذرا پیچھے کو جھکاؤ، تاکہ بوجھ ہٹ جائے۔ ہاتھ نہ ہٹاؤ اور آہستہ آہستہ ایک دو گنو۔

یونہی آگے پیچھے کو ہلتی رہو۔ جب تم آگے جھکوگی تو بیمار کا معدہ زمین پر دَب جائیگا اور اس کے سینے اور مُنہ میں سے ہَوا باہر نکلیگی۔ جب تم پیچھے ہٹوگی تو ہَوا پھر اندر داخل ہو جائیگی۔ اِسی طرح کرتی رہو جب تک کہ بیمار خود سانس نہ لینے لگ جائے۔ ایک منٹ میں کوئی بارہ دفعہ دبانا چاہئے۔ جونہی بیمار سانس لینے لگے تو تم ہٹ جاؤ مگر اُسے دیکھتی رہو۔ اگر سانس پھر اُکھڑنے لگے تو پھر ویسا ہی کرو۔ اگر خود تھک جاؤ تو کسی اور کو اپنی جگہ بُلا لو ٭

جب وہ سانس لینے لگ جائے تو اسے ویسے لٹا دو جیسے لوگ عام طور پر لیٹتے ہیں اور خود گرم فلالین یا گرم پانی کی بوتلیں اس کی رانوں کے بیچ میں، بازوؤں کے نیچے اور تلووں پر رکھو۔ یہ بوتلیں اس کے خود سانس لینے سے پہلے ہرگز نہ رکھی جائیں۔ اس کے گیلے کپڑے اُتار لینے چاہئے اور اسے سینکے ہوئے کمبلوں میں لپیٹ دینا چاہئے۔ بیمار کو چھیڑنا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اس کے سُلانے کا بندوبست کرنا چاہئے اور کم از کم ایک گھنٹے تک اس کی حالت دیکھتے رہنا چاہئے ؞

اِسے اسکیفر صاحب کا طریقہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ ڈوبے ہوئے آدمیوں اور اُن آدمیوں پر استعمال ہو سکتا ہے جن کا سانس گیس یا دُھوئیں سے گھُٹ گیا ہو ؞

کسی اور گائڈ کو بیمار سمجھ کر اس طریقے کی مشق کرو۔ تاکہ وقت پر تمہیں معلوم ہو کہ کیا کرنا ہے، اور کسی بیچارے مرتے ہوئے آدمی کی جان بچانے کے لئے "تیار رہو" ؞

گائڈوں کی جوڑیاں بنا کر ان سے اس طریقے کی مشق کراؤ ؞

زخمی کے کپڑے اُتارنا۔ پہلے اس حصّے سے کپڑے اُتارو جو زخمی نہیں ہے۔ اِس طرح جب کپڑے ڈھیلے ہو جائیں، تو ہوشیاری سے زخمی حصّے پر سے کپڑا اُتارو، اسے ہلانے کی کوشش نہ کرو۔ آستین یا پاجامہ سلائی پر سے کاٹ ڈالو۔ اِس بات کا خیال رکھو کہ قینچی کا گول کنارہ کپڑے کے اندر کی طرف رہے۔ اگر کپڑے پھر پہنانے ہوں تو کناروں پر بندیں کر اُن کو آپس میں باندھ دو ؞

حادثے

بجلی کا دھکا- بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی بجلی کے تار یا پٹری وغیرہ کو چھُو لینے سے بیہوش ہو کر گِر پڑتا ہے - بیمار کو احتیاط سے وہاں سے اُٹھا لو - اِس بات کا خیال رکھو کہ کہیں تمہیں بھی بجلی کا دھکّا نہ لگے - اگر ممکن ہو تو اپنے پاؤں کے نیچے کوئی شیشے کا ٹکڑا یا سُوکھی لکڑی رکھ لو یا پاؤں میں 'ربڑ' کے جُوتے پہن لو - بیمار کو چھُونے سے پہلے ربڑ کے دستانے بھی پہن لو - اگر دستانے نہ ہوں تو اپنے ہاتھوں پر بہت سا سُوکھا کپڑا لپیٹ لو اور بیمار کے کپڑوں وغیرہ پر ایک مُڑی ہُوئی لکڑی اٹکا کر اُسے گھسیٹ لو -

ابھی تھوڑے دِنوں کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا سینٹ اوئن (فرانس) میں تیتریاں پکڑ رہا تھا - تیتریاں پکڑتے پکڑتے وہ ریل کی ایسی پٹری پر گِر گیا جس میں بجلی کی رَو دوڑ رہی تھی - اُسے دھکّا لگا اور ایک دم مر گیا - ایک مسافر اُسے اُٹھانے کی کوشش میں خود بھی ڈھیر ہو گیا - ایک اینٹ پاتھنے والا اُنہیں بچانے کو دوڑا اور وہیں ختم ہُوا - یہ دُو آدمی جان بچانے گئے تھے مگر خود مر گئے - صرف اس لئے کہ اُنہیں معلوم نہ تھا کہ کیا کرنا ہے ×

'گیس' اور دھواں وغیرہ- کانوں، بڑی بڑی موریوں اور مکانوں کی گیس سے اکثر حادثے ہوتے رہتے ہیں - جب تم ایسی جگہ کسی آدمی کو بچانے کی کوشش کر رہی ہو تو اپنی ناک اور مُنہ کو بھیگے ہُوئے رومال سے بند اور اپنا سر جہاں تک ہو سکے فرش کے نزدیک رکھو اور

بیہوش آدمی کو اسی طرح کھینچ کر باہر نکالو جس طرح جلتے ہوئے گھر میں سے۔ بیمار کو جہاں تک ہو سکے جلدی گھسیٹ کر تازہ ہوا میں لے آؤ (میں نے کہا کہ "جہاں تک جلدی ہو سکے"، یہ سمجھیں کہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ اگر تم نے جلدی نہ کی تو اس زہریلی ہوا کا اثر تم پر بھی ہو جائیگا)۔ وہاں سے نکال کر بیمار کے گلے اور چھاتی پر کے کپڑے ڈھیلے کر دو۔ اُس کے مُنہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دو، اور جلے ہوئے پر ناک کے نیچے رکھو۔ اگر وہ سانس نہ لے تو اسی طرح سے سانس لواؤ جس طرح ڈوبے ہوئے آدمی کے لئے بتایا گیا ہے ؛

قدرتی چیزیں

پودے، درخت اور جانور کے متعلق ضروری باتیں

پودوں کے ذکر میں اِن چیزوں کا بیان ضروری ہے :-

۱- بیج
۲- پنیری
۳- جڑیں
۴- تنہ
۵- پتے
۶- پھول
۷- بیج کے خانے اور بیج کس طرح پھیلتے ہیں۔
۸- کون سی زمین میں اُگتے ہیں ؛

اگر درخت کا حال بیان کر رہی ہو تو یہ باتیں بھی دیکھو کہ اس کی شکل کیسی ہے۔ اس کی چھال اور ٹہنیاں کیسی ہیں۔

جانور کا بیان کرنا ہو تو اس میں یہ باتیں بیان کرو۔

۱۔ کہاں پیدا ہوا۔

۲۔ اس کے خاص نشان۔

۳۔ اس کی عادتیں

۴۔ اس کی خوراک

۵۔ عام طور پر کہاں رہتا ہے۔

۶۔ اس کے پاؤں کے نشان کیسے ہوتے ہیں۔

۷۔ اس کی آواز کیسی ہوتی ہے۔

"گائڈ" کو چاہیئے کہ درختوں۔ پرندوں اور جانوروں کی سب خاص خاص باتیں جانتی ہو اور اُسے یہ بھی معلوم ہو کہ اُن کے دشمن کون ہیں اور جب کبھی ان سے مقابلہ آ پڑے تو ان دشمنوں سے مدد لے

قدرتی چیزوں کا رقسم رقسم کا اور دلچسپ ہونا۔ سچی گائڈ کو ہمیشہ قدرت سے محبت ہوتی ہے۔ اس کا جی چاہتا ہے کہ کہیں باہر کھلے میدان میں جائے۔ سنسان اور پیاری پیاری پہاڑیوں کو دیکھے اور جنگلوں میں گھومے۔ اس کے لئے سب سے اچھی روشنی چاند اور ستاروں کی ہوتی ہے اور سب سے اچھے گیت پرندوں کے گیت ہوتے ہیں وہ جنگل کے رہنے والے پنچھیوں کو خوب جانتی ہے۔ مگر یہ بات تو تم مانو گی کہ ہم جس چیز کو جانتے نہ ہوں۔ جسے سمجھتے نہ ہوں اس سے ہم محبت نہیں کرتے۔ اس لئے ہر ایک "گائڈ" کو قدرت کی بنائی ہوئی

چیزوں کی بابت کچھ نہ کچھ ضرور جاننا چاہئے - اِس باب میں ہم تمہیں قدرت کی دُنیا کی طرف ایک آدھ جھلک دِکھا سکتے ہیں شاید اِسی ایک آدھ جھلک دیکھنے سے "گائڈوں کے دِل میں شوق پیدا ہو اور وہ اپنے آپ قدرت کی کتاب کو اور زیادہ گہری نظروں سے دیکھنے لگے - تمہیں اپنی پسند کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور مِل جائیگی - چٹانیں وغیرہ دیکھنے والے کی نظر کو اپنی طرف کھینچتی ہیں - سیپیاں جی کو لُبھاتی ہیں - کیڑے مکوڑے اپنی طرف بُلاتے ہیں - اِن چیزوں کا جاننا کچھ مشکل نہیں صرف غور کرنے کی دیر ہے - درختوں ، پرندوں اور ستاروں کی بابت ہم اِس باب میں آگے چل کر بتائینگے - ابھی صرف جانوروں کو لیتے ہیں - یہ بات یاد رکھو کہ کسی معمولی جانور کو بھی اگر دھیان لگا کر دیکھو گی تو بڑی بڑی دلچسپیاں پیدا ہونگی - مثلاً تم نے ضرور غور کیا ہوگا کہ کُتّے اور بلّی کی عادتوں میں کتنا فرق ہے - کُتّا مِل کر رہنا پسند کرتا ہے ، اور بلّی اکیلی - کُتّے ہمیشہ بھونکتے ہیں یعنی تمہیں کسی آنے والے کی خبر دیتے ہیں - جب اُنہیں شکار نظر آتا ہے تو اپنی دُم اُٹھا لیتے ہیں یہ ایک اشارہ ہے - وہ شکار پر کھُلے بندوں جھپٹتے ہیں - مگر بلّیاں گھُنّی ہوتی ہیں اور چُپکے چُپکے اپنے شکار پر جا پڑتی ہیں - کُتّے اپنا راتب بڑی جلدی جلدی کھاتے ہیں - کیونکہ انہیں خیال ہوتا ہے کہ کہیں اور بھُوکا کُتّا اُن کے کھانے پر نہ آ پڑے - بلّیاں آہستہ آہستہ کھاتی ہیں - ہر ایک عادت ہمیں جانور کا حال بتاتی ہے *

درخت - درختوں کا حال معلوم کرنا بڑے مزے کی بات ہے۔ ہندوستان میں چار ہزار سے زیادہ قسم کے درخت ہیں - یہ چار ہزار قسم کے درخت ۱۰۰ قسموں میں بانٹے جا سکتے ہیں - ان میں بہت سے درخت صرف پہاڑیوں اور جنگلوں میں ہوتے ہیں - اگر "گائڈ" صرف دو تین سو قسم کے درختوں کو پہچان سکے تو وہ تقریباً ہر قسم کے درخت کو پہچان لیگی -

درخت بہت سی قسموں کے ہوتے ہیں - ان کے پھل پھول اور پتوں کا فرق تو جانے دو - ان میں چھوٹے بڑے کا بھی فرق ہوتا ہے کئی ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی ٹہنیاں ہوتی ہی نہیں - بعض بہت گھنے ہوتے ہیں اور بعض چھدرے - بعض زرد ہوتے ہیں اور بعض ہمیشہ سبز رہتے ہیں - بعض کی جڑیں ہوا میں لٹکتی ہوتی ہیں - جیسے بڑ کے درخت کی - بعض درختوں کا رس دودھ کی طرح ہوتا ہے - مثلاً "ربڑ" کا درخت - کئی درخت کانٹے دار ہوتے ہیں - مثلاً بیل کا درخت - بعض درختوں کے تنے بالکل سیدھے، مثلاً سیمبل کے درخت کا تنہ *

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ہے دو مختلف درختوں کے پھلوں اور پھولوں میں کتنا فرق ہوتا ہے - مگر یہ بھی یاد رہے کہ ان کے پتے بھی ایک جیسے نہیں ہوتے - بعضوں کے پتے الگ الگ ہوتے ہیں اور ان کا ٹہنیوں میں سے نکلنے کا ڈھنگ بھی جدا ہوتا ہے - کسی کے پتے کا ڈنٹھل لمبا ہوتا ہے، کسی کا چھوٹا اور کسی کے ہوتا ہی نہیں - کسی درخت کا پتہ چھوٹا ہوتا ہے اور کسی کا بہت ہی بڑا - مثلاً کیلے کا پتہ - پتوں کی شکلیں جدا جدا ہوتی ہیں - کوئی نیچے سے چوڑا اور اوپر سے پتلا ہوتا ہے اور کوئی کسی اور شکل کا - کسی کے کنارے بالکل

سیدھے ہوتے ہیں یا کھُردرے ہوتے ہیں۔کسی کے کنارے کٹے ہُوئے ہوتے ہیں۔ بعض کی رگیں ایک دوسرے کے برابر ہوتی ہیں اور بعض کی گول پنکھے کی طرح۔ بعض میں گٹھلیاں سی نظر آتی ہیں اور بعض پتّوں پر روئیں ہوتے ہیں۔ بعض نرم ہوتے ہیں اور بعض سخت وغیرہ وغیرہ۔

زہریلے پودے۔ ہر ایک "گائڈ" کو جاننا چاہئے کہ زہریلے پودے کون کون سے ہوتے ہیں۔ کچھ مشہور زہریلے پودوں کے نام یہ ہیں :۔

"بلاڈونا"۔ یہ ایک جھاڑی سی ہوتی ہے۔ ان کے پتّے انڈے کی شکل کے ہوتے ہیں اور پھُول گھنٹی کی شکل کے۔ پھُول اندر سے اودے رنگ کے ہوتے ہیں۔اس کا پکا ہُوا پھل چھوٹا سا سیاہی مائل اودے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ سب کا سب زہریلا ہوتا ہے +

"فاکس گلو"۔ یہ باغوں میں اکثر بویا جاتا ہے۔اس کے پتّے آری کی شکل کے ہوتے ہیں۔ گھنٹی کی شکل کے اُودے پھُول لگتے ہیں۔ان پھُولوں میں دھبے ہوتے ہیں اور ان کا ڈنٹھل برچھی کی طرح ہوتا ہے +

لتھیرس سٹیوس (LATHYRUS SATIVUS)۔ یہ عام مٹر کی شکل کا ہوتا ہے۔اس کا پھُول اُودے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ پھلی میں ہوتا ہے پھل کے پہلو چپٹے اور کٹے ہُوئے ہوتے ہیں +

کچیلا:۔ اس کے پتے ایک دوسرے کے آمنے سامنے اور گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پھُول ہوتے ہیں اور اس کا پھل جب پک جاتا ہے تو نارنجی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ یہ گدگدا ہوتا ہے اور اس میں بہت سے بیج ہوتے ہیں +

دھتورا۔ اس پودے کے پتّے کٹے ہُوئے ہوتے ہیں۔ پھُول سفید

یا نیلوفری رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے پھل پر کانٹے ہوتے ہیں ۔

کس ساوا (CASSAVA)۔ یہ چھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے ہتھیلی جیسے ہوتے ہیں۔ نیچے سے لال ہوتے ہیں اور ان کے بیچ میں ایک رگ ہوتی ہے۔ اس کے پھول سرخ سے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں اندر سے کھوکھلی ہوتی ہیں۔ جڑیں اور تنہ خاص طور پر پکایا جائے تو زہریلا نہیں ہوتا۔ مگر کچا ہو تو زہریلا ہوتا ہے ۔

پوست : دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتوں کے کنارے کٹے ہوئے اور تنے کے ساتھ گتھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھول سرخ، سفید یا اودے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے بیج ہوتے ہیں ۔

گلوری اوسا سپربا (GLORIOSA SUPERBA)۔ اس کی بیل بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کے ساتھ ساتھ لمبے لمبے ریشے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول زرد یا قرمزی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ بہت زہریلی ہوتی ہے۔ یہاں ہم دو چار اور زہریلے پودوں کے نام بھی بیان کرتے ہیں :-

کاکامری، ہرل، گانجا، گرور اور کنار ۔

وہ پودے جو دواؤں کے کام آتے ہیں۔ زہریلے پودوں کے ساتھ ساتھ ان پودوں کا جاننا بھی ضروری ہے، جو دواؤں کے یا اور کسی کام آتے ہیں۔ بہت سی بوٹیاں ہندوستان میں دواؤں کے طور پر کھائی جاتی ہیں۔ یہاں ہم کچھ بوٹیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ بوٹیاں دو طرح سے تیار کی جاتی ہیں۔ کھولتے ہوئے پانی میں بھگو کر اور اُبال کر۔ اُبالنا ذرا مشکل کام ہے۔ مگر دوسرا کام آسان ہے۔

اس میں یہ ہوتا ہے کہ ٹھنڈے پانی میں ایک رات دوا کی جڑیں اور چھالیں بھگو دی جاتی ہیں۔ دوسرے دن اسے چند منٹ اُبال کر ٹھنڈا کر لیا جاتا ہے۔ گٹھیا کے درد کے واسطے "کوک کولس کارڈی فولی اس" (COCCULUS CORDIFOLIUS) بہت کام کی چیز ہے۔ سانپ کے کاٹے کے لئے اس کی جڑ کو پیس کر پندرہ 'گرین' کی تین خوراکیں دی جاتی ہیں۔ "ہمیڈسمس انڈی کس" (HEMIDESMUS INDICUS) یعنی ہندوستانی چرائیتہ طاقت بڑھانے کی بڑی اچھی دوا ہے۔ انار کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ کینچوے کے کاٹے کا بڑا اچھا علاج ہے۔ بدہضمی کے لئے لیموں کی پتی کا خساندہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور اس کا تیل درد یا گٹھیا کے لئے بہت اچھا ہے۔

پنیری اڑیا کے پتوں کا رس کیڑے مکوڑوں کو مار ڈالتا ہے۔ 'کنتا' (CANNA) کی جڑیں پانچ میں اُبال کر اس میں گول مرچ ملا کر اُن جانوروں کو دی جاتی ہے جو زہر کھا گئے ہوں۔ پیچش کے لئے بیل کے درخت کا کچا پھل بہت اچھا ہے۔ پکا پھل دست آور ہے۔

رینٹھا اس زخم پر لگایا جاتا ہے جو کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے ہو گیا ہو اور کسی کو دورہ پڑ جائے تو اُسے بھی دیا جاتا ہے۔

پتّے اور پھُول جمع کر کے کِس طرح رکھنے چاہئیں۔ جو کچھ ہم بتا آئے ہیں اس سے 'گائڈ' کے دِل میں درختوں اور پودوں کی بابت دلچسپی ضرور پیدا ہو گئی ہو گی۔ جو 'گائڈ' اپنا فالتو وقت درختوں کا حال معلوم کرنے میں گزارتی ہے یا جو 'نیچرلسٹ بیج' لینا چاہتی ہے وہ ضرور پھُولوں اور پتّوں کو جمع کر کے رکھیگی *

پھُولوں کو بہت دنوں تک اصلی حالت میں رکھنے کا یہ بہت اچھا طریقہ ہے کہ ان پر کچھ دنوں تک چاندی کا بُرادہ (چُورا) بُرا رہنے دیا جائے۔ جن پھُولوں پر یہ بُرادہ ڈالا جائیگا اُن کا رنگ اور شکل بہت دن تک قائم رہیگی۔ ایسے پھُول زیادہ نازک ہوتے ہیں اور بہت جلد بکھرتے ہیں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ پتّوں اور پھُول کو کسی چیز سے دبا دیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو ایک چھوٹی سی ٹہنی لو جس میں تین چار پتّے اور پھُول لگے ہوں۔ اس سے اِتنا معلوم ہوگا جتنا اکیلے پھُول اور اکیلے پتّے سے معلوم نہیں ہوتا۔ یعنی ٹہنی میں پتّے کس طرح لگے ہوتے ہیں۔ پھُول کس طرح لگے ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس پتّوں اور پھُولوں والی ٹہنی کو 'بلاٹنگ پیپر' کے دو تین تاؤں میں رکھ دو۔ پھر اسے کسی چیز کے نیچے دبا دو۔ کچھ عرصے کے بعد بوجھ زیادہ کر دینا چاہئے۔ ایک دو ہفتے کے بعد ٹہنی سُوکھ جائیگی اور تم اُسے کاغذ وغیرہ پر چپکا سکوگی۔ اس کے ایک طرف دو تین جگہ پر تھوڑا تھوڑا گوند لگا دو اور سخت موٹے کاغذ یا گتّے وغیرہ پر چپکا دو اور ایک دو دن کے لئے پھر کسی چیز کے نیچے دبا دو۔ اس کے نیچے یہ لکھ دینا چاہئے کہ یہ ٹہنی کب اور کہاں توڑی گئی۔ اس کا عام نام یہ ہے اور سائنس والے اسے یہ کہتے ہیں *

ہندوستانی عام پرندے

پرندوں کو غور سے دیکھنا بھی ایک مزے کا کام ہے۔ اِس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا اور وقت بھی مزے سے گزر جاتا ہے۔ شہروں میں چیل، کوّے۔ مینا اور چڑیا کے علاوہ اور پرندے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ مگر بہت تھوڑے۔ لیکن گاؤں میں ہر وقت عام طور پر اور سال کے ایک خاص حصّے میں خاص طور پر طرح طرح کے بہت سے پرندے دیکھے جاتے ہیں۔ جب ہم یہ لکھ رہے ہیں تو ہمیں جنگلی کوّے کی آواز آ رہی ہے۔ یہ چنچل پرندہ کالے پروں اور لمبی دُم والا گائے کی پیٹھ پر بیٹھا چونچیں مار رہا ہے۔ ننھا مکھی پکڑنے والا پنکھے کی سی دُم اور زرد بھویں والا چھ سات سُروں میں سیٹی بجا رہا ہے۔ ڈیپ وِنگ لمبی زرد ٹانگوں والا اور کالے اور زرد بازوؤں والا اپنی عجیب آواز میں چہچہا رہا ہے۔ کھڑکی میں سے مجھے سنہری اوری اول کا ایک جوڑا چمکتے ہوئے پیلے سر اور چمکتے ہوئے کالے بازوؤں کے ساتھ ایک درخت سے دوسرے درخت پر پھدکتا نظر آتا ہے۔ ایک مینا گائے کے پیچھے پھدکتی دکھائی دے رہی ہے۔ بھوری گندمی بھٹیاریاں اکٹھی اِدھر اُدھر اُڑ رہی ہیں اور شور مچا رہی ہیں۔ بُلبُل سر پر چھوٹی سی کالی کلغی لگائے بیٹھا ہوا دُم کے نیچے کی سُرخی چمکا رہا ہے۔ اور بھی بہت سے پرندے ہیں جو مجھے صبح سویرے نظر آتے ہیں۔ چکور کی دُم سیاہ اور لمبی ہوتی ہے اور اس کے بازو سُرخی مائل بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ابابیل صبح شام بڑی تیزی سے اُڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

یہ نہ تو کبھی درخت پر بیٹھتی ہے نہ زمین پر۔ بلکہ اپنا سارا وقت یا تو اُڑنے میں گذارتی ہے یا گھونسلے میں۔ ان کے لمبے لمبے بازو انہیں تیز اُڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ پدّیاں جب بیٹھی ہوں تو مٹیالے رنگ کی ہوتی ہیں اور اُڑتی ہیں تو سفید رنگ کی۔ یہ عام طور پر جوہڑوں کھیتوں کے نزدیک پائی جاتی ہیں۔ کبھی کبھی تمہیں کسی گھر کے چھجّے کے نیچے کوئی اُلّو بیٹھا ملیگا۔ تم کبوتر بھی دیکھوگی۔ ہیرے کی سی چمک والی رام چڑیا بھی دیکھو۔ یہ اپنا گھونسلہ ندی کے کنارے کسی کوکھ میں بناتی ہیں اور عام پرندے یہ ہیں:۔ نیل کنٹھ، کھٹ بڑھئی، ممولا، دھوبن، طوطا، مکھی خورا، وغیرہ وغیرہ۔

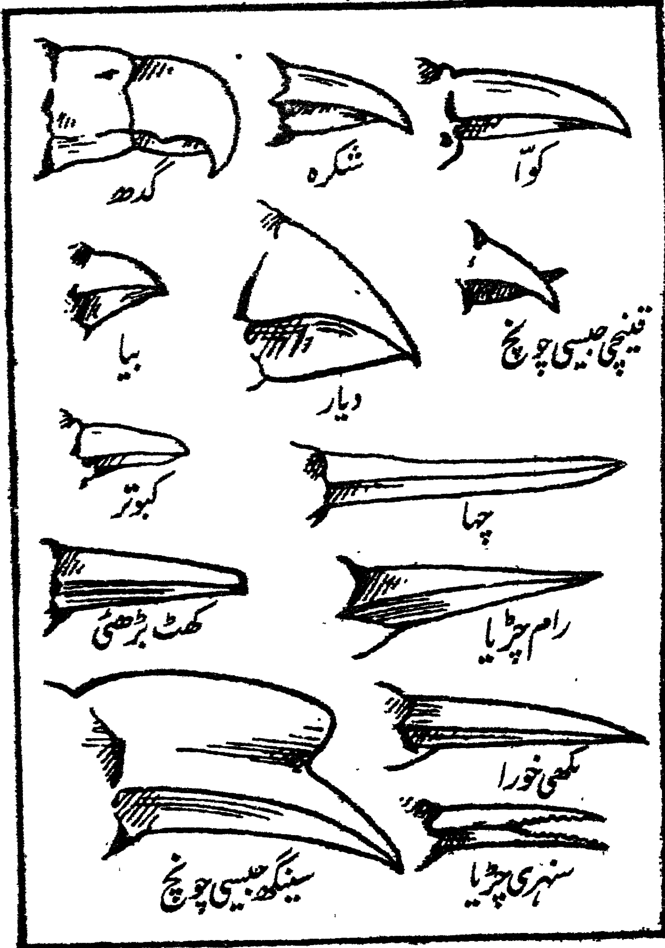
پرندوں کا حال کس طرح معلوم کرنا چاہئے۔ جس "گائڈ" کو قدرت سے محبّت ہے وہ جانوروں کو پتھر نہ ماریگی، نہ انہیں پکڑ کر پنجرے میں بند کریگی۔ شاید وہ کبھی پرندوں کے انڈے بھی نہیں اکٹھے کریگی۔ کیونکہ ہر ایک انڈے میں ایک جان ہوتی ہے، اور اگر وہ اکٹھے کرنے بھی لگے تو گھونسلے میں سے سب انڈے نہیں نکال لیگی بلکہ ایک آدھ وہاں چھوڑ آئیگی۔ کیونکہ "گائڈ" کو وہی لُطف پرندوں کو دیکھتے رہنے اور گھونسلوں کی تصویریں لے لینے سے آسکتا ہے۔ پرندوں سے محبّت رکھنے والی "گائڈ" انہیں دانہ کھلائیگی۔ وہ انہیں گھونسلے بنانے میں مدد دیگی۔ یعنی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے درخت کے اوپر جاکر لگا دیگی۔ وہ ایک کاپی سی بنا لیگی جس میں پرندوں کا حال لکھتی رہیگی۔ ایک یا دو صفحے ایک پرندے کے حال کے لئے خالی رکھو اور مختلف سُرخیوں کے نیچے اس کا حال لکھو۔ مختلف سُرخیاں یہ ہیں:۔

پہلے کہاں اور کب دیکھا گیا۔ کہاں رہتا ہے۔ کتنا بڑا ہے۔ شکل

ٹانگیں، چونچ، رنگ، خاص نشان، دُم، اُڑنے کا خاص ڈھنگ، گھونسلا کہاں اور کس طرح بناتا ہے، جفتی کھانے کا موسم۔ اس کی عادتیں، انڈوں کا رنگ اور شکل وغیرہ وغیرہ ✣

پرندوں کی عادتیں بہت مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً اُن کے اُڑنے اور گھونسلا بنانے کا طریقہ بھی دیکھو، یا اُن کی چونچیں دیکھو۔ ہر پرندے کی چونچ ویسی ہی ہوتی ہے جیسا وہ کام کرتا ہے۔ جو پرندے اپنے شکار کو پھاڑتے ہیں ان کی چونچ تیز اور مُڑی ہُوئی ہوتی ہے۔ چونچ کا اوپر والا پردہ نوکدار ہوتا ہے۔ مثلاً کوّے، گدھ وغیرہ کی چونچ۔ جو پرندے دانہ چُگ چُگ کر پیٹ بھرتے ہیں ان کی چونچ موٹی ہوتی ہے۔ مثلاً بیّے کی۔ اور دیار کی چونچ اس سے بھی زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ ایسی چونچ دانے کو چھال سے الگ کرکے چکنے کے لئے بڑی اچھی ہوتی ہے۔ سنہری چڑیا کی چونچ لمبی اور مڑی ہُوئی ہوتی ہے۔ اس سے یہ پھُول توڑ کر لمبی زبان سے شہد چوس لیتی ہے۔ اس کے اندر کا حصّہ دندانے دار ہوتا ہے۔ کھٹ بڑھئی کی چونچ مضبوط ہوتی ہے اور اس کا اگلا سرا چھینی جیسا ہوتا ہے جس سے یہ درخت کی چھال اُتار لیتا ہے۔ چہے کی چونچ بڑی لمبی ہوتی ہے، جس سے وہ زمین کے اندر کے کینچوے وغیرہ نکال کر کھاتا ہے۔ رام چڑیا کی چونچ برچھی کی انّی کی طرح ہوتی ہے جس سے وہ چیزوں کو اُٹھا لیتا ہے۔ جُوں جُوں تم دیکھتی جاؤگی تمہاری دلچسپی بڑھتی جائیگی۔ یہ بات یاد رکھو کہ وہی پرندوں کو اچھی طرح دیکھ سکتی ہے جو چُپ چاپ دیکھتی رہے۔ جو کچھ دیکھنا ہو ایک نظر میں دیکھ لے ✣

پرندوں کی چونچیں



زہریلے سانپ - سانپوں کا ذکر کرنا ضروری ہے - کیونکہ سانپ ہندوستان میں بہت ہوتے ہیں اور سال میں بیس ہزار آدمی مار ڈالتے ہیں - اس کی زیادہ وجہ تو بے احتیاطی ہوتی ہے - کیونکہ سانپ ایسا جانور نہیں جو مقابلہ کرے - بلکہ اگر اس کا مقابلہ کیا جائے تو بھاگ جاتا ہے ہندوستان میں زہریلے سانپ چالیس طرح کے ہوتے ہیں اور یہ تین چار قسموں میں بانٹے جا سکتے ہیں - پہلی قسم کرونڈیا سانپ کی ہے - یہ چار 'فٹ' سے زیادہ لمبا نہیں ہوتا - اکثر ۳ 'فٹ' سے کم ہی ہوتا ہے - یہ کالے رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی پیٹھ پر سفید رنگ کی چرخیاں ہوتی ہیں - پیٹ سفید ہوتا ہے - کمر کے درمیان سے لیکر دُم تک کھپرے سے ہوتے ہیں - یہ ہندوستانی سانپوں میں سب سے زہریلا سانپ ہوتا ہے - گنگا دریا کے جنوب کی طرف سب سے زیادہ 'بنگرس کیرولس' ہوتا ہے - اس کے بعد پھنیر اور 'کورل' کا درجہ آتا ہے - معمولی پھنیر سانپ ۶ 'فٹ' تک لمبا ہوتا ہے - اس کی گردن پر ایک الگ جھلی سی ہوتی ہے ، جس پر خاص نشان ہوتے ہیں - بعض جھلی پر عینک کے نشان ہوتے ہیں - بعض پر بیضوی دھبے ہوتے ہیں ، اور بعض پر ایک خانے کا نشان ہوتا ہے - شاہ پھنیر پندرہ 'فٹ' لمبا ہوتا ہے - 'کورل' سب کے سب پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں - ایک 'فٹ' لمبے ہوتے ہیں - ان کا سر اور گردن کالی اور پیٹ بھورا سُرخی مائل کالا یا سُرخ ہوتا ہے - اب دوسرے زہریلے سانپوں کا حال سُنو - بعضوں کا منہ ایک طرف کو کھلا ہوتا ہے یعنی آنکھوں اور نتھنوں کے درمیان ہے - یہ چھوٹے ہوتے ہیں ، اتنے زہریلے

نہیں ہوتے اور عام طور پر پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی ایک ذات عام طور پر بانس کے جنگلوں میں ملتی ہے۔ یہ تیز سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ مشہور 'رسل' زہریلا سانپ ہے جو دریائے گنگا کے جنوب میں پایا جاتا ہے۔ یہ بادامی یا بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے جسم پر لمبے داؤں بڑے بڑے دھبّے ہوتے ہیں۔ سر پر کالے نشان ہوتے ہیں یہ پانچ 'فٹ' تک لمبا ہوتا ہے۔ اس سے چھوٹا وہ زہریلا سانپ ہوتا ہے جس کے کھپرے آری جیسے ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر کوڑے وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ (وَیپیرا رسلائی' اور ایکس کرینا ٹا')۔

سانپ کا زہر اُن چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں ہوتا ہے جو اس کے اُوپر کے جبڑے میں ہوتی ہیں۔ جب یہ کسی چیز پر مُنہ مارتا ہے تو جیں پٹھے کے دبنے سے جبڑا بند ہوتا ہے وُہی زہریلی تھیلی کو بھی دباتا ہے جس سے زہر کا ایک قطرہ نیچے کو زہریلے دانتوں کی نالی میں اُتر آتا ہے۔ یہ دانت دوّ ہوتے ہیں جو اوپر کے جبڑے میں ہوتے ہیں اور عام طور پر بند رہتے ہیں۔ یہ اُسی وقت کھُلتے ہیں جب سانپ کسی چیز پر مُنہ مارتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ سانپ کے اور بھی بہت سے دانت ہوتے ہیں۔ لیکن ان سے سانپ اپنی خوراک کو چباتا نہیں۔ بلکہ نگل جاتا ہے۔ اس کے دانت اس طرح مُڑے ہُوئے ہوتے ہیں، کہ جب وہ ایک دفعہ کسی شکار کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑ نہیں سکتا۔ بلکہ مجبوراً اُس کو نِگلنا ہی پڑتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اگر دوّ سانپ کسی ایک جانور کو پکڑ لیں تو اُن میں سے کوئی سا ایک سانپ دوسرے سانپ کو بھی نگل جائیگا۔

دُوسری دُنیا یعنی سیّاروں کی دُنیا

جس کسی 'گائڈ' کو قدرت کی چیزوں سے دلچسپی ہے وہ ستاروں کی بابت کچھ نہ کچھ ضرور جانتی ہے۔ اِس باب میں ہم اُن کی بابت صرف چند باتیں بتائینگے۔ آسمان میں جو ستارے نظر آتے ہیں وہ کئی قِسم کے ہیں۔ مثلاً سیّارے، ستارے، دُمدار تارے، (کومٹ) ٹوٹنے والے تارے، اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ستاروں کے ایسے گچھے جو مدھم نظر آتے ہیں۔

سیّارے وہ ہیں جو سُورج کے گِرد گھومتے ہیں۔ زمین بھی اُنہی میں سے ایک ہے۔ سُورج کے سب سے نزدیک عطارد یا بدھ (مرکری) ہے۔ اس کے بعد زہرہ یا شکر (وینس)۔ پھر زمین۔ پھر مرّیخ یا منگل (مارس)، پھر مُشتری یا برہسپت (جلپیٹر)۔ پھر زحل یا سنیچر (سٹرن)، اس کے بعد یورینس، اور پھر نیچون ہے۔ مُشتری اور مرّیخ کے بیچ میں اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے سیّارے ہیں۔ بڑے چھوٹے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ اِس طرح سے ہیں۔ سب سے بڑا مُشتری۔ پھر زحل، اس کے بعد نیچون پھر یورینس پھر زمین۔ اِس کے بعد زُہرہ۔ پھر مرّیخ اور عطارد۔ مشتری زمین سے دس گُنا بڑا ہے۔ کئی سیّاروں کے ساتھ ان کے چاند بھی ہیں۔ مُشتری میں چار چاند ہیں جو چھوٹی سی دُوربین سے بھی دِکھائی دے جاتے ہیں۔ زُحل کے گِرد ایک یا کئی ایک روشن گھیرے ہیں۔ یہ شاید بہت سے چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں، جو اس کے گِرد گھومتے رہتے ہیں۔ کئی سیّارے ایسے ہیں کہ اگر اُنہیں ایک بڑی دُوربین سے دیکھا جائے تو اُن میں خاص خاص باتیں نظر آتی ہیں، مرّیخ کے پول

پر برف کا ایک بڑا تودا دکھائی دیتا ہے اور بڑی بڑی نہریں سی نظر آتی ہیں۔ یہ کیا چیز ہے۔ اس کا ابھی تک ہمیں پتہ نہیں لگا۔ عطارد اور زہرہ سورج سے نزدیک ہیں۔ یعنی جب کبھی ہم انہیں یہاں سے دیکھتے ہیں وہ سورج کے پاس ہی نظر آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مشرقی ملکوں میں شام کے وقت اور مغربی ملکوں میں صبح کے وقت کبھی نظر نہیں آسکتے۔ کبھی کبھی سورج نکلنے اور ڈوبنے سے ذرا ہی پہلے نظر آتے ہیں (یہی وجہ ہے زہرہ کا نام صبح کا تارا ہے اور شام کا تارا بھی) اور اسی سبب سے یہ دونوں ستارے چاند کی طرح ادلتی بدلتی شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ یعنی دوربین میں دیکھنے سے کبھی تو پورے دکھائی دیتے ہیں اور کبھی پہلی رات کے چاند کی شکل میں۔ تاروں میں سب سے زیادہ چمکنے والا تارا 'سیریئس' ہے۔ لیکن زہرہ، مریخ اور مشتری اس سے بھی زیادہ چمکدار ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ آسانی سے پہچانے جاسکتے ہیں۔ راس چکر میں سورج کا جو راستہ ہے بعض دفعہ یہ سیارے اس راستے کے بہت ہی نزدیک دکھائی دیتے ہیں۔ دوربین میں بہت سے سیارے چمکتی ہوئی ٹکیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ستارے آگ کی ایک چنگاری سے زیادہ بڑے نظر نہیں آتے۔ ہم اس کا یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ سیارے زمین سے زیادہ نزدیک ہیں ان ستاروں اور سیاروں وغیرہ میں چاند ہی ایسا ہے جو زمین کے سب سے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ ہم سے کوئی ڈھائی 'لاکھ' میل' کے فاصلے پر ہے۔ روشنی ایک 'سیکنڈ' میں ایک لاکھ اسی ہزار 'میل' چلتی ہے۔ اور وہ چاند سے زمین تک ایک 'سکنڈ' سے کچھ ہی زیادہ

دیر میں پہنچتی ہے۔ سُورج ہم سے ۹ کروڑ تیس لاکھ میل دُور ہے اس کی روشنی کوئی آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔ 'پنچون' سیّارہ سب سے دُور ہے۔ اس کی روشنی کوئی تین گھنٹے میں آتی ہے۔ لیکن سب سے نزدیک ستارے کی روشنی زمین تک کوئی چار سال میں پہنچتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یُوں کہو کہ اگر سُورج کو زمین سے ایک فٹ مانا جائے تو 'پنچون' بتیس 'فٹ' کے فاصلے پر ہے، اور سب سے قریب والا ستارہ کوئی بیس میل ہوگا۔ اسی طرح ہمارے سُورج اور اس کے سیّاروں کے اِرد گرد اِتنی جگہ خالی پڑی ہے ٭

بعض ستارے اِتنی دُور ہیں کہ ان کی روشنی زمین تک سَو سال یا اس سے بھی زیادہ مُدّت میں پہنچتی ہے۔ اگرچہ آسمان میں ستارے ایک دوسرے کے پاس دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن خیال ہے کہ وہ ایک دوسرے سے بہت ہی دُور ہونگے۔ وہ آسمان کی خالی جگہ میں بہت ہی تیزی سے چل رہے ہیں۔ یعنی اُن کی چال ایک 'سکنڈ' میں کئی میل ہے۔ لیکن وہ اس قدر زیادہ دُور ہیں کہ نزدیک آتے معلوم بھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ دُور ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے سورج سے بھی بڑے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ سب سے زیادہ چمکنے والا ستارہ سب سے بڑا بھی ہو۔ ستاروں کو ان کی روشنی کے مطابق کئی درجوں میں بانٹا گیا ہے۔ بڑائی چھوٹائی کے مطابق چھٹے درجے کے ستارے کوئی دس ہزار ہیں لیکن بڑی دُوربین اور 'کیمرا' کی مدد سے لاکھوں ستارے نظر آسکتے ہیں ٭

جسمانی ورزشیں

یہ تمہارے امتحان میں آتی نہیں - مگر پھر بھی ان کا جاننا بڑے کام کی بات ہے :-

۱ - ورزش کو 'ڈرل' نہ سمجھو - اگر تم شوق سے ورزش کروگی تو تمہیں بڑا لطف آئیگا -

۲ - اگر ہو سکے تو گھر سے باہر ورزش کرو - ایسی جگہ تو بہت ہی ضروری ہے، جہاں تازہ ہوا آتی ہو - ہمیشہ اس بات کی کوشش کرو کہ ورزش کرتے وقت لمبے لمبے سانس ناک سے لئے جائیں - مُنہ سے نہیں -

۳ - یہ بات خاص طور سے دیکھو کہ گائڈیں اپنی ساڑیاں ورزش کرتے وقت کمر پر سے ڈھیلی کرلیں - کمر میں کس کر پٹی بندھی ہوئی ہو تو ورزش کرنا بُرا ہے -

۴ - بہت دیر تک کوئی ورزش نہ کراؤ، اور یہ بات بھی بہت ضروری ہے کہ تمہیں معلوم ہو کہ اس ورزش سے جسم کا کون سا حصّہ مضبوط ہوتا ہے - جسم کے سب حصّوں کی برابر ورزش کراؤ -

۵ - حکم انگریزی میں دینا اور باتیں لڑکیوں کو اپنی زبان میں سمجھانا بہت اچھا ثابت ہوا ہے -

نیچے ورزشوں کا جو نقشہ دیا جاتا ہے اُس سے جسم کے تمام حصّوں کی ورزش ہو سکتی ہے - کلاس کو کھول کر کھڑا کرو - یہ بڑا آسان طریقہ ہے :-

"کمپنی ۔ ان وَن فائل" ـــــــــ "فال اِن"
"ڈسٹینس فارورڈ" ـــــــــ "پلیس"
"اِن تھریز" ـــــــــ "نمبر"

"رائٹ ٹو پیسز ٹو دی لفٹ"	"اوپن"	
"ٹوز اسٹینڈ اسٹیڈی"		"مارچ"
"تھریز ٹو پیسز ٹو دی رائٹ"	"آرڈر"	

ورزش میں 'پوزیشن' کا حکم دینا بہت ہی اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے 'گائیڈیں' 'اٹینشن' ہو جاتی ہیں۔ یہ بات بہت ضروری ہے کہ 'اٹینشن' کا حکم سُن کر وہ ٹھیک طرح کھڑی ہو جائیں۔ یعنی ایڑیاں ملی ہُوئی ہوں۔ پنجے تھوڑے سے باہر کو نکلے ہُوئے گھٹنے سیدھے اور ملے ہُوئے ہوں۔ کمر اندر کو جُھکی ہُوئی۔ کندھے نیچے اور تھوڑے سے پیچھے کو ہوں۔ سر اوپر اُٹھا ہوا۔ ٹھوڑی اندر کو۔ گردن سیدھی، خم کھائے ہُوئے نہ ہو۔ بازو اکڑے ہُوئے ہوں، بلکہ پہلوؤں کے ساتھ ڈھیلے لٹک رہے ہوں۔ بوجھ دونوں ٹانگوں پر تُلا ہُوا ہو۔

حکم کے دو حصّے ہیں:۔

'اکسپلینیٹری' ۔ اس میں جو کچھ کرنا ہے سمجھایا جاتا ہے۔
'ایگزیکیوٹو' ۔ وہ لفظ جس کی آواز سُن کر حرکت کی جاتی

کمانڈ

آرمز اپ وارڈ بنڈ - ہیڈ بیک وارڈس پریس - اپ وارڈ اسٹرچ ۔

نوٹ :- سینہ آگے کو ہو - ٹھوڑی اور کمر باہر کو نہ نکلی ہو ۔

فائدہ :- ریڑھ کی ہڈّی کے اوپر لے حصے اور سینے کے لئے ۔

ہپس فرم اینڈ وِدھ اے جمپ فیٹ ایسٹر اینڈ پلیس - ٹرنک فارورڈ اینڈ ڈاؤن وارڈ بنڈ - ٹرنک اپ وارڈ اسٹرچ ۔

نوٹ :- گھٹنے سیدھے ہوں - ٹھوڑی اندر کو اور سر سیدھا ہو -

فائدہ :- کمر کے پٹھوں کے لئے ۔

آرمز اپ وارڈ بنڈ اینڈ وِدھ اے جمپ فیٹ ایسٹر اینڈ پلیس - آرمز فارورڈ - اپ وارڈس - سائڈ ویز اینڈ ڈاؤن وارڈس اسٹرچ ۔

نوٹ :- ٹھوڑی اندر کو - سر سیدھا - کمر اندر کو - یہ دیکھ لو کہ "بنڈنگ پوزیشن" ہر وقت ٹھیک ہو - یعنی کہنیاں خوب پہلو میں دبی رہیں اور کلائیاں اوپر کو ہوں ۔

فائدہ :- بازو اور کندھوں کے لئے اور سینے کے پٹھے مضبوط کرنے کے لئے -

ہپس فرم - ہیلز ریز - نیز آوٹ وارڈ بنڈ - نیز اسٹرچ - ہیلز سنک - ون - ٹو - تھری - فور پوزیشن ۔

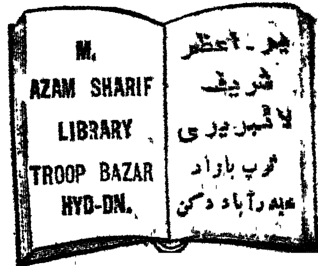
نوٹ :- ٹھوڑی اندر کو رہے - کمر سیدھی اور سر سیدھا - آنکھیں کسی نہ ہلنے والی چیز پر گاڑی جائیں - کولہوں کو خوب اچھی طرح پکڑ لینا چاہئے - انگلیاں اوپر کو رہیں اور کولہے کی ہڈّی کے سامنے والے حصے سے اندر کو مڑیں - انگوٹھا پیچھے کو رہے ۔

کمانڈ

آرمز فارورڈ بنڈ اینڈ ووھ
اٹے جمپ - فیٹ ایسٹرائڈ
پلیس - ٹرنک ٹو دی رائٹ
ٹرن - آرمز سائڈ ویز
فلائنگ آرمز بنڈ فارورڈ
ٹرن ٭

نوٹ:- اس بات کا خاص خیال رکھو، کہ
کندھے نیچے کو جھکے رہیں۔
ٹانگیں اور پاؤں نہ ہلنے پائیں۔
کمر اندر کو ہو اور سر بالکل
سیدھا رہے ٭

نوٹ:- یہ دیکھو کہ دھڑ کو موڑنے سے
پہلے بدن خوب کھچا ہوا ہو،
اور بازو سیدھے رہیں۔ دونوں
ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان
سینے جتنا فاصلہ رہے ٭



فائدہ:- ہاضمے کے لئے اچھا ہے، اور
کندھے کے جوڑوں کو ڈھیلا
کرتا ہے ٭

پلیس فرم - ووھ ہائی نی
بینڈنگ - مارک ٹائم -
اٹینشن - ہالٹ - ون - ٹو

نوٹ:- ران اس طرح اٹھاؤ کہ جسم کے
ساتھ زاویہ قائمہ بنائے - ران
اس سے بھی زیادہ اٹھا سکتی ہو۔
لیکن کمر اور سر سیدھا رہے ٭
فائدہ:- پیٹ کے پٹھوں کے لئے اچھا ہے ٭

کمانڈ	
لزیپز اینڈ ہیپس فرم - وِعیپ جمپ بگن - اٹنیشن، ہالٹ - وَن، ٹو، تھری +	نوٹ:- ٹھوڑی اندر کو اور سر سیدھا رہے - کولے برابر ٹھیک 'پوزیشن' میں رہیں - ختم کرنے کے لئے 'اٹنشن' کا حکم دو - یہ اس وقت کرو جب کہ پاؤں کھُلے ہوں - اور جب پاؤں قریب قریب آ جائیں، تو 'ہالٹ' کا حکم دو - "وَن" کا حکم جب پاؤں کھُلے ہوں "ٹو" کا حکم جب پاؤں اکٹھے ہوں - "تھری" کے حکم پر ہاتھ اور ایڑیاں 'پوزیشن' میں آ جائیں + فائدہ:- پاؤں، ٹانگوں اور جسم کے اندر کے حصوں کیلئے اس سے پھُرتی بڑھتی ہے اور خون تیزی سے دوڑنے لگتا ہے -
اِن یو ادن ٹائم، ڈیپ بریدنگ بگن +	فائدہ:- کندھوں اور سینے کے لئے + نوٹ:- ورزش جب ٹھیک طرح نہ کی جائے اور شروع کی 'پوزیشن' ٹھیک نہ ہو، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اسلئے دیکھو کہ گائڈیں خوب دِل لگا کر ورزش کرتی ہیں جب گائڈیں ورزش کر رہی ہوں، تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انہوں نے ورزش کی ٹھان رکھی ہے - جب ورزش ختم ہو جائے تو اُن کو عام طریقے کے مطابق ڈسمس کرنا چاہیئے +



دُنیا بھر کا جھنڈا

یہ دُنیا بھر کی گرل گائڈوں کا جھنڈا ہے ۔ چمکیلے نیلے رنگ کا ہوتا ہے جس پر سنہرے رنگ کی تین پتیاں ہوتی ہیں ۔ اسے ورلڈ ایسوسی ایشن آف گرل گائڈز کے کُل مُلکوں کے نمائندوں نے ۱۹۳۰ء میں ایجاد کیا تھا ۔ اس میں ہندوستان کے بھی دو نمائندے شامل تھے ۔ اس جھنڈے کو ورلڈ ایسوسی ایشن کی ہر مُلک کی "گائڈ" استعمال کر سکتی ہے ۔

